باب چہارُم

# ختمِ نبوت

# احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں

www.MinhajBooks.com

# اِسلام میں سنت و حدیثِ نبوی ﷺ کا مقام

عقیدۂ ختم نبوت پر قرآن حکیم سے دلائل پیش کرنے کے بعد ہم سنت و حدیث نبوی ﷺ کی طرف آتے ہیں۔ یہ امر واضح ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا آخری نبی ہونا جس طرح قرآنی آیات میں صراحت کے ساتھ بیان ہوا ہے اسی طرح احادیث نبوی ﷺ میں تواتر کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے بار بار تاکید کے ساتھ اپنے خاتم النبین کا اعلان فرمایا ہے اور مختلف تمثیلات کے ذریعے اس اصطلاح کے معنی کی وضاحت فرمائی ہے جس کے بعد اس لفظ کے معنی میں کسی قسم کی تاویل و تعبیر کی گنجائش نہیں رہتی۔

قبل اس کے کہ احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں لفظِ خاتم النبیین کا معنی و مفہوم بیان کیا جائے، حدیثِ نبوی ﷺ کا دینِ اسلام کے اندر مرتبہ و مقام اور اس کی حجیتِ مطلقہ کا اجاگر کرنا ضروری ہے، تاکہ واضح ہو جائے کہ قرآن حکیم کے ساتھ سنت و حدیثِ نبوی ﷺ بھی ہمارے لیے واجب العمل ہے۔ چنانچہ اب ہم اس بات پر مختصراً روشنی ڈالیں گے کہ شریعتِ اسلامی کے اندر سنت و حدیث نبوی ﷺ کا کیا مقام ہے۔

تعلیماتِ اسلام اور احکامِ شریعت کے بنیادی ماخذ دو ہیں: قرآن اور سنت۔ سیرت النبی ﷺ سے جو کچھ صحت کے ساتھ ثابت ہوتا ہے وہی سنت رسول ﷺ ہے۔ اسلام نے آپ ﷺ کی سنت و سیرت کو حجت مطلقہ قرار دیا ہے۔ اس کی اطاعت و پیروی بھی قرآن مجید کی طرح مستقل، دائمی و ابدی، غیر مشروط اور غیر متبدل ہے جو قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے بلاکم و کاست واجب ہے، پوری اُمت مل کر بھی سنت رسول ﷺ اور اس کے احکام کو قرآنی احکام کی طرح منسوخ، معطل یا تبدیل نہیں کرسکتی حتیٰ کہ اس کی حجیت اور واجب الاطاعت اور قابل عمل ہونے کا مطلقاً انکار کفر ہے اور اس

پر ایمان و اعتقاد رکھنے کے باوجود اس سے عملی انحراف فسق، ظلم اور ضلالت ہے۔ مزید یہ کہ اس کے بغیر فقط قرآن مجید اور اس کے احکام پر ایمان رکھنے کو کافی سمجھنا بھی منافقت اور صریح گمراہی ہے اور ایسا عقیدہ عند اللہ نامقبول و مردود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ.(۱)

''آپ فرما دیں کہ اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو۔''

اسی طرح ارشاد فرمایا گیا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ.(۲)

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے (اہلِ حق) صاحبانِ اَمر کی، پھر اگر کسی مسئلہ میں تم باہم اختلاف کرو تو اسے (حتمی فیصلہ کے لیے) اللہ اور رسول (ﷺ) کی طرف لوٹا دو۔''

یہاں اَطِيْعُوْا کا حکم لفظ اللہ کے بعد الرَّسُوْل کے لیے دوبارہ آیا ہے جبکہ اُولِی الْاَمْرِ کے لیے اس کا تکرار نہیں ہوا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اطاعت جس طرح اللہ تعالیٰ کے لیے مستقل اور مطلق ہے اسی طرح رسول خدا ﷺ کے لیے بھی مستقل اور مطلق ہے مگر اولی الامر کے لیے اطاعت نہ مستقل ہے نہ مطلق بلکہ عارضی اور مشروط ہے اگر ان کا حکم اللہ اور رسول ﷺ کے احکام کے تابع ہو تو ان کی اطاعت واجب ہے اگر اللہ و رسول کی نافرمانی پر مبنی ہو تو ان کی اطاعت جائز نہیں۔

## تصورِ حاکمیت اور مقامِ رسالت

اسلام میں شارع یعنی واضع قانون کی حیثیت صرف خدائے لم یزل اور اس کے

(۱) آل عمران، ۳:۳۲

(۲) النساء، ۴: ۵۹

رسول ﷺ کو حاصل ہے۔ خدا کی حاکمیت حقیقی اور اصلی ہے جبکہ رسول ﷺ کی حاکمیت خدا کے نائب اور مظہر ہونے کے اعتبار سے نیابتی و تفویضی ہے۔ آپ ﷺ خدا کی طرف سے تشریعی اختیارات کے حامل ہونے کی بنا پر ابد الآباد تک انسانیت کے لیے مطاع مطلق ہیں لہٰذا کسی بھی معاملے میں رسول اللہ ﷺ کے اوامر و نواہی دراصل خدا ہی کے اوامر و نواہی کہلاتے ہیں۔ قرآن نے اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

۱۔ وَمَآ اٰتٰـكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا. (۱)

’’اور جو کچھ رسول (ﷺ) تمہیں عطا فرمائیں سو اُسے لے لیا کرو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں سو (اُس سے) رُک جایا کرو۔‘‘

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا گیا:

۲۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا○ (۲)

’’پس (اے حبیب!) آپ کے رب کی قسم یہ لوگ مسلمان نہیں ہوسکتے یہاں تک کہ وہ اپنے درمیان واقع ہونے والے ہر اختلاف میں آپ کو حاکم بنا لیں پھر اس فیصلہ سے جو آپ صادر فرما دیں اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور (آپ کے حکم کو) بخوشی پوری فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں○‘‘

یہی وجہ ہے اطاعتِ رسول ﷺ کو اطاعتِ خداوندی کا درجہ حاصل ہے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت سے قطع نظر اطاعتِ خداوندی کا کوئی تصور ہی موجود نہیں ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

www.MinhajBooks.com

۳۔ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ. (۳)

(۱) الحشر، ۵۹: ۷
(۲) النساء، ۴: ۶۵
(۳) النساء، ۴: ۸۰

''جس نے رسول (ﷺ) کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ (ہی) کا حکم مانا۔''

۴۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللهُ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ.(۱)

''(اے حبیب!) آپ فرما دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنالے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہ معاف فرما دے گا۔''

علامہ ابن تیمیہؒ نے اس تصور کو بڑی شرح و بسط کے ساتھ ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

وقد أقامه الله مُقام نفسِهِ في أمره و نهيه و إخباره و بيانه، فلا يجوز أن يُفَرَّقَ بين الله ورسوله في شئ من هذه الأمور.(۲)

''اللہ تعالیٰ نے اپنے اوامر و نواہی اور اخبار و بیان میں حضور ﷺ کو اپنے ہی مقام پر فائز فرما دیا ہے لہٰذا ان امور میں سے کسی ایک میں بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے درمیان تفریق کرنا ہرگز جائز نہیں۔''

رسول اللہ ﷺ کے حاکم و شارع ہونے کی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فلسفہ بآسانی سمجھا جاسکتا ہے کہ دو ہستیوں (خدا اور اس کے رسول ﷺ) کے لیے قرآن ضمیر واحد کیوں استعمال کرتا ہے، ملاحظہ فرمایئے:

۵۔ وَاللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ اِنْ کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَo(۳)

''حالانکہ اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) زیادہ حق دار ہے کہ اسے راضی کیا جائے اگر یہ لوگ ایمان والے ہوتے (تو یہ حقیقت جان لیتے اور رسول ﷺ کو

(۱) آل عمران، ۳: ۳۱
(۲) ابن تیمیہ، الصارم المسلول: ۴۱
(۳) التوبۃ، ۹: ۶۲

راضی کرتے، رسول ﷺ کے راضی ہونے سے ہی اللہ راضی ہو جاتا ہے کیونکہ دونوں کی رضا ایک ہے)o‘‘

یُرْضُوْہُ میں ہُ کی ضمیر ایک ذات کو ظاہر کرتی ہے لیکن یہاں بیک وقت خدا اور اس کے رسول ﷺ دونوں کے لیے استعمال ہوئی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ رضائے الٰہی اور رضائے رسول ﷺ حقیقت میں ایک ہی رضا ہے انہیں دو الگ حقیقتیں نہ سمجھا جائے۔

بمقام حدیبیہ بیعتِ رضوان کے موقع پر جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے دستِ اقدس پر بیعت کرتے ہوئے آپ کی غیر مشروط اطاعت اور فرمانبرداری کا اظہار و اعلان کیا تو قرآن نے اس واقعہ کو ان الفاظ میں بیان کیا:

۷۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللهَ یَدُ اللهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ.(۱)

’’(اے حبیب!) بیشک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔‘‘

غور فرمائیے یہاں اطاعتِ رسول اللہ ﷺ کو عین اطاعتِ خداوندی اور رسول ﷺ کے ہاتھ کو عین اللہ کا ہاتھ قرار دیا جارہا ہے۔ یہی فلسفہ اس آیت میں بھی دہرایا گیا ہے:

۸۔ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰیo اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰیo(۲)

’’اور وہ (اپنی) خواہش سے کلام نہیں کرتےo اُن کا ارشاد سَراسَر وحی ہوتا ہے جو انہیں کی جاتی ہےo‘‘

(۱) الفتح، ۴۸: ۱۰

(۲) النجم، ۵۳: ۳، ۴

یہاں فرمانِ رسول ﷺ کو عین حکم الٰہی قرار دیا جارہا ہے اس لیے کہ خدا اور اس کے رسول ﷺ کے فرمودات کے مابین کوئی فرق و امتیاز گوارا نہیں کیا جا سکتا۔

مزید برآں افعالِ رسول ﷺ کو بھی خدا اپنے افعال قرار دیتے ہوئے اپنی طرف منسوب کر رہا ہے۔ ارشاد فرمایا گیا:

۹۔ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللهَ رَمٰى.(۱)

”اور (اے حبیبِ محتشم!) جب آپ نے (ان پر سنگریزے) مارے تھے (وہ) آپ نے نہیں مارے تھے بلکہ (وہ تو) اللہ نے مارے تھے۔“

یہ حقیقت درج ذیل آیات جس میں الوہیت اور رسالت کے درمیان تعلق کو واضح کرنے کے لیے رسول ﷺ کا اسم مبارک خدا کے اسم گرامی کے ساتھ متحد کیا گیا ہے مزید آشکار ہو جاتی ہے۔

۱۰۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.(۲)

”بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کو اذیت دیتے ہیں اللہ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت بھیجتا ہے۔“

۱۱۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ○(۳)

”یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کی اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کرے تو بیشک اللہ (اسے) سخت عذاب دینے والا ہے○“

---

(۱) الانفال، ۸: ۱۷

(۲) الاحزاب، ۳۳: ۵۷

(۳) الانفال، ۸: ۱۳

۱۲۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَادُّوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ○[(۱)]

’’بیشک جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) سے عداوت رکھتے ہیں وہی ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں○‘‘

۱۳۔ اَلَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا.[(۲)]

’’کیا وہ نہیں جانتے کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کرتا ہے تو اس کے لیے دوزخ کی آگ (مقرر) ہے وہ ہمیشہ اس میں رہے گا۔‘‘

۱۴۔ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ...... وَاَطِيْعُوا اللهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ○[(۳)]

’’فرما دیجیے: اموالِ غنیمت کے مالک اللہ اور رسول (ﷺ) ہیں ...... اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کیا کرو اگر تم ایمان والے ہو○‘‘

۱۵۔ قُلْ اَطِيْعُوا اللهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ○[(۴)]

’’آپ فرما دیں کہ اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو پھر اگر وہ روگردانی کریں تو اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا○‘‘

۱۶۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ.[(۵)]

’’اے ایمان والو! جب (بھی) رسول (ﷺ) تمہیں کسی کام کے لیے بلائیں جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (ﷺ) کو فرمانبرداری

(۱) المجادلہ، ۵۸: ۲۰
(۲) التوبہ، ۹: ۶۳
(۳) الانفال، ۸: ۱
(۴) آل عمران، ۳: ۳۲
(۵) الانفال، ۸: ۲۴

کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو۔‘‘

یہاں بھی خدا اور اس کے رسول ﷺ کے لیے صیغۂ واحد استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا اور رسول ﷺ کی پکار، اعلان، حکم اور امر ایک دوسرے سے مختلف نہ سمجھے جائیں بلکہ دونوں کو ایک ہی چیز تصور کیا جائے۔

۱۷۔ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللهِ وَالرَّسُوْلِ.(۱)

’’پھر اگر کسی مسئلہ میں تم باہم اختلاف کرو تو اسے (حتمی فیصلہ کے لیے) اللہ اور رسول (ﷺ) کی طرف لوٹا دو۔‘‘

۱۸۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا○(۲)

’’اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرتا ہے تو بیشک وہ بڑی کامیابی سے سرفراز ہوا○‘‘

۱۹۔ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا○(۳)

’’اور نہ کسی مومن مرد کو (یہ) حق حاصل ہے اور نہ کسی مومن عورت کو کہ جب اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) کسی کام کا فیصلہ (یا حکم) فرما دیں تو ان کے لیے اپنے (اس) کام میں (کرنے یا نہ کرنے کا) کوئی اختیار ہو، اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ یقیناً کھلی گمراہی میں بھٹک گیا○‘‘

(۱) النساء، ۴: ۵۹
(۲) الاحزاب، ۳۳: ۷۱
(۳) الاحزاب، ۳۳: ۳۶

۲۰۔ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ.(۱)

’’اور نہ ان چیزوں کو حرام جانتے ہیں جنہیں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے حرام قرار دیا ہے۔‘‘

۲۱۔ وَمَنْ يَّعْصِ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا.(۲)

’’اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کرے اور اس کی حدود سے تجاوز کرے اسے وہ دوزخ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔‘‘

مذکورہ بالا تمام آیات قرآنی اس حقیقت کا واشگاف اعلان کرتی ہیں کہ قانون سازی کا حق صرف خدا اور اس کے رسول ﷺ کو حاصل ہے اور ان دونوں کے مابین کوئی فرق و امتیاز یا اختلاف و تناقض ہرگز نہیں۔ قانون سازی کا حق حقیقتاً ایک ہی حق ہے جو خدا کو ہی حاصل ہے مگر اسے اس کا رسول ﷺ سیاسی آئینی اور تشریحی و قانونی تقاضوں کے تحت نیابتی حیثیت سے بروئے کار لاتا ہے اس اعتبار سے رسول اکرم ﷺ ہی پوری امت مسلمہ کے لیے اور ہر اسلامی ریاست کے لیے مقتدر اَعلیٰ کی حیثیت رکھتے ہیں اور تمام مسلم حکمران آپ کے خلفاء ہیں جیسا کہ علامہ ابن خلدون نے بیان کیا ہے:

وأنه نيابة عن صاحب الشريعة في حفظ الدين وسياسة الدنيا به.(۳)

’’خلافت دراصل صاحبِ شریعت یعنی رسول مقبول ﷺ کی نیابت کا ایسا منصب ہے جس کا مقصد دنیا کا تحفظ اور امور دنیا کو احسن طریقے سے چلانا ہے۔‘‘

موصوف مزید فرماتے ہیں:

وأما تسميته خليفةً فلكونه يخلُفُ النبيَّ ﷺ في أمته.(۴)

(۱) التوبة، ۹:۲۹
(۲) النساء، ۴:۱۴
(۳) ابن خلدون، مقدمه، ۱۸۹
(۴) ابن خلدون، مقدمه، ۱۸۹

’’خلیفہ کی وجہ تسمیہ یہی ہے کہ وہ امت میں حضور ﷺ کا نائب ہوتا ہے۔‘‘

یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے غیر مبہم انداز سے اس حقیقت کو واضح فرما دیا:

۲۲۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًاo(۱)

’’اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے نازل کردہ (قرآن) کی طرف اور رسول (ﷺ) کی طرف آجاؤ تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ (کی طرف رجوع کرنے) سے گریزاں رہتے ہیںo‘‘

یہاں یہ امر واضح ہوگیا ہے کہ دین و ایمان دو دعوتوں کا نام ہے: دعوت الی اللہ ﷻ اور دعوت الی الرّسول ﷺ۔ قرآنی اصول کے مطابق منافقین کی علامت یہ ہے کہ وہ دعوت الی اللہ سے نہیں بلکہ دعوت الی الرسول ﷺ سے گریزاں ہوتے ہیں کیونکہ رسالت کی طرف رجوع کرنے سے ہی رجوع الی اللہ عملاً متحقق ہوتا ہے، اتباعِ رسالت کی طرف رجوع کیے بغیر رجوع الی ما انزل اللہ کا دعویٰ مجرد عقیدہ وتصور ہی رہتا ہے اس کی عملی شکل وجود میں نہیں آسکتی اس لیے منافق سمجھتا ہے کہ میرا انکار اسلام بھی ثابت نہ ہوا اور میں اسلام پر عمل کی پابندی سے بھی بچا رہا پابندی تو اس وقت شروع ہوگی جب احکام قرآنی اور اطاعت الٰہی کی عملی صورت سامنے ہوگی اور وہ عملی صورت صرف سنت وسیرتِ نبوی ﷺ ہی تھی جس کا اس نے انکار کر دیا اس لیے وہ سمجھتا ہے کہ میں قرآن کو مان کر اسلام کا منکر بھی نہ بنا اور اسلام سے آزاد بھی رہا اس نفسیات کا جواب قرآن نے یہ دیا ہے کہ ایسا شخص سرے سے مسلمان ہی نہیں، منافق ہے۔

سو اسلام اور احکام شریعت کو کاملاً سمجھنے اور ان پر صحیح عمل کرنے کے لیے قرآن اور سنت وحدیث لازم وملزوم اور ناگزیر ہیں، دو میں سے کسی ایک کی بھی حجیت وضرورتِ

(۱) النساء، ۴: ۶۱

شرعی کا انکارِ دین اور شریعت اسلامی کو نامکمل اور ناقابل عمل بنا دے گا، بنابریں حضور ﷺ نے اُمت کو یہ تلقین فرمائی:

**أمرینِ لن تَضِلّوا ما تَمَسَّکْتُمُ بهما کتابَ الله وسنّةَ نبیّه.** (۱)

’’میں تمہارے اندر دو امر چھوڑ رہا ہوں اللہ کی کتاب اور اپنی سنت۔ اگر تم ان دونوں کو تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔‘‘

اسی طرح حضور ﷺ نے فرمایا:

**کلّ أمّتي یَدخلون الجنّةَ إلا من أبی.**

’’میری ساری اُمت جنت میں داخل ہوگی سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔‘‘

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! انکار کون کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

**من أطاعني دَخَلَ الجنّة و من عصاني فقد أبی.** (۲)

’’جو میری اطاعت کرے گا جنت میں جائے گا اور جو میری اطاعت سے رُوگردانی کرے گا وہی منکر ہوگا۔‘‘

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے خطبۂ حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا:

**قد یئِس الشّیطانُ بأن یُّعبَدَ بأرضکم ولکنّهُ رضِيَ أن یُطاعَ فیما**

(۱) ۱۔ امام مالک، الموطا، ۲: ۸۹۹، رقم: ۱۵۹۴

۲۔ ابن عبد البر، التمہید، ۲۴: ۳۳۱، رقم: ۱۲۸

(۲) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب الإقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ۶: ۲۶۵۵، رقم: ۶۸۵۱

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱: ۱۹۶، رقم: ۱۷

سوى ذلك مما تُحاقِرونَ من أعمالِكم فاحذرُوا يا أيها النّاسُ إني قد تركتُ فيكم ما إنِ اعْتَصَمْتُم به فلن تضلّوا أبدا كتابَ الله وسنةَ نبيّه ﷺ.(۱)

’’بے شک شیطان اب اس بات سے نا اُمید ہو گیا ہے کہ تمہاری سر زمین پر آئندہ اس کی عبادت کی جائے گی (یعنی آئندہ اس کی عبادت نہیں ہو گی) لیکن وہ اس بات پر خوش ہے کہ عبادت کے علاوہ دیگر معاملات میں جنہیں تم معمولی سمجھتے ہو اس کی اطاعت کی جائے گی، پس اس بات سے بچو، بے شک میں تمہارے اندر ایک ایسی چیز چھوڑ رہا ہوں اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت ہے۔‘‘

چونکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے خود قرآن مجید کے ساتھ اپنی سنت و سیرت کو اُمت کے لیے لازم و ناگزیر قرار دیا ہے سو جب تک قرآن ہے حضور ﷺ کی سنت و سیرت بھی اس وقت تک زندہ و تابندہ رہے گی اور آپ ﷺ کی نبوت و رسالت اور کتاب و سنت، خاتم النبیّین ہونے کی بناء پر قیامت تک قائم و دائم اور لازم و واجب رہیں گی، سو زمانوں کے بدلنے کے باوجود سیرتِ محمدی ﷺ کی کمالیت و دوامیت میں اس لیے فرق نہیں آسکتا کہ آپ کی بعثت تمام زمانوں کے لیے ہے اور وہ روزِ محشر تک، روزِ اوّل کی طرح زندہ و تابندہ اور روشن و تابناک رہے گی کیونکہ وہ ناقابلِ عمل ہو جائے تو خاتمیت نبوت برقرار نہیں رہ سکتی، پھر نئے نبی کی بعثت لازمی ہو جاتی ہے اور یہ ناممکن ہے۔ قرآن مجید اور فرمانِ نبوی ﷺ کے ذریعے ابد الآباد تک کے لیے اس کا قطعی اعلان ہو چکا ہے۔(۲)

ختمِ نبوت کے مسئلے کو احادیثِ متواترہ میں کثرت سے بیان کیا گیا ہے اور ان سے ہمیں جو علم حاصل ہوا ہے وہ اس قدر قطعی، یقینی اور بدیہی ہے جیسے مشاہدے کی بنیاد پر

(۱) حاکم، المستدرك على الصحيحين، ۱: ۱۷۱، رقم: ۳۱۸

(۲) اس موضوع کی تفصیل کے لیے ہماری تصنیف ’الحکم الشرعی‘ کا مطالعہ فرمائیں۔

ہم کسی چیز کے بارے میں جان لیتے ہیں اور اس پر کسی قسم کے اشتباہ اور شک کی گنجائش نہیں رہتی۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب کے مصداق کلامِ نبوی ﷺ کی حقانیت و صداقت پر ہمارا یقین ایسا ہی ہے جیسے نصف النہار کے وقت آفتاب کے موجود ہونے کا ہوتا ہے۔ اس ضمن میں ہم دو سے زائد احادیث بیان کریں گے۔

## بعثتِ محمدی ﷺ کے ساتھ قصرِ نبوت کی تکمیل سے اِستدلال

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهِ وَيَعْجَبُوْنَ لَهُ وَيَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ. (۱)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی شخص نے گھر تعمیر کیا اور اس کو خوب آراستہ و پیراستہ کیا، لیکن ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ آ کر اس مکان کو دیکھنے لگے اور خوش ہونے لگے اور کہنے لگے! یہ اینٹ بھی

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، كتاب المناقب، باب خاتم النبيين ﷺ، ۳: ۱۳۰۰، رقم: ۳۳۴۲
۲۔ مسلم، الصحيح، كتاب الفضائل، باب ذكر كونه ﷺ خاتم النبيين، ۴: ۱۷۹۱، رقم: ۲۲۸۶
۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۵۶، رقم: ۷۴۷۹
۴۔ نسائی کی ’السنن الکبری (۶: ۴۳۶، رقم: ۱۱۴۲۲)‘ میں فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ کے الفاظ ہیں۔
۵۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۴: ۳۱۵، رقم: ۶۴۰۵
۶۔ عبد بن حميد، المسند، ۱: ۹۰، رقم: ۱۷۲

کیوں نہ رکھ دی گئی (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا: پس میں وہی آخری اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم النبیین ہوں۔"

۲۔ فَكَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ أَحْسَنَ بُنْيَانَهُ وَتَرَكَ مِنْهُ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ نُظَّارٌ فَتَعَجَّبُوْا مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهِ إِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ لَا يَعِيْبُوْنَ غَيْرَهَا فَكُنْتُ أَنَا مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ **خُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ**.(۱)

"حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایک محل کی سی ہے جسے کسی نے خوب آراستہ و پیراستہ کیا، لیکن ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ آ کر اس مکان کو دیکھنے لگے اور اس کی خوبصورت تعمیر سے خوش ہونے لگے سوائے اس ایک اینٹ کی جگہ کے کہ وہ اس کے علاوہ اس محل میں کوئی کمی نہ دیکھتے پس میں ہی وہ آخری اینٹ رکھنے کی جگہ تھا، میری بعثت کے ساتھ انبیاء ختم کر دیئے گئے۔"

۳۔ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَيَقُوْلُوْنَ: لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ! قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ **فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءِ**.(۲)

---

(۱) ابن حبان، الصّحيح، ۱۴: ۳۱۶، رقم: ۶۴۰۶

(۲) ۱۔ بخاري، الصحيح، كتاب المناقب، باب خاتم النبيين ﷺ، ۳: ۱۳۰۰، رقم: ۳۳۴۱

۲۔ مسلم، الصحيح، كتاب الفضائل، باب ذكر كونه ﷺ خاتم النبيين، ۴: ۱۷۹۱، رقم: ۲۲۸۷

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کوئی گھر تعمیر کیا اور اسے ہر طرح سے مکمل کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس میں داخل ہو کر اسے دیکھنے لگے اور اس کی خوبصورت تعمیر سے خوش ہونے لگے سوائے اس ایک اینٹ کی جگہ کے کہ وہ اس کے علاوہ اس محل میں کوئی کمی نہ دیکھتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پس میں ہی وہ آخری اینٹ رکھنے کی جگہ ہوں، میں نے آ کر انبیاء کی آمد کا سلسلہ ختم کر دیا۔‘‘

۴۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ ﷺ: مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَكَانَ مَنْ دَخَلَهَا وَأَنْظَرَ إِلَيْهَا قَالَ: مَا أَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ هَذِهِ اللَّبِنَةِ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِيَ الْأَنْبِيَاءُ.(۱)

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کوئی گھر تعمیر کیا اور اسے ہر طرح سے مکمل کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ جو کوئی بھی اس مکان کو دیکھنے کے لیے آتا کہتا: اس ایک اینٹ کی جگہ کے علاوہ یہ مکان کتنا خوبصورت مکان ہے۔ پس میں ہی وہ آخری اینٹ رکھنے کی جگہ ہوں، میری بعثت کے ساتھ انبیاء ختم کر دیئے گئے۔‘‘

......... ۳۔ ترمذي، السنن، كتاب الأمثال، باب في مثل النبي والأنبيا قبله، ۵: ۱۴۷، رقم: ۲۸۶۲

۴۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ۶: ۳۲۴، رقم: ۳۱۷۷۰

۵۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۳۶۱، رقم: ۱۴۹۳۱

۶۔ بيهقي، السنن الكبرى، ۹: ۵

(۱) طيالسي، المسند، ۱: ۲۴۷، رقم: ۱۷۸۵

٥۔ عَنْ أَبِيّ ابْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَثَلِي فِي النَّبِيِّيْنَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا وَأَجْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِالْبِنَاءِ وَيَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَأَنَا فِي النَّبِيِّيْنَ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ.(۱)

”حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء میں میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کوئی گھر تعمیر کیا اور اسے ہر طرح سے مکمل کیا اور خوب آراستہ کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس عمارت کو آ کر دیکھنے لگے اور اس کی خوبصورت تعمیر سے خوش ہونے لگے اور کہنے لگے کاش اس اینٹ رکھنے کی جگہ کو بھی مکمل کر دیا جاتا! پس میں انبیاء میں وہ آخری اینٹ رکھنے کی جگہ ہوں۔“

٦۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّيْنَ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا إِلَّا لَبِنَةً وَاحِدَةً فَجِئْتُ أَنَا فَأَتْمَمْتُ تِلْكَ اللَّبِنَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَهَذَا لَفْظُ أَحْمَدَ.(۲)

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد

---

(۱) ۱۔ ترمذي، السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥: ٥٨٦، رقم: ٣٦١٣

٢۔ أحمد بن حنبل، المسند، ٥: ١٣٦، رقم: ٢١٢٨١، ٢١٢٨٢

٣۔ عبد بن حميد، المسند، ١: ٩٠، رقم: ١٧٢

(۲) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الفضائل، باب: ذكر كونه ﷺ خاتم النبيين، ٤: ١٧٩١، رقم: ٢٢٨٦

٢۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ٦: ٣٢٣، رقم: ٣١٧٦٩

٣۔ أحمد بن حنبل، المسند، ٣: ٩، رقم: ١١٠٨٢

فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کوئی گھر تعمیر کیا اور اسے ہر طرح سے مکمل کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ میں نے اپنی بعثت کے ساتھ اس اینٹ کو مکمل کر دیا۔‘‘

مذکورہ بالا احادیث میں آقا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اپنی ختم نبوت کو ایک بلیغ مثال کے ذریعے واضح فرمایا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک اعلیٰ اور خوبصورت محل نما عمارت تعمیر کی جس کی تزئین و آرائش میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی گئی لیکن کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس قصرِ رفیع الشان کو دیکھنے آتے اور اس کی تعریف میں رطب اللسان ہوتے لیکن کونے میں اینٹ کی خالی جگہ دیکھ کر کہتے کہ کتنا اچھا ہوتا کہ اینٹ رکھ کر اس کو بھی مکمل کر دیا جاتا۔ آگے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نبوت کے اس عالیشان محل کی تکمیل میری بعثت سے ہو گئی اور قصرِ نبوت کی وہ آخری اینٹ میں ہوں۔ اس تصریح کے بعد اس روایت سے کسی نئے نبی کے حوالے سے کوئی اور معنی نکالنے کی مطلقاً گنجائش نہیں رہی۔

ان احادیث مبارکہ میں ’مثل الأنبیاء من قبلي‘ کے الفاظ تمام انبیاء سابقین کے لیے عام ہیں۔ قصرِ نبوت کی تعمیر میں نئی شریعت لانے والے انبیاء بھی تھے اور پہلی شریعتوں کی پیروی کرنے والے انبیاء بھی شریک تھے۔ قصرِ نبوت کی خشت اول حضرت آدم علیہ السلام تھے اور خشت آخر حضور خاتم النبیین ﷺ ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد سب انبیاء و رسل اپنی بعثت سے عمارتِ نبوت کی تعمیر و تزئین کرتے رہے۔ جب تمام انبیاء اپنا اپنا دورِ نبوت گزار چکے تو آخر میں قصرِ نبوت میں جو ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی تھی وہ بعثتِ محمدی ﷺ کی صورت میں رکھ دی گئی چنانچہ نبوت کی مذکورہ عمارت تاجدارِ انبیاء سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثتِ انور سے مکمل ہو گئی۔ قصرِ نبوت کی تکمیل کے بعد اس میں کسی قسم کی نئی نبوت کی راہ نکالنے کی قطعاً گنجائش نہ رہی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی بھی مدعی نبوت کا نہ تو نبوت کی اس عمارت سے کوئی تعلق ہے اور نہ

ہی اس عمارت کو مکمل کرنے والوں سے اس کا کوئی واسطہ ہے۔ وہ صرف اس عالیشان عمارت میں نقب زنی کی سازش کرنے والا کذّاب ہے۔

مندرجہ بالا اَحادیث میں مذکور الفاظ — وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ؛ فختمت الأنبياء؛ ختم بي الأنبياء؛ ختم بي الرسل — واضح طور پر بیان کر رہے ہیں کہ سلسلۂ نبوت حضور نبی اکرم ﷺ پر ختم ہو چکا ہے اور آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کسی کو نبی بنا کر مبعوث نہیں کیا جائے گا۔ ختمت اور ختم بي کے الفاظ فعل ماضی ہیں جن میں آخری کے علاوہ کسی دوسرے معنی کا احتمال نہیں پایا جاتا۔ اس سے قادیانیت کے ان اوہام اور تاویلات کا ازالہ ہوتا ہے جو وہ خاتم النبیین کے الفاظ کی آڑ میں کرتے ہیں نیز خاتم کو مہر کے معنی میں لے کر مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کو جائز قرار دینے کی ناپاک جسارت کرتے ہیں۔

مذکورہ بالا روایات سے واضح ہے کہ یہ حدیث کثرت سے ذخیرہ اَحادیث میں موجود ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ بھی متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے روایت کیا ہے۔

## حضور نبی اکرم ﷺ قائد المرسلین و خاتم النبیّین ہیں

۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ.(۱)

www.MinhajBooks.com

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصّلاة، ۱: ۳۷۱، رقم: ۵۲۳
۲۔ ترمذي، الجامع الصحيح، كتاب السير، باب ما جاء في الغنيمة، ۴: ۱۲۳، رقم: ۱۵۵۳
۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۱۱، رقم: ۹۳۲۶

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے دیگر انبیاء پر چھ چیزوں کے باعث فضیلت دی گئی ہے۔ میں جوامع الکلم سے نوازا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میرے لیے اموالِ غنیمت حلال کیے گئے ہیں اور میرے لیے (ساری) زمین پاک کر دی گئی اور سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میری آمد سے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔‘‘

۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا، وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ الْأَنْبِيَاءُ. (۱)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے دیگر انبیاء پر چھ چیزوں کے باعث فضیلت دی گئی ہے۔ میں جوامع الکلم سے نوازا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میرے لیے اموالِ غنیمت حلال کیے گئے ہیں اور میرے لیے (ساری) زمین پاک کر دی گئی اور سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میری آمد سے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔‘‘

۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ): فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ

www.MinhajBooks.com

.......۴۔ أبو يعلي، المسند، ۱۱: ۳۷۷، رقم: ۶۴۹۱

۵۔ ابن حبان، الصحيح، ۶: ۸۷، رقم: ۲۳۱۳

۶۔ أبو عوانة، المسند، ۱: ۳۳۰، رقم: ۱۱۶۹

(۱) ۱۔ أصبهاني، دلائل النبوة، ۱: ۱۹۳، رقم: ۲۵۶

۲۔ قزويني، التدوين في أخبار قزوين، ۱: ۱۷۸

بِستٍ: أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ، مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النُّبُوَّةُ.(۱)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے دیگر انبیاء پر چھ چیزوں کے باعث فضیلت دی گئی ہے۔ میں جوامع الکلم سے نوازا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میرے لیے اموال غنیمت حلال کیے گئے ہیں اور میرے لیے (ساری) زمین پاک کر دی گئی اور سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میری آمد سے سلسلہ نبوت ختم کر دیا گیا ہے۔''

۱۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ: فَخَرَجَ، حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَجَبًا إِنَّ اللهَ عزوجل اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيْلًا، اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا، وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسَى كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا، وَقَالَ آخَرُ: فَعِيْسَى كَلِمَةُ اللهِ وَرُوْحُهُ، وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسَى نَجِيُّ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَعِيْسَى رُوْحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، أَلَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ

(۱) ديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب، ۳: ۱۲۳، رقم: ۴۳۳۴

فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلَنِيهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَلَا فَخْرَ.(۱)

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے جب ان کے قریب پہنچے تو انہیں کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا۔ اُن میں سے بعض نے کہا: تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے سے زیادہ تعجب خیز تو نہیں۔ ایک نے کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور روح ہیں۔ کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا اظہارِ تعجب سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں بیشک وہ ایسے ہی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں بیشک وہ اسی طرح ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں واقعی وہ اسی طرح ہیں۔ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا وہ بھی یقیناً ایسے ہی ہیں۔ سن لو! میں اللہ کا حبیب ہوں اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے لیے اسے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل کرے گا۔ میرے ساتھ فقیر و غریب مومن

(۱) ۱۔ ترمذي، الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ۵: ۵۸۷، رقم: ۳۶۱۶

۲۔ دارمی، السنن، ۱: ۳۹، رقم: ۴۷

ہوں گے اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ میں اولین و آخرین میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں لیکن مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔‘‘

۱۱۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ. (۱)

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں رسولوں کا قائد ہوں اور (مجھے اس بات پر) فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور (مجھے اس بات پر) کوئی فخر نہیں ہے۔ میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی وہ پہلا (شخص) ہوں جس کی شفاعت قبول ہوگی ہے اور (مجھے اس بات پر) کوئی فخر نہیں ہے۔‘‘

۱۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا فِي حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ نَتَذَاكَرُ فَضَائِلَ الْأَنْبِيَاءِ أَيُّهُمْ أَفْضَلُ فَذَكَرْنَا نُوْحًا وَطُوْلَ عِبَادَتِهِ رَبَّهُ وَذَكَرْنَا إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ وَذَكَرْنَا مُوْسَى كَلِيْمَ اللهِ وَذَكَرْنَا عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ وَذَكَرْنَا رَسُوْلَ اللهِ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ فَقَالَ مَا تَذَاكَرُوْنَ بَيْنَكُمْ؟ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! تَذَاكَرْنَا فَضَائِلَ الْأَنْبِيَاءِ أَيُّهُمْ أَفْضَلُ؟ ذَكَرْنَا نُوْحًا وَطُوْلَ عِبَادَتِهِ وَذَكَرْنَا إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ وَذَكَرْنَا مُوْسٰى كَلِيْمَ اللهِ وَذَكَرْنَا عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ وَذَكَرْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: فَمَنْ فَضَّلْتُمْ؟ قُلْنَا: فَضَّلْنَاكَ يَا

(۱) ۱۔ دارمي، السنن، ۱: ۴۰، رقم: ۴۹
۲۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۱: ۶۱، رقم: ۱۷۰
۳۔ بخاري، التاريخ الكبير، ۴: ۲۸۶، رقم: ۲۸۳۷
۴۔ بيهقي، كتاب الاعتقاد، ۱: ۱۹۲

رَسُوْلَ اللهِ! بَعَثَکَ اللهُ إِلَی النَّاسِ کَافَّةً وَغَفَرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ وَأَنْتَ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ.(۱)

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں ایک مجلس میں انبیاء علیہم السّلام کے فضائل پر گفتگو کر رہے تھے کہ ان میں سے کون زیادہ فضیلت والا ہے؟ پس ہم نے حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی اپنے رب کی طویل عبادت گزاری کا ذکر کیا اور ہم نے حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام کا ذکر کیا اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا ذکر کیا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السّلام کا ذکر کیا اور رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا۔ ابھی ہم اسی حال میں تھے کہ اچانک ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا: تم آپس میں کس چیز کا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم فضائلِ انبیاء کا ذکر کر رہے تھے کہ ان میں سے کون زیادہ افضل ہے؟ پس ہم نے حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی اپنے رب کی طویل عبادت گزاری کا ذکر کیا اور ہم نے حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام کا ذکر کیا اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا ذکر کیا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السّلام کا ذکر کیا اور یا رسول اللہ! آپ کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے کسے افضل قرار دیا؟ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو افضل قرار دیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر مبعوث فرمایا اور اور آپ کی خاطر اگلوں پچھلوں کی سب خطائیں معاف فرما دیں اور آپ انبیاء کے خاتم ہیں۔‘‘

حضرت علی المکی الھلالی سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ مرضِ وصال میں حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی لختِ جگر سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے فرمایا:

(۱) ۱۔ طبراني، المعجم الکبير، ۱۲: ۲۱۸، رقم: ۱۲۹۳۸
۲۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۸: ۲۰۸، ۲۰۹

۱۳۔ وَنَحْنُ أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ أَعْطَانَا اللهُ سَبْعَ خِصَالٍ لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ قَبْلَنَا وَلَا يُعْطَى أَحَدٌ بَعْدَنَا أَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ وَأَكْرَمُ النَّبِيِّينَ عَلَى اللهِ وَأَحَبُّ الْمَخْلُوقِينَ إِلَى اللهِ عزوجل۔ (۱)

’’ہم اہل بیت کو اللہ تعالیٰ نے سات ایسے امتیازات عطا فرمائے ہیں جو ہم سے پہلے کسی کو عطا نہیں فرمائے گئے اور نہ ہمارے بعد کسی کو عطا کیے جائیں گے میں انبیاء کا سلسلہ ختم فرمانے والا ہوں اور انبیاء میں سے سب سے زیادہ معزز ہوں اور تمام مخلوقات میں سے اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ محبوب ہوں۔‘‘

مذکورہ بالا تمام اَحادیث حضور نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت پر صراحت کے ساتھ دلالت کر رہی ہیں۔ ان احادیث مبارکہ میں ان خصائص و امتیازات کا ذکر ہے جو حضور نبی اکرم ﷺ کو عطا فرمائے گئے ہیں۔ آپ ﷺ کی ایک خصوصیت آپ ﷺ کا قائد المرسلین اور سید الأنبیاء ہونا ہے۔ آپ ﷺ جامع کمالات انبیاء ہیں۔ انہی امتیازی اوصاف کی بنا پر آپ ﷺ تمام انبیاء و رسل سے افضل و اکرم قرار پائے۔ آپ ﷺ کا افضل الأنبیاء والرسل ہونا اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ نبوت کا زریں سلسلہ جس کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا تھا بعثت محمدی ﷺ کے ساتھ اپنے منتہائے کمال کو پہنچ کر ختم ہو چکا، اب قیامت تک آپ ﷺ ہی کی نبوت و رسالت جاری و ساری رہے گی۔ احادیث مذکورہ میں آپ نے اپنی دیگر خصوصیات کے ساتھ خاتم النبیین ہونے کے امتیازی وصف کو واضح الفاظ میں بیان فرمایا ہے جس کے بعد کسی قسم کی نبوت کے احتمال کی گنجائش باقی نہ رہی۔ اگر حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی آمد کو جائز خیال کیا جائے تو یہ ماننا لازم آئے گا کہ نبوت ابھی تک اپنے منتہائے کمال کو نہیں پہنچی اور آپ ﷺ کے بعد کوئی

(۱) ۱۔ طبراني، المعجم الكبير، ۳: ۵۷، رقم: ۲۶۷۵
۲۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۶: ۳۲۷، رقم: ۶۵۴۰
۳۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۸: ۲۵۳، ۹: ۱۶۵

ایسا فرد ہے جس پر وصفِ نبوت اپنے نقطۂ عروج پر پہنچے گا۔ اس اعتبار سے منتہائے کمال کو پہنچنے والا وہ فرد افضلیت کا حامل ہوگا۔ اس سے حضور نبی اکرم ﷺ کی شانِ افضلیت پر حرف آئے گا، حالانکہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سید الانبیاء ہونے پر قادیانی ذریّت بھی کم از کم قولی طور پر تو متفق ہے۔

یہاں یہ نکتہ قابلِ توجہ ہے کہ حدیث میں مذکور قائد المرسلین میں الف لام استغراقِ حقیقی کا ہے، اگر استغراقِ حقیقی کو نہ مانا جائے تو لامحالہ حضور نبی اکرم ﷺ تمام انبیاء کے سردار نہ ہوئے جو قادیانی امت کی مسلمہ تصریحات کے بھی خلاف ہے کہ زبان سے وہ بھی حضور نبی اکرم ﷺ کو تمام انبیاء کا رہبر و پیشوا تسلیم کرتے ہیں۔ اگر المرسلین بلا تخصیص و بلا استثناء عام ہے تو اس کے فوری بعد خاتم النبیین عام کیوں نہیں، اس وجہ سے کہ المرسلین کو عام رکھنے سے مرزا صاحب کی جھوٹی نبوت پر زد نہیں پڑتی جبکہ خاتم النبیین کو عام رکھنے سے مرزا صاحب کی خودساختہ نبوت قائم نہیں رہتی۔

## اَسمائے مصطفیٰ ﷺ سے ’’آخری نبی‘‘ کے معنی پر دلالت

۱۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِي خَمْسَةُ أَسْمَآءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ.(۱)

’’حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، كتاب المناقب، باب ما جاء في أسماء رسول الله ﷺ، ۳: ۱۲۹۹، رقم: ۳۳۳۹

۲۔ بخاري، الصحيح، كتاب التفسير، باب تفسير سورة الصف، ۴: ۱۸۵۸، رقم: ۴۶۱۴

اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں، یعنی میرے بعد ہی قیامت آ جائے گی اور حشر برپا ہو گا (اور کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں۔‘‘

۱۵۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ، وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ. (۱)

’’حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں یعنی میرے ذریعہ کفر کو مٹا دیا جائے گا اور میں حاشر ہوں یعنی میرے بعد ہی قیامت

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الفضائل، باب في اسمائه ﷺ، ۴: ۱۸۲۸، رقم: ۲۳۵۴
۲۔ عبد الرزاق، المصنف، ۱۰: ۴۴۶، رقم: ۱۹۵۷
۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۴: ۸۰، رقم: ۱۶۷۸۰
۴۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۴: ۸۴، رقم: ۱۶۸۱۷
۵۔ أبو يعلي، المسند، ۱۳: ۳۲۰، رقم: ۷۳۹۵
۶۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۴: ۲۱۹، رقم: ۶۳۱۳
۷۔ طبراني، المعجم الكبير، ۲: ۱۲۰، رقم: ۱۵۲۰
۸۔ أبو عوانة، المسند، ۴: ۴۰۹، رقم: ۷۱۲۶
۹۔ بيهقي، شعب الإيمان، ۲: ۱۴۱ رقم: ۱۳۹۷
۱۰۔ حميدي، المسند، ۱: ۲۵۳، رقم: ۵۵۵
۱۱۔ ترمذي، الشمائل المحمديه، ۱: ۳۰۵، رقم: ۳۶۷

آجائے گی اور حشر برپا ہو گا (اور کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو۔‘‘

۱۶۔ ابن ابی شیبہ کی روایت کے الفاظ ہیں:

وَأَنَا الْعَاقِبُ. قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ: مَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ: لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ. (۱)

’’اور میں عاقب ہوں۔ ایک شخص نے عرض کیا: عاقب سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘

۱۷۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ. (۲)

’’حضرت محمد بن جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے کئی نام ہیں، میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں یعنی میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں، جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جائیں گے (یعنی میرے بعد ہی قیامت آجائے گی اور حشر برپا ہوگا اور کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘

---

(۱) ابن أبي شيبة، المصنف، ۶: ۳۱۱، رقم: ۳۱۶۹۱

(۲) ۱۔ ترمذي، الجامع الصحيح، كتاب الأدب، باب ما جاء فی أسماء النبی ﷺ، ۵: ۱۳۵، رقم: ۲۸۴۰

۲۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ۶: ۳۱۱، رقم: ۳۱۶۹۱

۳۔ طبراني، المعجم الكبير، ۲: ۱۲۰، رقم: ۱۵۲۰

۱۸۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ :إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ. (۱)

’’حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے کئی نام ہیں، میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں یعنی میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں، جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جائیں گے (یعنی میرے بعد ہی قیامت آ جائے گی اور حشر برپا ہوگا اور کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں اور عاقب اسے کہا جاتا ہے جس کے بعد کوئی نہ ہو۔‘‘

۱۹۔ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفَّى وَالْحَاشِرُ وَالْخَاتِمُ وَالْعَاقِبُ. (۲)

’’حضرت نافع بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما اپنے والد گرامی سے روایت کرتے

(۱) ۱۔ دارمي، السنن، ۲: ۴۰۹، رقم: ۲۷۷۵
۲۔ طبراني، المعجم الكبير، ۲: ۱۲۱، رقم: ۱۵۲۵
۳۔ أبو المحاسن، معتصر المختصر، ۱: ۴
۴۔ أزدي، الجامع، ۱۰: ۴۴۶، رقم: ۱۹۶۵۷
۵۔ ابن عبد البر، الاستذكار، ۸: ۲۲۱

(۲) ۱۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۲: ۶۶۰، رقم: ۴۱۸۶
۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۴: ۸۱، رقم: ۱۶۷۹۴
۳۔ طبراني، المعجم الكبير، ۲: ۱۳۳، رقم: ۱۵۶۳
۴۔ ابن سعد، الطبقات الكبرى، ۱: ۱۰۴

ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور مقفی (آخری نبی) ہوں اور حاشر ہوں اور خاتم ہوں اور عاقب ہوں۔‘‘

۲۰۔ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ: إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ، وأَحْمَدُ، وَالْعَاقِبُ وَالْمَاحِي وَالْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي، وَالْعَاقِبُ آخِرُالْأَنْبِيَاءِ.(۱)

’’حضرت نافع بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے کئی نام ہیں میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور عاقب ہوں اور ماحی ہوں اور حاشر ہوں جس کے پیچھے لوگ اٹھائے جائیں گے اور عاقب سے مراد آخرِ انبیاء ہے۔‘‘

۲۱۔ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه مَرْفُوْعًا فَوَاللهِ، إِنِّي لَأَنَا الْحَاشِرُ وَأَنَا الْعَاقِبُ وَأَنَا الْمُقَفَّى.(۲)

’’حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہے (حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا): اللہ کی قسم! بے شک میں ہی حاشر ہوں اور میں ہی عاقب ہوں اور میں ہی مقفی ہوں۔‘‘

۲۲۔ عَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ: سَمّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللهِ نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَمِنْهَا مَا حَفِظْنَاهُ وَمِنْهَا مَا نَسِيْنَاهُ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَالْمُقَفّٰى

(۱) بزار، المسند، ۸: ۳۳۹، ۳۴۰، رقم: ۳۴۱۳

(۲) ۱۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۶: ۱۱۹، رقم: ۷۱۶۲

۲۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۳: ۴۶۹، رقم: ۵۷۵۶

۳۔ طبراني، المعجم الكبير، ۱۸: ۴۶، رقم: ۸۳

۴۔ حسام الدين هندي، كنز العمال، ۲: ۲۰۸

وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَالْمَلْحَمَةِ. (۱)

’’حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے اپنے متعدد اسمائے گرامی بیان فرمائے جن میں سے کچھ ہمیں یاد رہے اور کچھ بھول گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور مقفی ہوں اور حاشر ہوں اور نبی التوبہ اور نبی الملحمہ ہوں۔‘‘

۲۳۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ: أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَأَنَا الْمُقَفَّى. (۲)

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور مقفی ہوں۔‘‘

۲۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَنَا أَحْمَدُ وَمُحَمَّدٌ وَالْحَاشِرُ وَالْمُقَفِّي وَالْخَاتِمُ. (۳)

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں احمد ہوں اور محمد ہوں اور حاشر ہوں اور مقفی ہوں اور خاتم ہوں۔‘‘

۲۵۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ (قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:) أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَالْفَاتِحُ وَالْخَاتِمُ وَأَبُوْ الْقَاسِمِ وَالْحَاشِرُ

(۱) حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۲: ۶۵۹، رقم: ۴۱۸۵

(۲) ۱۔ بزار، المسند، ۷: ۲۱۲، رقم: ۹۲۱۲

۲۔ قزويني، التدوين في أخبار قزوين، ۱: ۱۷۳

(۳) ۱۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۲: ۳۷۸، رقم: ۲۲۸۰

۲۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۸: ۲۸۴

۳۔ خطيب بغدادي، تاريخ بغداد، ۵: ۹۹، رقم: ۲۵۰۱

وَالْعَاقِبُ وَالْمَاحِي وَطٰه وَيٰس.(۱)

''حضرت ابو الطفیل عامر بن وائلہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور فاتح ہوں اور خاتم ہوں اور ابو القاسم ہوں اور حاشر ہوں اور عاقب ہوں اور ماحی ہوں اور طٰہٰ اور یٰس ہوں۔''

۲۶۔ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ وَّأَحْمَدُ وَأَنَا رَسُوْلُ الرَّحْمَةِ أَنَا رَسُوْلُ الْمَلْحَمَةِ أَنَا الْمُقَفّٰى وَالْحَاشِرُ.(۲)

''حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور میں رسول الرحمہ ہوں میں رسول الملحمہ ہوں، میں مقفّی ہوں اور حاشر ہوں۔''

۲۷۔ وَأَخْرَجَ أَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلَبَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَانِي مَلَكٌ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فَشَقَّ بَطْنِي فَاسْتَخْرَجَ حَشْوَةً فِي جَوْفِيْ فَغَسَلَهَا ثم ذَرَّ عَلَيْهِ ذَرُوْرًا ثُمّ قَالَ قَلْبٌ وَكِيْعٌ يَعِي مَا وَقَعَ فِيْهِ عَيْنَاكَ بَصِيْرَتَانِ، وَأُذُنَاكَ تَسْمَعَانِ وَأَنْتَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ الْمُقَفّٰى وَالْحَاشِرُ.(۳)

''حضرت یونس بن میسرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ سونے کا ایک طشت لے کر آیا پس اس نے میرا شکم

(۱) ۱۔ ديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب، ۱: ۴۲، رقم: ۹۷

۲۔ سيوطي، تنوير الحوالك، ۱: ۲۶۳

(۲) ۱۔ ابن سعد، الطبقات الكبرىٰ، ۱: ۱۰۵

۲۔ سيوطى، الخصائص الكبرىٰ، ۱: ۱۳۲

(۳) سيوطي، الخصائص الكبرى، ۱: ۱۱۱

چاک کیا اور اس میں سے ایک لوتھڑا نکالا پھر اس کو دھویا اور اس پر کسی سفوف نما چیز کا خوب چھڑکاؤ کیا، پھر کہا: حفاظت کرنے والا دل ہے جس میں دو سننے والے کان ہیں اور دو دیکھنے والی آنکھیں ہیں، آپ محمد اللہ کے وہ رسول ہیں جو سب سے آخر پر ہیں آپ کے بعد انعقادِ محشر ہو گا۔‘‘

۲۸۔ عَنِ ابْنِ غَنَمٍ قَالَ: نَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَشَقَّ بَطْنَهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرِيْلُ: قَلْبٌ وَكِيْعٌ فِيْهِ أُذُنَانِ سَمِيْعَتَانِ وَعَيْنَانِ بَصِيْرَتَانِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ الْمُقَفّٰى الْحَاشِرُ. (۱)

’’حضرت ابن غنم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کا شکم مبارک چاک کیا پھر کہا: حفاظت کرنے والا دل ہے جس میں دو سننے والے کان ہیں اور دو دیکھنے والی آنکھیں ہیں، محمد ﷺ اللہ کے وہ رسول ہیں جو سب سے آخر پر ہیں ان کے بعد انعقادِ محشر ہو گا۔‘‘

۲۹۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ فِي حَدِيْثِ الْإِسْرَاءِ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ إِذْ لَقِيَهُ خَلْقُ اللهِ فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اٰخِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَاشِرُ، وَفِي اٰخِرِهِ قَالَ جِبْرِيْلُ: وَأَمَّا الَّذِيْنَ سَلَّمُوْا عَلَيْكَ فَذَاكَ إِبْرَاهِيْمُ علیہ السلام وَمُوْسٰى علیہ السلام وَعِيْسٰى علیہ السلام. (۲)

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (شبِ معراج) جب حضور ﷺ آسمانوں کی سیر فرما رہے تھے کہ آپ ﷺ سے ایک جماعت نے ملاقات

(۱) دارمي، السنن، ۱: ۴۲، ۵۳

(۲) ۱۔ ضياء مقدسي، الأحاديث المختارة، ۶: ۲۵۹، رقم: ۲۲۷۷

۲۔ طبري، جامع البيان في تفسير القرآن، ۱۵: ۶

۳۔ ابن كثير، تفسير القرآن العظيم، ۳: ۵

کی۔ انہوں نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور کہا: اے اول! آپ پر سلامتی ہو، اے آخر! آپ پر سلامتی ہو، اے حاشر! آپ پر سلامتی ہو۔ اور اسی حدیث کے آخر میں ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور نبی اکرم ﷺ کو بتایا کہ جن لوگوں نے آپ کو سلام کیا ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے۔‘‘

**۳۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ عزوجل آدَمَ علیه السلام أَخْبَرَهُ بِبَنِيْهِ فَجَعَلَ يَرَى فَضَائِلَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ فَرَاٰى نُوْرًا سَاطِعًا فِي أَسْفَلِهِمْ قَالَ: يَا رَبِّ، مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا ابْنُکَ أَحْمَدُ هُوَ الْأَوَّلُ وَهُوَ الْاٰخِرُ وَهُوَ أَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَفِي رِوَايَةٍ أَوَّلُ شَافِعٍ.** (۱)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو انہیں اپنے حبیب مکرم ﷺ کی خبر دی پھر وہ انبیاء علیہم السلام کی بعض پر بعض کی فضیلتوں کا مشاہدہ کرتے رہے پھر انہوں نے اپنے نیچے ایک نور پھیلا ہوا دیکھا تو عرض کیا: مولا! یہ کون ہے؟ باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یہ آپ کا بیٹا احمد ہے یہ اول بھی ہے اور آخر بھی اور سب سے پہلے اس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور ایک روایت میں ہے سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہے۔‘‘

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ میں مذکور حضور نبی اکرم ﷺ کے اسمائے گرامی - **الخاتم، الحاشر، العاقب، المقفی** اور **الآخر** - آپ ﷺ کی ختم نبوت پر دلالت کر رہے ہیں۔ ان اسماے مبارکہ میں سے **الخاتم** اور **الآخر** کے معانی واضح ہیں اور **الحاشر** کے معنی ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد انعقادِ محشر ہوگا، درمیان میں کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

---

(۱) ۱۔ ابن عساکر، مختصر تاریخ دمشق، ۱: ۱۶۲

۲۔ حسام الدین هندي، کنز العمال، ۱۱: ۵۸۸، رقم: ۳۲۰۵۶

عاقب کے معنی بھی یہی ہیں کہ جو سب سے آخری ہیں اور ان کے بعد کوئی نہیں المقفّٰی کے معنی بھی آخری ہیں۔

امام نووی المقفیّ کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَأَمَّا الْمُقَفَّى فَقَالَ شِمْرٌ: هُوَ بِمَعْنَى الْعَاقِبِ.(۱)

’’مقفی کا معنی شمر نے العاقب بیان کیا ہے۔‘‘

امام ابن عبد البر المقفي کا معنی بیان کرتے ہیں:

قِيلَ لِنَبِيِّنَا: الْمُقَفّٰى، لأَنَّهُ آخِرُالأَنْبِيَاءِ.(۲)

’’ہمارے نبی مکرم ﷺ کو المقفّٰی کہا گیا کیونکہ آپ ﷺ سلسلۂ انبیاء کے آخری فرد ہیں۔‘‘

قِيلَ فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: الْمُقَفّٰى، لِأَنَّهُ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ.(۳)

’’المقفّی حضور نبی اکرم کے اسمائے گرامی میں سے ہے کیونکہ آپ ﷺ تمام انبیاء کے آخر پر ہیں۔‘‘

## تخلیق آدم علیہ السلام سے قبل خاتم النبیین کا خطاب

۳۱۔ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ.(۴)

’’حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

(۱) نووی، شرح صحیح مسلم، ۱۵: ۱۰۶

(۲) ابن عبد البر، التمہید، ۱۹: ۴۵

(۳) ابن عبد البرِ، الاستذکار، ۲: ۳۷۵

(۴) أحمد بن حنبل، المسند، ۴: ۱۲۸، رقم: ۱۷۱۵۱

فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔‘‘

**۳۲۔ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنِّي عَبْدُ اللهِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَإِنَّ آدَمَ عليه السلام لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ.** (۱)

’’حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ اس وقت خاتم النبیین لکھا جا چکا تھا جب کہ آدم علیہ السلام ابھی خمیر سے پہلے اپنی مٹی میں تھے۔‘‘

**۳۳۔ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي عِنْدَ اللهِ مَكْتُوْبٌ بِخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ.** (۲)

’’حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے ہاں خاتم النبیین لکھا جا چکا تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کا پیکر خاکی ابھی تیار کیا جا رہا تھا۔‘‘

**۳۴۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا أَذْنَبَ**

---

(۱) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۴: ۱۲۷، ۱۲۸
۲۔ ابن حبان، الصحيح ۱۴: ۳۱۳، رقم: ۶۴۰۴
۳۔ طبراني، المعجم الکبير، ۱۸: ۲۵۲، ۲۵۳، رقم: ۶۲۹، ۶۳۰
۴۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۶۵۶، رقم: ۴۱۷۵
۵۔ بيهقي، شعب الإيمان، ۲: ۱۳۴، رقم: ۱۳۸۵
۶۔ ابن أبي عاصم، کتاب السنة، ۱: ۱۷۹، رقم: ۴۰۹
۷۔ بخاری، التاريخ الکبير، ۶: ۶۸، رقم: ۱۷۳۶

(۲) ۱۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۴: ۳۱۳، رقم: ۶۴۰۴
۲۔ هيثمي، موارد الظمآن، ۱: ۵۱۲، رقم: ۲۰۹۳
۳۔ ديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب، ۱: ۷۶، رقم: ۲۳۰

آدمُ الذَّنبَ الَّذِي أَذْنَبَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى الْعَرْشِ فَقَالَ: أَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ إِلَّا غَفَرْتَ لِي فَأَوْحَي اللهُ إِلَيْهِ وَمَا مُحَمَّدٌ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: تَبَارَکَ اسْمُکَ لَمَّا خَلَقْتَنِي رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى عَرْشِکَ فَإِذَا هُوَ مَکْتُوبٌ لَا اِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَعْظَمُ عَنْدَکَ قَدْرًا مِمَّنْ جَعَلْتَ إِسْمَهُ مَعَ اسْمِکَ فَأَوْحَى اللهُ ﷻ إِلَيْهِ يَا آدَمُ إِنَّهُ آخِرُ النَّبِيِّيْنَ مِنْ ذُرِّيَتِکَ وَإِنَّ أُمَّتَهُ آخِرُ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَتِکَ وَلَوْلَاهُ يَا آدَمُ، مَا خَلَقْتُکَ.(۱)

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے (حکمت و مشیت ایزدی کے تحت) خطا سرزد ہوئی تو انہوں نے اپنا چہرہ آسمان کی طرف اٹھایا اورعرض کرنے لگے: (اے میرے مولا!) اگر تو نے مجھے معاف نہ فرمایا تو میں محمد ﷺ کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں (کہ تو مجھے معاف فرما دے)، پس اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ محمد کیا ہیں اور محمد کون ہیں؟ تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: اے اللہ! تیرا نام بابرکت ہے جب تو نے مجھے خلعتِ تخلیق پہنائی تو میں نے اپنا سر اٹھا کر تیرے عرش کی طرف دیکھا، وہاں لکھا تھا: لا الہ إلا اللہ محمّد رسول اللہ۔ سو میں نے جان لیا کہ یہ کوئی تیرے نزدیک عظیم قدر و منزلت والی ذات ہی ہے کہ جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملا کر لکھ رکھا ہے چنانچہ اللہ ﷻ نے میری طرف وحی فرمائی کہ اے آدم! یہ تیری اولاد میں سے خاتم النبیین ہیں اور اس کی امت تیری اولاد میں سے آخر الامم ہے اور

(۱) ۱۔ طبراني، المعجم الصغير، ۲: ۱۸۲، رقم: ۹۹۲
۲۔ طبراني، المعجم الأوسط، ٦: ۳۱۳، ۳۱۴، رقم: ٦۵۰۲
۳۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۸: ۲۵۳

اے آدم! اگر یہ نہ ہوتا تو میں تجھے خلعتِ تخلیق سے نہ نوازتا۔‘‘

زیرِنظر احادیث مبارکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی شانِ خاتمیت کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اس وقت بھی خاتم النبیین لکھا جا چکا تھا جب حضرت آدم علیہ السلام کی تشکیل عنصری بھی نہ ہوئی تھی۔ وہ روح اور مٹی کے درمیان تھے پھر حضرت آدم علیہ السلام نے حضور نبی اکرم ﷺ کا اسم گرامی عرش معلیٰ پر اسم جلالت کے ساتھ لکھا ہوا دیکھا۔ باری تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے استفسار پر اپنے محبوب اکرم ﷺ کا تعارف کراتے ہوئے آپ ﷺ کو خاتم النبیین کے لقب سے یاد فرمایا۔ یہ احادیث مبارکہ اس بات کا حتمی ثبوت ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا عقیدہ کوئی نیا عقیدہ نہیں بلکہ یہ اس وقت سے ہے جب ابھی تاریخ انسانی کا آغاز بھی نہیں ہوا تھا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ ﷺ کا آخری نبی ہونا لکھ دیا تھا لہٰذا اگر کوئی اس کے بعد بھی حضور نبی اکرم ﷺ کو آخری نبی نہ مانے اور خاتم کے معنی میں تحریف کے ذریعے نئے نبی کی آمد کو جائز قرار دے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج اور گروہ کفار میں شامل ہے۔

## حضور نبی اکرم ﷺ تخلیق میں اوّل اور بعثت میں آخر

۳۵۔ عَنْ قَتَادَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَرَأَ ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوْحٍ......﴾(۱) يَقُوْلُ بُدِئَ بِي فِي الْخَيْرِ وَكُنْتُ آخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ.(۲)

’’حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب یہ آیت۔

(۱) الأحزب، ۳۳: ۷

(۲) ۱۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ۶: ۳۲۲، رقم: ۳۱۷۶۲

۲۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ۷: ۸۰، رقم: ۳۴۳۴۲

۳۔ سيوطي، الدر المنثور، ۶: ۵۷۰

﴿اور اے حبیب! یاد کیجئے) جب ہم نے انبیاء سے اُن (کی تبلیغِ رسالت) کا عہد لیا اور خصوصاً آپ سے اور نوح سے ......﴾ - پڑھتے تو فرماتے کہ نبوت کی مجھ سے ابتداء کی گئی اور بعثت میں، میں تمام انبیاء کے بعد آیا۔‘‘

۳۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِ اللهِ عزوجل ﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ﴾ (۱) قَالَ: كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ فِي الْخَلْقِ وَاٰخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ. (۲)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنه نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان - ﴿(اے حبیب! یاد کیجئے) جب ہم نے انبیاء سے ان (کی تبلیغِ رسالت) کا عہد لیا خصوصًا آپ سے اور نوح سے......﴾ - کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں خلقت کے لحاظ سے سب سے پہلا اور بعثت کے لحاظ سے سب سے آخری نبی ہوں سو ان سب سے پہلے (نبوت) کی ابتداء مجھ سے ہی کی گئی۔‘‘

۳۷۔ عَنْ قَتَادَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ: كُنْتُ أَوَّلَ النَّاسِ فِي الْخَلْقِ وَاٰخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ. (۳)

---

(۱) الأحزب، ۳۳: ۷

(۲) ۱۔ دیلمي، الفردوس بمأثور الخطاب، ۳: ۲۸۲، رقم: ۴۸۵۰
۲۔ طبری، جامع البیان في تفسیر القرآن، ۲۱: ۱۲۵
۳۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۷۰
۴۔ سیوطي، الدر المنثور، ۶: ۵۷

(۳) ۱۔ طبرانی، مسند الشامیین، ۴: ۳۴، رقم: ۲۶۶۲
۲۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۱: ۱۴۹
۳۔ ہندی، کنز العمال، ۱۱: ۶۱۲، رقم: ۳۲۱۲۶

”حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں لوگوں میں تخلیق کے اعتبار سے سب سے اول اور بعثت کے اعتبار سے سب سے آخر پر ہوں۔“

احادیث مذکورہ ختم نبوت کے اس بیان پر مشتمل ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی تخلیق سب سے پہلے ہوئی اور آپ ﷺ کو تمام انبیاء و رُسل کے بعد مبعوث کیا گیا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء و رسل اپنی اپنی امت اور قوم کو ہمارے آقا و مولا حضور نبی آخر الزماں ﷺ کی آمد کی خوشخبری سناتے رہے اور آپ پر ایمان لانے اور آپ کی مدد کرنے کی تاکید و تلقین کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ بنی اسماعیل میں تشریف لے آئے۔ احادیث مذکورہ میں حضور نبی اکرم ﷺ نے تصریح فرما دی ہے کہ میری بعثت تمام انبیا و رُسل کی بعثتوں کے بعد ہوئی ہے، میرے بعد قیامت تک کوئی نبی یا رسول مبعوث نہیں ہو گا۔ حضور ﷺ کے بعد کسی بھی شکل میں ظلی و بروزی، حقیقی و غیر حقیقی، لغوی و مجازی یا تشریعی و غیر تشریعی نبوت وغیرہ کا خود ساختہ قول گھڑنے والا حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد بھی سلسلہ بعثت کو جاری مانتا ہے جو قرآن و سنت کے بے شمار قطعی دلائل کے علاوہ مذکورہ بالا فرامین رسول ﷺ کے بھی خلاف ہے، لہٰذا ایسا شخص بالاتفاق مرتد اور خارج از اسلام ہے۔

## جھوٹے مدعیانِ نبوت کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی پیشین گوئی

۳۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللهِ. (۱)

(۱) ا۔ بخاري، الصحیح، کتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ۳: ۱۳۲۰، رقم: ۳۴۱۳

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک وقوع پذیر نہیں ہوگی جب تک تیس کے قریب دجال کذاب نہ پیدا ہو جائیں، ہر ایک کا دعوی ہو گا کہ وہ نبی ہے۔‘‘

۳۹۔ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَكُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ. (۱)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں دجال، کذاب پیدا ہوں گے جو تمہیں اس قسم کی باتیں بیان کریں گے جو نہ تم نے پہلے کبھی سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آبا واجداد نے ہی سنی ہوں گی،

---

....... ۲۔ بخاري، الصحيح، كتاب الفتن، باب خروج النار، ۶: ۲۶۰۵، رقم: ۶۷۰۴

۳۔ مسلم، الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعه حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى أن يكون الميت من البلاء، ۴: ۲۲۳۹، رقم: ۱۵۷

۴۔ ترمذي، الجامع الصحيح، كتاب الفتن، باب ما جاء لا تقوم الساعة حتى يخرج كذابون، ۴: ۴۹۸، رقم: ۲۲۱۸

۵۔ ابو داؤد نے ’السنن، کتاب الملاحم، باب في خبر ابن صائد، ۴: ۱۲۱، رقم: ۴۳۳۳‘ میں لَا تَقُوْمُ السَّاعَةَ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُوْنَ دَجَّالُوْنَ کے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

۶۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۳۶، رقم: ۷۲۲۷

۷۔ أبو يعلى، المسند، ۱۱: ۳۹۴، رقم: ۶۵۱۱

۸۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۵: ۲۷، ۲۸، رقم: ۶۶۵۱

(۱) مسلم، الصحيح، مقدمه، باب النهي عن الرواية عن الضعفاء، ۱: ۱۲، رقم: ۷

پس میں تمہیں خبردار کرتا ہوں کہ ان سے ہوشیار رہنا! مبادا وہ تمہیں گمراہ کر دیں یا فتنے میں مبتلا کر دیں۔‘‘

۴۰۔ عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَيَكُوْنُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ، كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَانَبِيَّ بَعْدِي. (۱)

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک کا دعویٰ ہو گا کہ وہ نبی ہے۔ سن لو! میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘

۴۱۔ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: سَيَخْرُجُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَّا خَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ لَا نَبِيَّ

---

(۱) ۱۔ ترمذي، السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء لا تقوم الساعة حتى يخرج كذابون، ۴: ۴۹۹، رقم: ۲۲۱۹

۲۔ أبو داود، السنن، كتاب الفتن والملاحم، باب ذكر الفتن ودلائلها، ۴: ۹۷، رقم: ۴۲۵۲

۳۔ ابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب ما يكون من الفتن، ۲: ۱۳۰، رقم: ۳۹۵۲

۴۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ۷: ۵۰۳، رقم: ۳۵۶۵،

۵۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۴: ۴۹۶، رقم: ۸۳۹۰

۶۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۹: ۲۰۰، رقم: ۳۹۷،

۷۔ شيباني، الآحاد والمثاني، ۱: ۳۳۲، رقم: ۴۵۶

۸۔ شيباني، الآحاد و المثاني، ۳: ۲۴، رقم: ۱۳۰۹

۹۔ داني، السنن الواردة في الفتن، ۴: ۸۶۱، ۸۶۳، رقم: ۴۴۲، ۴۴۴

۱۰۔ سيوطي، الدر المنثور، ۶: ۶۱۸

بَعْدِي.(۱)

”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک کا دعویٰ ہو گا کہ وہ نبی ہے۔ سن لو! میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

۴۲۔ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: سَيَكُوْنُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَإِنِّي خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.(۲)

”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک کا دعوی ہو گا کہ وہ نبی ہے۔ سن لو! میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

۴۳۔ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: فِي أُمَّتِي كَذَّابُوْنَ وَدَجَّالُوْنَ سَبْعَةٌ وَعَشْرُوْنَ مِنْهُمْ أَرْبَعُ نَسْوَةٍ وَإِنِّي خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.(۳)

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ستائیس جھوٹے اور دجال پیدا ہوں گے، ان میں سے چار عورتیں ہوں گی

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرك على الصحيحين، ۴: ۴۹۶، رقم: ۸۳۹۰
۲۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۵: ۱۱۰، رقم: ٦٧١۴

(۲) ۱۔ ابن حبان، الصحيح، ۱٦: ۲۲۱، رقم: ٧٢٣٨
۲۔ بيهقي، السنن الكبرى، ۹: ۱۸۱، رقم: ۱۸۳۹۸

(۳) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳۹٦، رقم: ۲۳۴۰٦
۲۔ أبو نعيم، حلية الأولياء، ۴: ۱٧۹
۳۔ ديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب، ۵: ۴۵۴، رقم: ۸٧۲۴
۴۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ٧: ۳۳۲
۵۔ عسقلاني، فتح الباري، ۱۳: ۸٧

سن لو! میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘

۴۴۔ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ اللَّیْثِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّی یَخْرُجَ ثَـلَاثُوْنَ کَذَّابًا کُلُّهُمْ یَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیَامَةِ.(۱)

’’حضرت عبید بن عمیر اللیثي رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس جھوٹے پیدا نہ ہو جائیں، ہر ایک کا دعوی ہو گا کہ وہ نبی ہے روز قیامت سے پہلے۔‘‘

۴۵۔ عَنْ أَبِي بَکْرَةَ قَالَ: أَکْثَرُ النَّاسِ فِي شَأْنِ مُسَیْلَمَةَ الْکَذَّابِ قَبْلَ أَنْ یَقُوْلَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَأَثْنَی عَلَی اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ أَکْثَرْتُمْ فِي شَأْنِ هٰذَا الرَّجُلِ وَأَنَّهُ کَذَّابٌ مِّنْ ثَلَاثِیْنَ کَذَّابًا یَخْرُجُوْنَ قَبْلَ الدَّجَّالِ.(۲)

’’حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تک حضور نبی اکرم ﷺ نے مسیلمہ کذّاب کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار نہیں فرمایا تھا، لوگوں نے اس کے بارے میں بہت کچھ کہا، پھر ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں کے درمیان خطاب کے لیے تشریف فرما ہوئے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی شان کے لائق اس کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: یہ شخص جس کے متعلق تم بہت زیادہ گفتگو کر رہے ہو پس بے شک یہ دجال اکبر سے پہلے نکلنے والے تیس کذّابوں میں سے ایک ہے۔‘‘

۴۶۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَیْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ

---

(۱) ابن أبي شیبة، المصنف، ۷: ۵۰۳، رقم: ۳۷۵۶۵

(۲) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۴: ۵۸۳، ۵۸۴، رقم: ۸۶۲۴، ۸۶۲۵

۲۔ طحاوی، مشکل الآثار، ۴: ۱۰۴

السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابًا دَجَّالاً مِّنْهُمْ مُسَيْلَمَةُ وَالْعَنْسِيُّ وَالْمُخْتَارُ وَشَرُّ قَبَائِلِ الْعَرَبِ بَنُو أُمَيَّةَ وَبَنُوْ حَنِيْفَةَ وَثَقِيْفٌ.(۱)

’’حضرت عبد اللہ بن الزبیر رضي اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کذاب دجال نہ نکل آئیں، انہی میں سے مسیلمہ، عنسی، مختار، عرب کے شر پسند قبائل، بنو امیہ، بنو حنیفہ اور ثقیف ہیں۔‘‘

۴۷۔ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ إِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.(۲)

’’حضرت ابو قلابہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک کا دعوی ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ سن لو! میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘

حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت کے ساتھ بابِ نبوت مسدود ہو چکا اس لیے اب کسی شخص کے منصبِ نبوت پر متمکن کیے جانے کی کوئی گنجائش نہ رہی چنانچہ اب اگر کوئی شخص نبوت و رسالت کا دعویٰ کرتا ہے تو حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق وہ دجال، کذاب اور جھوٹا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے نہ صرف حینِ حیات جھوٹے مدعیان نبوت کے بارے میں پیشگی اطلاع دے دی بلکہ آپ ﷺ نے تو ان کی تعداد کا تعین بھی فرما دیا۔ ان احادیثِ مبارکہ میں صاحبِ قرآن سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد جھوٹے مدعیانِ نبوت کی خبر دیتے ہوئے واضح فرما دیا کہ خاتم النبیین کا معنی نہ تو مہر ہے اور نہ ہی انگوٹھی بلکہ اس کا معنی آخری نبی ہے۔ خاتم النبیین کی تفسیر **لا نبی بعدی** کے ذریعے فرما دی جس میں لا، نفی جنس کا ہے جو جنسِ نبوت کی نفی کر رہا ہے اس سے مرزا صاحب کی تمام

(۱) أبو یعلی، المسند، ۱۲: ۱۹۷، رقم: ۶۸۲۰
(۲) داني، السنن الواردة في الفتن، ۴: ۸۶۱، رقم: ۴۴۲

اقسامِ نبوت کی نفی ہوگئی خواہ وہ ظلی ہو یا بروزی، تشریعی و غیر تشریعی ہو یا لغوی و مجازی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے واضح الفاظ میں اعلان فرما دیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور یہ کہ ختم نبوت کا تاج صرف میرے سر پر رکھا گیا ہے۔ میرے بعد جو کوئی بھی نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب اور دجال ہوگا۔

ان احادیث مبارکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ نے تین طریقوں سے اپنی شانِ ختم نبوت کو بیان فرمایا ہے۔

۱۔ جھوٹے مدعیان نبوت کی خبر دے کر یہ اعلان فرما دیا کہ سلسلہ نبوت میری ذات پر ختم ہو چکا، لہٰذا آئندہ جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا اس کا شمار ان جھوٹوں میں ہوگا۔

۲۔ لانفی جنس کے ذریعے اپنے بعد جنسِ نبوت کی نفی فرما دی

۳۔ خود کو خاتم النبیین یعنی تمام نبیوں کی آمد کو ختم کرنے والا فرمایا۔

## جگر گوشۂ مصطفیٰ ﷺ سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات دلیلِ ختم نبوت ہے

۴۸۔ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى: رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَاتَ صَغِيرًا، وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهُ، وَلٰكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.(۱)

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، کتاب الأدب، باب من سمی بأسماء الأنبياء، ۵: ۲۲۸۹، رقم: ۵۸۴۱

۲۔ ابن ماجه، السنن، کتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الصلاة علی ابن رسول الله ﷺ وذکر وفاته، ۱: ۴۸۴، رقم: ۱۵۱۰

’’اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دیکھا؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ چھوٹی عمر میں ہی وفات پا گئے تھے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہوتا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوسکتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے زندہ رہتے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر صراحتاً دلالت کر رہی ہے۔ اس حدیث مبارکہ کی شرح ہم گزشتہ باب میں بیان کر چکے ہیں۔

## حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت نہیں بلکہ مبشرات ہیں

۴۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ. قَالُوْا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ. (۱)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: نبوت کا کوئی جزو سوائے مبشرات کے باقی نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نیک خواب۔‘‘

۵۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ يَقُوْلُ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ. (۲)

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نیک خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔‘‘

(۱) بخاري، الصحيح، کتاب التعبير، باب مبشرات، ۶: ۲۵۶۴، رقم: ۶۵۸۹

(۲) بخاري، الصحيح، کتاب التعبير، باب الرويا الصالحة جزء من ستة وأربعين جزءا من النبوة، ۶: ۲۵۶۴، رقم: ۶۵۸۸

۵۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنه قَالَ: كَشَفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ السِّتَارَةَ وَرَأْسُهُ مَعْصُوْبٌ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ.(۱)

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (مرضِ وصال میں) حجرہ کا پردہ اٹھایا، اس وقت صحابہ کرام حضرت ابو بکر کی اقتداء میں صف باندھے کھڑے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! بشارات نبوت میں سے اب صرف اچھے خواب باقی رہ گئے ہیں جنہیں ایک مسلمان خود دیکھتا ہے یا اس کے لیے کوئی اور شخص دیکھتا ہے۔‘‘

۵۲۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ قَالَ: فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: لٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ.(۲)

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الصلاة، باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود، ۱: ۳۴۸، رقم: ۴۷۹

۲۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۳: ۴۱۰، رقم: ۶۰۴۵

(۲) ۱۔ ترمذي، الجامع الصحيح، كتاب الرؤيا، باب ذهبت النبوة وبقيت المبشرات، ۴: ۵۳۳، رقم: ۲۲۷۲

۲۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۴: ۴۳۳، رقم: ۸۱۷۸

۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۲۶۷، رقم: ۱۳۸۵۱

۴۔ مقدسي، الأحاديث المختارة، ۷: ۲۰۶، رقم: ۲۶۴۵

امامت و نبوت ختم ہوگئی پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ ہی کوئی نبی۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بات لوگوں کے لیے باعثِ رنج ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن بشارتیں (باقی ہیں)۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بشارتیں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کا خواب اور یہ نبوت کا ایک حصہ ہے۔‘‘

**۵۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَقُوْلُ: هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا وَيَقُوْلُ: إِنَّهُ لَيْسَ يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ.** (۱)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب صبح کی نماز ادا فرما لیتے تو آپ ﷺ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) دریافت فرماتے: کیا تم میں سے رات کو کسی نے خواب دیکھا ہے؟ اور فرماتے: بے شک میرے بعد نبوت میں سے سوائے نیک خواب کے کچھ نہیں بچا۔‘‘

**۵۴۔ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ.** (۲)

---

(۱) ۱۔ أبو داود، السنن، کتاب الأدب، باب ما جاء فی الرؤیا، ۴: ۳۰۴، رقم: ۵۰۱۷
۲۔ مالك، الموطأ، ۲: ۹۵۶، رقم: ۱۷۱۴
۳۔ نسائي، السنن الکبری، ۴: ۳۸۲، رقم: ۷۶۲۱
۴۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۳: ۴۱۲، رقم: ۶۰۴۸
۵۔ ربیع، المسند، ۱: ۳۹، رقم: ۵۰

(۲) ۱۔ ابن ماجه، السنن، کتاب تعبیر الرّؤیا، باب رؤیة النبي ﷺ في المنام، ۲: ۱۲۸۳، رقم: ۳۸۹۶
۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۶: ۳۸۱، رقم: ۲۷۱۸۵

’’حضرت ام کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے: نبوت ختم ہوگئی صرف مبشرات باقی رہ گئے۔‘‘

۵۵۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي إِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ قَالَ: قِيْلَ: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ أَوْ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ.(۱)

’’حضرت ابو طفیل راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد نبوت باقی نہیں رہے گی مگر مبشرات۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھے خواب؛ یا فرمایا: نیک خواب۔‘‘

۵۶۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ شَيْءٌ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: الرَّؤْيَا الصَّالِحَةِ يَرَاهَا الرَّجُلُ أَوْ تُرَى لَهُ.(۲)

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

---

......۳۔ دارمي، السنن، ۲: ۱۶۶، رقم: ۲۱۳۸
۴۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۳: ۴۱۱، الرقم: ۶۰۲۴
۵۔ حميدي، المسند، ۱: ۱۶۸، رقم: ۳۴۸

(۱) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۴۵۴، رقم: ۲۳۸۴۶
۲۔ سعيد بن منصور، السنن، ۵: ۳۲۱، رقم: ۱۰۶۸
۳۔ مقدسي، الأحاديث المختارة، ۸: ۲۲۳، رقم: ۲۶۴
۴۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۷: ۱۷۳

(۲) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۶: ۱۲۹، رقم: ۲۵۰۲۱
۲۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۷: ۱۷۲
۳۔ خطيب بغدادي، تاريخ بغداد، ۱۱: ۱۴۰
۴۔ خطيب بغدادي، تاريخ بغداد، ۱۴: ۱۸۸

میرے بعد نبوت کی کوئی چیز باقی نہیں بچے گی سوائے مبشرات کے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نیک خواب، جنہیں انسان دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں۔‘‘

۵۷۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَنْ يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ، فَقَالُوْا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ أَوْ تُرَى لَهُ جَزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِيْنَ جَزْءًا مِنَ النُّبُوَةِ.(۱)

’’حضرت عطا بن یسار سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد نبوت میں سے کوئی چیز نہیں بچے گی سوائے مبشرات کے، پس صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نیک خواب جنہیں نیک شخص دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں۔‘‘

۵۸۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ قَالَ: الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جَزْءٌ مِنْ سِتَةٍ وَأَرْبَعِيْنَ جَزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.(۲)

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نیک شخص کے نیک خواب نبوت کے چھیالیس (۴۶) حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔‘‘

۵۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ

(۱) ۱۔ مالك، الموطأ، كتاب الجامع، باب ما جاء في الرؤيا، ۲: ۹۵۷، رقم: ۱۵۰۶

۲۔ ابن عبد البر، التمهيد، ۵: ۵۵

(۲) مالك، الموطأ، كتاب الجامع، باب ما جاء في الرؤيا، ۲: ۹۵۷، رقم: ۱۵۰۶

وَأَرْبَعِينَ جُزْأً مِّنَ النُّبُوَّةِ. (۱)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کی خوابیں نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

۶۰۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جَزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جَزْءً امِّنَ النُّبُوَّةِ. (۲)

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمان کی خوابیں نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک ہے۔''

۶۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ جَزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جَزْءً امِّنُ النُّبُوَةِ. (۳)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک ہے۔''

۶۲۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ النُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ وَالرِّسَالَةَ فَخَرَجَ النَّاسُ فَقَالَ: مُبَشِّرَاتٌ وَهِيَ جُزْءٌ مِنَ النُّبُوَّةِ. (۴)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک نبوت و رسالت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ پس لوگ (پریشانی کے عالم میں) باہر نکل آئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مبشرات باقی ہیں اور یہ نبوت کا

(۱) ابن أبي شيبة، ۶: ۱۷۳، رقم: ۳۰۴۵۰
(۲) ابن أبي شيبة، المصنف، ۶: ۱۷۳، رقم: ۳۰۴۵۳
(۳) ابن أبي شيبة، المصنف، ۶: ۱۷۳، رقم: ۳۰۴۵۵
(۴) ابن أبي شيبة، المصنف، ۶: ۱۷۳، رقم: ۳۰۴۵۷

حصہ ہیں۔‘‘

۶۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ النُّبُوَّةَ وَالرِّسَالَةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَجَزِعَ النَّاسُ قَالَ: قَدْ بَقِیَتِ الْمُبَشِّرَاتُ وَهِيَ جُزْءٌ مِنَ النُّبُوَّةِ. (۱)

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک نبوت و رسالت کا سلسلہ بند ہو چکا ہے۔ پس لوگ خوفزدہ ہوگئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مبشرات (خوش خبریاں) باقی ہیں اور یہ نبوت کا حصہ ہیں۔‘‘

۶۴۔ عَنْ أَبِي هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ کَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ یَقُوْلُ: هَلْ رَأَی أَحَدٌ مِّنْکُمُ اللَّیْلَةَ رُؤْیَا؟ أَلَا إِنَّهُ لَا یَبْقَی بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ. (۲)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو فرماتے: کیا تم میں سے کسی نے آج رات خواب دیکھا ہے؟ خبردار! میرے بعد نبوت میں سے کوئی چیز باقی نہیں بچے گی مگر نیک خواب۔‘‘

۶۵۔ عَنْ أَبِي الطُّفَیْلِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ فَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِي وَبَقِیَتِ الْمُبَشِّرَاتُ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ یَرَاهَا أَوْ تُرَی لَهُ. (۳)

’’حضرت ابو طفیل سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نبوت ختم ہوگئی، اب میرے بعد نبوت باقی نہیں رہی مگر مبشرات یعنی مومن کے (اچھے)

(۱) ۱۔ أبو یعلي، المسند، ۷: ۳۸، رقم: ۳۹۴۷
۲۔ ابن حزم، المحلی، ۱: ۹
(۲) حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۴۳۲، رقم: ۸۱۷۶
(۳) مقدسي، الأحادیث المختارة، ۸: ۲۲۲، ۲۲۳، رقم: ۲۶۲، ۲۶۳

خواب جو وہ دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں۔‘‘

٦٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا رُؤْيَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ وَهُوَ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِيْنَ جَزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.(۱)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: (میرے بعد) نبوت میں سے صرف نیک شخص کے خواب بچیں گے اور وہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک ہوں گے۔‘‘

٦٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ فَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِي إِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ الرُّؤْيَا يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ.(۲)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نبوت چلی گئی، پس میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہے مگر مبشرات، وہ خوابیں جنہیں مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھائی جاتی ہیں۔‘‘

٦٨۔ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ فَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِيّ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ. قِيْلَ: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ أَوْ تُرَى لَهُ.(۳)

’’حضرت حذیفہ بن اسید بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نبوت ختم ہوگئی، پس میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہے مگر مبشرات۔ عرض کیا گیا کہ مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیک خواب جنہیں بندہ دیکھتا ہے یا

(۱) إسحاق بن راهويه، المسند، ۱: ۲۷۶، رقم: ۲۴۹

(۲) ديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب، ۲: ۲۴۷، رقم: ۳۱۶۲

(۳) ۱۔ طبراني، المعجم الكبير، ۳: ۱۷۹، رقم: ۳۰۵۱

۲۔ هيثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۱۷۳

اسے دکھائے جاتے ہیں۔‘‘

۶۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَشَفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ السِّتْرَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلاَّ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ.(۱)

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پردہ ہٹایا درآنحالیکہ لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنا کر کھڑے تھے، پس آپ ﷺ نے فرمایا: نبوت کی خوشخبریوں میں سے سوائے نیک خوابوں کے کوئی چیز نہیں بچی، وہ نیک خواب جنہیں مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھائی جاتے ہیں۔‘‘

۷۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَفَعَ السِّتْرَ وَأَبُوْ بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ بَعْدِي مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ.(۲)

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضي اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پردہ اٹھایا درآنحالیکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کو امامت کروا رہے تھے، پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے (تیرا دین لوگوں تک) پہنچا دیا؟ اے اللہ! کیا میں نے (تیرا پیغام) پہنچا دیا؟ اے لوگو! میرے بعد نبوت کی خوش خبریوں میں سے کوئی چیز نہیں باقی نہیں رہی۔‘‘

مذکورہ بالا فرموداتِ رسول ﷺ سے ثابت ہوا کہ اجرائے نبوت کے نظام کا

(۱) ابن أبي شيبة، المصنف، ۶: ۱۷۳، رقم: ۳۰۴۵۶
(۲) ۱۔ أبو عوانة، المسند، ۱: ۴۹۰، ۴۹۱، رقم: ۱۸۲۴
۲۔ أبو عوانة، المسند، ۲: ۱۷۱

خاتمہ بالخیر ہو چکا ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ نے خود فرما دیا کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے، صرف مبشرات سچے خواب باقی رہ گئے ہیں، اب اگر کوئی شخص دعویٰ نبوت کرتا ہے تو یہ اس امر کا آئینہ دار ہے کہ اس کی نبوت اجرائے نبوت کے الٰہی نظام سے مطابقت نہیں رکھتی بلکہ خودساختہ اور من گھڑت ہے نیز یہ کہ کسی کے نبوت کا دعویٰ کرنے کا معنی یہ ہے کہ اس کا حضور نبی اکرم ﷺ کے ارشادات پر اعتماد و ایمان نہیں ہے لہٰذا جو شخص بھی اس ارشادِ مصطفیٰ ﷺ پر اعتماد و ایمان نہیں رکھتا، وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور کافر و کذاب کبھی نبی نہیں ہوسکتا۔

## ”میں خاتم النبیین ہوں“

۱۷۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَمِّهِ الْعَبَّاسِ: أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَأَبْنَاءِ الْعَبَّاسِ وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْعَبَّاسِ. (۱)

”حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں خاتم النبیین ہوں پھر آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی اے اللہ! تو عباس، عباس کے بیٹوں اور عباس کے پوتوں کی مغفرت فرما۔“

اس حدیث مبارکہ میں ’خاتم النبیین‘ کے صریح الفاظ حضور نبی اکرم ﷺ کے آخری نبی ہونے کا واضح ثبوت ہیں۔

www.MinhajBooks.com

(۱) ۱۔ طبراني، المعجم الكبير، ۶: ۲۰۵، رقم: ۶۰۲۰
۲۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۹: ۲۶۹

## ”میرے بعد کوئی نبی نہیں“

۷۲۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا كَالْمُوَدِّعِ فَقَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ قَالَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي أُوْتِيتُ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمَهُ وَجَوَامِعَهُ وَعَلِمْتُ كَمْ خَزَنَةُ النَّارِ وَحَمَلَةُ الْعَرْشِ وَتُجُوِّزَ بِي وَعُوْفِيَتْ أُمَّتِي فَاسْمَعُوا وَأَطِيْعُوا مَا دُمْتُ فِيْكُمْ فَإِذَا ذُهِبَ بِي فَعَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللهِ أَحِلُّوا حَلَالَهُ وَحَرِّمُوا حَرَامَهُ.[1]

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس اس طرح تشریف لائے جیسے کوئی الوداع ہونے والا لاتا ہے۔ پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں محمد نبی امّی ہوں۔ آپ ﷺ نے یہ تین بار فرمایا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ مجھے کلمات کا آغاز اختتام اوران کی جامعیت عطا کی گئی ہے اور میں جانتا ہوں کہ دوزخ کے فرشتے کتنے ہیں اور عرش اٹھانے والے فرشتے کتنے ہیں اور میری امت سے میری وجہ سے درگزر کیا گیا اور معافی دے دی گئی ہے۔ پس میرے ارشادات سنو اور اطاعت کرو جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں پس جب مجھے اس دنیا سے لے جایا جائے تو تم کتاب اللہ کو اپنے اوپر لازم کرلو اور اس کے حلال جانو اور اس کے حرام کو حرام جانو۔“

اس حدیث مبارکہ میں ”میرے بعد کوئی نبی نہیں“ کے الفاظ حضور نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا واضح ثبوت ہیں۔

(۱) أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۱۷۲، رقم: ۶۶۰۶

## ایک شبہ اور اس کا ازالہ

قادیانی حضرات احادیث میں منقول الفاظ **لا نبی بعدی** پر نکتۂ اعتراض بلند کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ کا قول ہے:

**قولوا: خاتم النبیین، ولا تقولوا: لا نبی بعدی.** (۱)

''تم کہو: خاتم النبیین۔ اور یہ نہ کہو: میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

یعنی ان کے نزدیک آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی آ سکتا ہے اور سلسلۂ نبوت ابھی ختم نہیں ہوا۔

قادیانیوں کے اس استدلال کی عمارت اس وقت زمین بوس ہو جاتی جب ہم اسی کتاب میں منقول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قول سے متصل حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا قول دیکھتے ہیں کہ کسی نے ان کے سامنے **لا نبی بعدی** کہا تو حضرت مغیرہ نے یہ الفاظ کہے:

**حسبک إذا قلت: خاتم الأنبیاء. فإنا کنا نحدث أن عیسٰی علیہ السلام خارج، فإن هو خرج فقد کان قبله وبعده.** (۲)

''تمہارا خاتم الانبیاء کہہ دینا کافی ہے۔ یعنی **لا نبی بعدی** کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم کو یہ حدیث پہنچی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی تشریف لائیں گے سو جب وہ تشریف لے آئیں گے تو وہ آپ سے پہلے اور بعد کے نبی ہوں گے۔''

چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اس قول میں اس اندیشے کا ازالہ کیا گیا

(۱) ۱۔ إبن أبي شیبة، المصنف، ۵: ۳۳۶، رقم: ۲۶۶۵۳
۲۔ سیوطی، الدر المنثور، ۶: ۶۱۸

(۲) ۱۔ إبن أبي شیبة، المصنف، ۵: ۳۳۶، رقم: ۲۶۶۵۳
۲۔ سیوطی، الدر المنثور، ۶: ۶۱۸

ہے کہ کل کلاں کوئی شخص لا نبی بعدی کی روایت کی آڑ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کا انکار نہ کردے، جیسا کہ قادیانی اس کے منکر ہیں۔ اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ نزول کو نہیں مانتے۔

## سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نبی نہ ہونے سے استدلال

٧٣۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ.(۱)

”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتے۔“

٧٤۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ نَاسٌ مَحَدَّثُوْنَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَعُمَرُ زَادَ زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَقَدْ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ

---

(۱) ۱۔ ترمذي، الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب في مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ۵: ۶۱۹، رقم: ٣٦٨٦

٢۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ٣: ٩٢، رقم: ۴۴۹۵

٣۔ طبراني، المعجم الكبير، ١٧: ٢٩٨، رقم: ٨٢٢

۴۔ روياني، المسند، ١: ١٧۴، رقم: ٢٢٣

۵۔ طبراني نے ’المعجم الكبير (١٧: ١٨٠، رقم: ۴٧۵)‘ میں حضرت عصمہ سے الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ روایت کی ہے۔

٦۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ٩: ٦٨

٧۔ أحمد بن حنبل کی ’المسند (۴: ١۵۴، رقم: ١٧۴۴١)‘ میں مِنْ بَعْدِي نَبِيٌّ کے الفاظ ہیں۔

قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُوْنَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُوْنُوْا أَنْبِيَاءَ، فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ. (۱)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں یعنی بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی ہوا کرتے تھے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلام فرمایا جاتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ تھے۔ اگر ان میں سے میری اُمت کے اندر بھی کوئی ہے تو وہ عمر ہے۔‘‘

اس حدیث سے ملتے جلتے الفاظ کتبِ حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، (۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (۳) اور دیگر رُواۃ سے بھی مروی ہیں۔

---

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ۳: ۱۳۴۹، رقم: ۳۴۸۶

۲۔ بخاري، الصحيح، كتاب الأنبياء، باب أم حسبت أن أصحاب الكهف والرقيم، ۳: ۱۲۷۹، رقم: ۳۲۸۲

(۲) ابن أبي شيبة، المصنف، ۶: ۳۵۴، رقم: ۳۱۹۷۲

(۳) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر رضی اللہ عنہ، ۴: ۱۸۶۴، رقم: ۲۳۹۸

۲۔ ترمذي، الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب في مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ۵: ۶۲۲، رقم: ۳۶۹۳

۳۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۵: ۳۱۷، رقم: ۶۸۹۴

۴۔ حاكم، المستدرك، ۳: ۹۲، رقم: ۴۴۹۹

۵۔ نسائي، السنن الكبرى، ۵: ۳۹، رقم: ۸۱۱۹

۶۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۶: ۵۵، رقم: ۲۴۳۳۰

۷۔ ابن راهويه، المسند، ۲: ۴۷۹، رقم: ۱۰۵۱

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے ساتھ ساتھ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا بھی بیان ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کی شخصی فضیلت اور خصوصیات کے پیش نظر ارشاد فرمایا کہ اگر میرے بعد کسی نئے نبی کا آنا ممکن ہوتا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتے۔ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلسلۂ نبوت ختم ہو چکا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنا محال اور ممتنع تھا۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے لیے منصبِ نبوت کے امکان کی نفی فرماتے ہوئے ''محدَّثیت'' کے رتبہ کا اعلان فرمایا اور اپنی اُمت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کسی اور کے محدَّث ہونے کی بھی نفی فرما دی۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو منصبِ نبوت نہ ملنا اس بات کا ثبوت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

## سیدنا علی رضی اللہ عنہ مثلِ ہارون علیہ السلام ہونے کے باوجود نبی نہ ہوئے

۷۵۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: خَلَّفَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فِي غَزْوَةِ تَبُوْکَ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَتُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.(۱)

---

...... ۸۔ ابن أبي عاصم، السنة، ۲: ۵۸۳

۹۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۹: ۶۱، رقم: ۳۷

۱۰۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، ۲: ۳۳۵

۱۱۔ ابن جوزی، صفة الصفوة، ۱: ۲۷۴

۱۲۔ ابن عساکر، تاریخ مدینة دمشق، ۴۴: ۹۵

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب المغازی، باب غزوة تبوک وهی غزوة العسرة، ۴: ۱۶۰۲، رقم: ۴۱۵۴

۲۔ مسلم، الصحیح، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب، ۴: ۱۸۷۰، رقم: ۲۴۰۴

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں چھوڑ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (بطور نیاز مندانہ شکایت کے) عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے (اُن کو تسلی کے لیے) فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی (یعنی جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر تشریف لے گئے تو ہارون علیہ السلام کو بنی اسرائیل کے پاس اپنا نائب بنا کر چھوڑ گئے تھے اسی طرح سے تم اس وقت میرے نائب ہو) البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا (اس لیے تمہارا مرتبہ اگرچہ ہارون علیہ السلام کا سا ہے مگر تمہیں نبوت حاصل نہیں)۔‘‘

۷۶۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَهُ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ

...... ۳۔ ترمذی، الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن أبی طالب، ۵: ۶۳۸، رقم: ۳۷۲۴

۴۔ ابن ماجه، السنن، المقدمة، باب فضل علي بن أبي طالب، ۱: ۴۲، ۴۵، رقم: ۱۱۵، ۱۲۱

۵۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۳۷۰، رقم: ۶۹۲۷

۶۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۸۵، رقم: ۱۶۰۸

۷۔ بیهقي، السنن الکبری، ۹: ۴۰

۸۔ ابن أبي شیبة، المصنف، ۷: ۴۲۴، رقم: ۳۷۰۰۸

۹۔ طبراني، المعجم الکبیر، ۱: ۱۴۶، ۱۴۸، رقم: ۳۳۴

مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي.(۱)

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک غزوہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔‘‘

۷۷۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.(۲)

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے لیے وہی حیثیت رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی۔ (فرق یہ ہے کہ وہ دونوں نبی تھے) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ۴: ۱۸۷۱، رقم: ۲۴۰۴
۲۔ ترمذي، الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ۵: ۶۳۸، رقم: ۳۷۲۴
۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۸۵، رقم: ۱۶۰۸
(۲) ۱۔ ترمذي، الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ۲: ۶۴۰، رقم: ۳۷۳۰
۲۔ طبراني، المعجم الكبير، ۲: ۲۴۷، رقم: ۲۰۳۵

۷۸۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ مِثْلَهُ.(۱)

’’حضرت سعید بن مسیّب سے اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔‘‘

۷۹۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها مِثْلَهُ.(۲)

’’حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے اِسی کی مثل حدیث مروی ہے۔‘‘

۸۰۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَمِنْهَا عَنْهُ قَالَ: وَخَرَجَ بِالنَّاسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوْکَ. قَالَ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَخْرُجُ مَعَکَ؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللهِ: لَا فَبَکَی عَلِيٌّ فَقَالَ لَهُ: أَمَا تَرْضَی أَنْ تَکُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰی؟ إِلَّا أَنَّکَ لَسْتَ بِنَبِيٍّ. إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ أَذْهَبَ إِلَّا وَأَنْتَ خَلِيْفَتِي.(۳)

’’حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں کے ساتھ غزوہ تبوک کے لیے نکلے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: کیا میں بھی آپ صلی اللہ علیک وسلم کے ساتھ چلوں؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ رو پڑے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تو میرے لیے ایسے ہو جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے؟ مگر یہ کہ تو نبی نہیں۔ تجھے اپنا نائب بنائے بغیر میرا کوچ کرنا مناسب نہیں۔‘‘

(۱) ترمذي، الجامع الصحيح، کتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ۵: ۶۴۱، رقم: ۳۷۳۱

(۲) ابن حبان، الصحيح، ۱۵: ۱۵، رقم: ۶۶۴۳

(۳) أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۳۳۰، رقم: ۳۰۶۲

۸۱۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يُخَلِّفَ عَلِيًّا رضی الله عنه قَالَ: قَالَ لَهُ عَلِيٌّ: مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فِيَّ إِذَا خَلَّفْتَنِي قَالَ: فَقَالَ: أَمَّا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنُ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ أَوْلَا يَكُوْنُ بَعْدِي نَبِيٌّ.(۱)

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (غزوہ کے موقع پر) پیچھے چھوڑنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) اگر آپ مجھے پیچھے چھوڑ گئے تو لوگ میرے بارے میں کیا کہیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ تیرا مجھ سے وہی مقام و مرتبہ ہو جو ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام سے تھا، مگر یہ کہ **میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے**۔ یا فرمایا: **میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا**۔''

۸۲۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ.(۲)

''حضرت عامر بن سعد رضي الله عنهما اپنے والد حضرت سعد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تیرا مجھ سے وہی مقام و مرتبہ ہو جو ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام سے تھا، مگر یہ کہ **میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے**۔''

۸۳۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي

(۱) أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۳۳۸، رقم: ۱۴۶۷۹

(۲) ۱۔ أبو يعلى، المسند، ۲: ۹۹، رقم: ۷۵۵

۲۔ أحمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۶۳۳، رقم: ۱۰۷۹

كَمَا هَارُوْنُ مِنْ مُوْسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ.(۱)

’’حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تیرا مجھ سے وہی مقام و مرتبہ ہو جیسا حضرت ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام سے تھا سوائے یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔‘‘

۸۴۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ...... أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.(۲)

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تیرا مجھ سے وہی مقام و مرتبہ ہو جیسا حضرت ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام سے تھا سوائے یہ کہ **میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے**۔‘‘

۸۵۔ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَخَرَجَ بِالنَّاسِ مَعَهُ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَخْرُجُ مَعَكَ؟ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا. فَبَكَى عَلِيٌّ، فَقَالَ لَهُ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ.(۳)

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں کے ساتھ غزوہ تبوک کے لیے تشریف لے جانے لگے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) میں بھی آپ کے ساتھ چلوں؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ رو پڑے، تو حضور نبی

(۱) طبراني، المعجم الكبير، ۲۳: ۳۷۷، رقم: ۸۹۲
(۲) حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۲: ۳۶۷، رقم: ۳۲۹۴
(۳) حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۳: ۱۴۳، رقم: ۴۶۵۲

اکرم ﷺ نے اُنہیں فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تیرا مقام و مرتبہ بھی مجھ سے وہی ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔‘‘

۸۶۔ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.(۱)

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے موقع پر فرمایا: کیا تو اس بات پر مجھ سے راضی نہیں کہ تیرا مقام و مرتبہ بھی مجھ سے وہی ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔‘‘

۸۷۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: وُجِعْتُ وَجْعًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَقَامَنِي فِي مَكَانِهِ وَقَامَ يُصَلِّي وَأَلْقَى عَلَيَّ طَرَفَ ثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَ: بَرَأْتَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ مَا سَأَلْتُ اللهَ شَيْئًا إِلَّا سَأَلْتُ لَكَ مِثْلَهُ وَلَا سَأَلْتُ اللهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَانِيهِ غَيْرَ أَنَّهُ قِيلَ لِي إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَكَ.(۲)

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں شدتِ درد میں مبتلا تھا، پس میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز پڑھنے میں مشغول ہوگئے جبکہ میرے اُوپر اپنے کپڑے کا ایک کنارہ ڈال دیا پھر فرمایا: اے ابن ابی طالب! تو تندرست ہوگیا، اب تجھے کچھ بھی نہیں ہے۔

---

(۱) بزار، المسند، ۴: ۳۸، رقم: ۱۲۰۰

(۲) ۱۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۸: ۴۷، رقم: ۷۹۱۷

۲۔ نسائي، السنن الكبرى، ۵: ۱۵۱، رقم: ۸۵۳۳

۳۔ ابن أبي عاصم، السنة، ۲: ۵۹۶، رقم: ۱۳۱۳

۴۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۹: ۱۱۰

(اے علی!) میں نے اللہ تعالیٰ سے (اپنے لیے) کوئی چیز نہیں مانگی مگر یہ کہ وہی چیز تمہارے لیے بھی مانگی ہے، اور میں نے جب بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگی ہے اس نے مجھے عطا کی ہے، سوائے اس کے کہ مجھے کہا گیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔‘‘

۸۸۔ عَنْ عَلِيٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: خَلَّفْتُکَ أَنْ تَکُوْنَ خَلِيْفَتِي قَالَ: أَتَخَلِّفُ عَنْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: أَلَا تَرْضٰی أَنْ تَکُوْنَ مِنّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.(۱)

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں پیچھے اِس لیے چھوڑا تاکہ تو میرا نائب ہو جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے اپنے پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ تیرا مجھ سے وہی مقام و مرتبہ ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام سے تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔‘‘

۸۹۔ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.(۲)

’’حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تو مجھ سے ایسے ہی ہے جیسا موسیٰ علیہ السلام سے ہارون علیہ السلام تھے، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔‘‘

۹۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأُمِّ سَلَمَةَ: هَذَا عَلِيُّ بْنُ

(۱) هيثمي، مجمع الزوائد، ۹: ۱۱۰

(۲) هيثمي، مجمع الزوائد، ۹: ۱۱۱

أَبِي طَالِبٍ لَحْمُهُ لَحْمِي وَدَمُهُ دَمِي فَهُوَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.(۱)

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: یہ علی بن ابی طالب ہے، اس کا گوشت میرا گوشت، اور اس کا خون میرا خون ہے، اور یہ مجھ سے ایسے ہی ہے جیسا کہ ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام سے تھے، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

۹۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ فَلَمْ يُؤَاخِ بَيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ خَرَجَ عَلِيٌّ مُغْضَبًا حَتَّى أَتَى جَدْوَلًا فَتَوَسَّدَ ذِرَاعَهُ فَسَفَتْ عَلَيْهِ الرِّيْحُ فَطَلَبَهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى وَجَدَهُ فَوَكَزَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ لَهُ: قُمْ فَمَا صَلَحْتَ أَنْ تَكُوْنَ إِلَّا أَبَا تُرَابٍ أَغْضِبْتَ عَلَيَّ حِيْنَ أَخَيْتُ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَلَمْ أُوَاخِ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ.(۲)

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے مہاجر و انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کے درمیان بھائی چارہ قائم نہ

(۱) هيثمي، مجمع الزوائد، ۹: ۱۱۱

(۲) ۱۔ طبراني، المعجم الكبير، ۱۱: ۷۵، رقم: ۱۱۰۹۲

۲۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۸: ۴۰، رقم: ۷۸۹۴

۳۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۹: ۱۱۱

کیا۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ پریشانی کے عالم میں باہر نکلے اور ایک چھوٹی نہر کے کنارے اپنے بازو کا تکیہ بنا کر لیٹ گئے۔ ایسے میں ہوا نے آپ پر گرد و غبار ڈال دیا، حضور نبی اکرم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو تلاش فرمایا یہاں تک کہ اُنہیں پالیا۔ آپ نے ان کو اپنے پاؤں مبارک سے ہلا کر فرمایا: کھڑے ہوجاؤ، تو ابو تراب ہونے کے ہی لائق ہے، کیا تو مجھ سے ناراض ہوگیا جس وقت میں نے مہاجرین و انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا، اور تیرے اور کسی اور کے درمیان بھائی چارہ قائم نہیں کیا۔ کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تیرا مقام و مرتبہ مجھ سے وہی ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

**۹۲۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ.** (۱)

''حضرت اسماء بنت عُمیس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تیرا مجھ سے مقام و مرتبہ وہی ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

**۹۳۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ**

(۱) ۱۔ نسائي، السنن الكبرى، ۵: ۱۲۵، رقم: ۸۴۴۸

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۶: ۴۳۸، رقم: ۲۷۵۰۷

۳۔ أحمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۵۹۸، رقم: ۱۰۲۰

۴۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۹: ۱۰۹

۵۔ مزي، تهذيب الكمال، ۳۵: ۲۶۳

۶۔ ذهبي، سير أعلام النبلاء، ۷: ۳۶۲

۷۔ هيثمي نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۱۰)' میں اسی مضمون کی حدیث حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حِيْنَ أَرَادَ أَنْ يَغْزُوَ: إِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ أَنْ أُقِيْمَ أَوْ تُقِيْمَ فَخَلَّفَهُ فَقَالَ نَاسٌ: مَا خَلَّفَهُ إِلَّا شَيْءٌ كَرِهَهُ فَبَلَغَ ذٰلِکَ عَلِيًّا فَأَتَی رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَتَضَاحَکَ ثُمَّ قَالَ: يَا عَلِيُّ، أَمَا تَرْضٰی أَنْ تَکُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي.(۱)

’’حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جب غزوہ پر جانے کا ارادہ فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ضروری ہے کہ میں رکوں یا تم رکو، پس آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑا، لوگوں نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی ناخوشگوار چیز کی وجہ سے پیچھے چھوڑا ہے۔ پس جب یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور انہیں واقعہ سے آگاہ کیا، یہ سن کر حضور نبی اکرم ﷺ مسکرا پڑے اور فرمایا: اے علی! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تیرا مقام و مرتبہ مجھ سے وہی ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔‘‘

۹۴۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَمَا تَرْضٰی أَنْ تَکُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی غَيْرَ أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي وَلَا وِرَاثَةَ.(۲)

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تیرا مقام و مرتبہ مجھ سے وہی ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا مگر یہ کہ میرے بعد نہ تو نبوت ہے اور نہ ہی میرا کوئی وارث ہے۔‘‘

(۱) هيثمي، مجمع الزوائد، ۹: ۱۱۱

(۲) ۱۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۲: ۱۲۶، رقم: ۱۴۶۵

۲۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۹: ۱۱۰

یہ حدیث بے شمار کتبِ حدیث میں متعدد طرق سے مروی ہے اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور ان کا درجہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے نزدیک اس درجے کے مماثل قرار دیا ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا۔ صرف اتنے فرق کے ساتھ کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا نائب بنا کر بنی اسرائیل کی طرف چھوڑ گئے اسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ ایک غزوہ پر تشریف لے جاتے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اہلِ مدینہ کی طرف نائب بنا کر چھوڑ گئے۔ چونکہ حضرت ہارون علیہ السلام ایک نبی تھے اس لیے کسی کے ذہن میں یہ خیال آ سکتا تھا کہ شاید حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی نبی ہوں۔ اس مغالطہ کے ازالہ کے لیے آپ ﷺ نے واضح فرما دیا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ایک نبی کے درجہ کے برابر درجہ رکھنے کے باوجود نبی نہیں کیونکہ نبوت و رسالت کا سلسلہ بھی ختم ہو چکا ہے۔

ان احادیث مبارکہ سے یہ نکتہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام مستقل نبی نہ تھے، ان کی نبوت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی اتباع میں تھی، جس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو حضور نبی اکرم ﷺ کی نبوت کی اتباع میں نبی بنانا مقصود ہوتا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بنایا جاتا نہ کہ صدیوں بعد آنے والے کسی شخص کو۔ ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ آقائے نامدار حضور رحمت عالم ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسی عظیم المرتبت ہستی منصبِ نبوت پر فائز نہیں ہو سکتی تو کوئی دوسرا کیسے ہوسکتا ہے۔

## حضور ﷺ کی رِسالتِ عامّہ سے ختمِ نبوت پر اِستدلال

۹۵۔ أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً. (۱)

(۱) ا۔ بخاري، الصحيح، كتاب التيمم، باب قول الله تعالىٰ: فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا، ۱: ۱۲۸، رقم: ۳۲۸

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو خاص اس کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔‘‘

۹۶۔ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً.(۱)

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے۔‘‘

۹۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ.(۲)

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سرخ اور سیاہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔‘‘

---

........ ۲۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۴: ۳۰۸، رقم: ۶۳۹۸

۳۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ۶: ۳۰۳، رقم: ۳۱۶۴۲

۴۔ بيهقي، السنن الكبرىٰ، ۲: ۴۳۳، رقم: ۴۰۶۲

(۱) ۱۔ بخارى، الصحيح، كتاب الصّلاة، بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ جعلت لي الأرض مسجدا وطهورا، ۱: ۱۶۸، رقم: ۴۲۷

۲۔ نسائى، السنن، كتاب الغسل والتيمم، باب التيمم بالصعيد، ۱: ۲۱۰، رقم: ۴۳۲

۳۔ دارمي، السنن، ۴: ۲۱۷، رقم: ۲۴۰

(۲) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۳۰۱، رقم: ۴۵۸۶

۲۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۸: ۲۳۹، رقم: ۷۹۳۱

۹۸۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَأُرْسِلْتُ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ عَامَّةً وَكَانَ مَنْ قَبْلِي إِنَّمَا يُرْسَلُ إِلَى قَوْمِهِ.(۱)

''حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمام لوگوں کی طرف عمومی طور پر رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور مجھ سے قبل رسول کو اس کی قوم کی طرف ہی مبعوث کیا جاتا تھا۔''

۹۹۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بُعِثْتُ إِلَى كُلِّ أَبْيَضَ وَأَسْوَدَ.(۲)

''حضرت ابو امامہ رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ہر سفید اور سیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔''

۱۰۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً أَحْمَرِهِمْ وَأَسْوَدِهِمْ.(۳)

''حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنه ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی

---

(۱) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۲۲، رقم: ۷۰۶۸
۲۔ أبوالمحاسن يوسف بن موسیٰ، معتصر المختصر، ۱: ۱۶
۳۔ منذري، الترغيب والترغيب، ۴: ۲۳۳، رقم: ۵۴۹۸
۴۔ ہندی، کنزالعمال، ۱۱: ۴۳۹، رقم: ۳۱۸۸۵

(۲) ۱۔ طبراني، المعجم الکبير، ۸: ۲۳۹، رقم: ۷۹۳۱
۲۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۸: ۲۵۹
۳۔ ہندی، کنز العمال، ۱۱: ۴۴۰

(۳) طحاوي، مشکل الآثار، ۴: ۲۱۰، رقم: ۱۴۳۶، ۱۰: ۴۶، رقم: ۳۸۴۹

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سرخ اور سیاہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔‘‘

۱۰۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بُعِثْتُ إِلَی النَّاسِ کَافَّةً الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ وَإِنَّمَا کَانَ یُبْعَثُ کُلُّ نَبِيٍّ إِلَی قَرْیَتِهِ.(۱)

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سرخ اور سیاہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں اور (مجھ سے پہلے) ہر نبی محض اپنی بستی کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا۔‘‘

۱۰۲۔ عَنْ أَبِي هُرَیْرَةَ فِي حَدِیْثِ الْإِسْرَاءِ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ تَبَارَکَ وَتَعَالَی: أَرْسَلْتُکَ إِلَی النَّاسِ کَافَّةً.(۲)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیثِ اسراء میں بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سے آپ کے رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔‘‘

۱۰۳۔ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أُرْسِلْتُ إِلَی الْأَبْیَضِ وَالْأَسْوَدِ وَالْأَحْمَرِ.(۳)

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سفید، سیاہ اور سرخ (تمام انسانوں) کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔‘‘

۱۰۴۔ عَنْ زَمْلِ بْنِ عَمْرٍو الْعُذْرِيِّ عَنْ آبَائِهِ یَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ إِنِّي رَسُوْلُ

(۱) ۱۔ طبراني، المعجم الکبیر، ۱۲: ۴۱۳، رقم: ۱۳۵۲۲
۲۔ هیثمي، مجمع الزوائد، ۸: ۲۵۹
(۲) هیثمی، مجمع الزوائد، ۱: ۷۱
(۳) ۱۔ لالکائي، إعتقاد أهل السنة، ۴: ۷۸۵، رقم: ۱۴۴۸
۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۱: ۴۳۸، رقم: ۳۲۰۶۰

اللهِ إِلَى الْأَنَامِ كَافَّةً.(۱)

”حضرت زمل بن عمر العذری اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے گروہ عرب! میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنایا گیا ہوں۔“

۱۰۵۔ عَنِ الْحَسَنِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنَا رَسُوْلُ مَنْ أَدْرَكْتُ حَيًّا وَمَنْ يُّوْلَدُ بَعْدِي.(۲)

”حضرت حسن رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں (ہر اس شخص کا) رسول ہوں جسے زندہ پاؤں گا اور جو میرے بعد پیدا ہوگا۔“

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے واضح ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ تمام کائنات کے لیے نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ کوئی زمانہ اور قیامت تک پیدا ہونے والا کوئی انسان آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کے دائرہ سے باہر نہیں۔ قیامت تک آپ ﷺ ہی کی نبوت و رسالت قائم ہے۔ آپ ﷺ کی رسالت عامہ اس امر کی متقاضی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

## تمام جہانوں کے لیے رحمت ہونے سے اِستدلال

۱۰۶۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ عزوجل بَعَثَنِي رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ.(۳)

(۱) ہندی، کنز العمال، ۱: ۱۲۷، رقم: ۳۵۸

(۲) ۱۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۱: ۱۰۱

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۱: ۴۰۴، رقم: ۳۱۸۸۵

(۳) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۶۸، رقم: ۲۲۳۶۱

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۴۳۷، رقم: ۲۳۷۵۷

''حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت اور تمام جہانوں کے لیے ہدایت بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔''

۱۰۷۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل بَعَثَنِي رَحْمَةً لِّلنَّاسِ كَافَّةً.(۱)

''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ اپنے صحابہ کرام کے پاس تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام لوگوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

۱۰۸۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةَ وَإِنَّمَا بَعَثَنِي اللهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ.(۲)

''حضرت عمرو بن ابی قرہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے سراسر رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

مذکورہ بالا احادیث حضور نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت پر بایں طور دلالت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ تمام جہانوں اور زمانوں کے لیے رحمت و ہدایت ہیں۔ آپ ﷺ کی وسعت رحمت آپ ﷺ ہمہ گیر اور عالم گیر نبوت و رسالت کی آئینہ دار ہے۔ جب کوئی ایک زمانہ اور جہاں آپ ﷺ کے دائرہ رحمت سے باہر نہیں تو آپ ﷺ کے دائرہ نبوت

--------
۳۔ طبراني، المعجم الكبير، ۷: ۲۱۲، رقم: ۷۷۰۸
۴۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۵: ۶۹
۵۔ ہندی، كنز العمال، ۱۱: ۴۴۴، رقم: ۳۲۸۹

(۱) ۱۔ طبراني، المعجم الكبير، ۲۰: ۸، رقم: ۱۲
۲۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۵: ۳۰۵
۳۔ ہندی، كنز العمال، ۱۰: ۶۳۴، رقم: ۳۰۳۳۵

(۲) طبراني، المعجم الكبير، ۶: ۲۵۹، رقم: ۶۱۵۶

و رسالت سے باہر کیسے ہوسکتا ہے۔ جہاں جہاں تک آپ کی رحمت ہے وہاں وہاں تک آپ کی نبوت و رسالت ہے۔ چونکہ آپ ﷺ قیامت تک آنے والی مخلوق خدا کے لیے رحمت ہیں اس لیے آپ ﷺ کی نبوت و رسالت بھی قیامت تک جاری ہے۔

## مہرِ نبوت سے ختم نبوت پر اِستدلال

۱۰۹۔ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ: كَانَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ …… بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ. (۱)

’’حضرت ابراہیم بن محمد جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں، فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتے…… آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔‘‘

۱۱۰۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ، قَالَ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ، وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ …… فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ فَقَالَ: …… وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ. (۲)

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، کتاب المناقب، ۵: ۵۹۹، رقم: ۳۶۳۸
۲۔ ابن ابي شيبة، المصنف، ۶: ۳۲۸، رقم: ۳۱۸۰۴
۳۔ ابن عبد البر، التمهيد، ۳: ۳۰، رقم: ۱۳۵۳

(۲) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب: ما جاء فی نبوة النبي ﷺ، ۵: ۵۹۰، رقم: ۳۶۲۰
۲۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ۶: ۳۱۷، رقم: ۳۱۷۳۳، ۳۶۵۴۱

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو طالب رؤسائے قریش کے ہمراہ شام کے سفر پر روانہ ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ راہب ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: ...... میں انہیں مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے کاندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مثل ہے۔‘‘

۱۱۱۔ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ وَلَمْ يَبْعَثِ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا وَقَدْ كَانَتْ عَلَيْهِ شَامَةُ النُّبُوَّةِ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ ﷺ فَإِنَّ شَامَةَ النُّبُوَّةِ كَانَتْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَقَدْ سُئِلَ نَبِيُّنَا ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: هٰذِهِ الشَّامَةُ الَّتِي بَيْنَ كَتِفِي شَامَةُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي لِأَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا رَسُوْلَ.(۱)

’’حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں: اور اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر یہ کہ ان کے دائیں ہاتھ پر مہر نبوت ہوتی تھی مگر ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کے کہ آپ کی مہرِ نبوت آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی۔ ہمارے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’یہ میرے کندھوں کے درمیان وہ مہر نبوت ہے جو مجھ سے پہلے انبیاء کرام (علیہم السّلام) کی ہوتی تھی کیونکہ میرے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں۔‘‘

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت درحقیقت آپ ﷺ کی ختم نبوت کی علامت تھی۔

...... ۳۔ ابن حبان، الثقات، ۱: ۴۲

۴۔ أصبھانی، دلائل النبوۃ، ۱: ۴۵

۴۔ طبری، تاریخ الأمم و الملوک، ۱: ۵۱۹

(۱) حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۲: ۶۳۱، رقم: ۴۱۰۵

# ختمِ ہجرت کی تمثیل میں ختمِ نبوت کا بیان

۱۱۲۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَمِّ أَقِمْ مَكَانَكَ الَّذِي أَنْتَ بِهِ فَإِنَّ اللهَ عزوجل يَخْتِمُ بِكَ الْهِجْرَةَ كَمَا خُتِمَ بِي النُّبُوَّةُ.(۱)

''حضرت سہل بن سعد ساعدی بیان کرتے ہیں حضرت عباس بن عبد المطلب نے حضور نبی اکرم ﷺ سے ہجرت کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے چچا! آپ جہاں ہیں وہیں رہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ آپ پر ہجرت کو ختم فرمائے گا جیسے کہ مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی۔''

۱۱۳۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ بَدْرٍ وَمَعَهُ عَمُّهُ الْعَبَّاسُ قَالَ: لَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَوْ أَذِنْتَ لِي فَخَرَجْتُ إِلَى مَكَّةَ فَهَاجَرْتُ مِنْهَا أَوْ قَالَ: فَأُهَاجِرُ مِنْهَا فَقَال رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَا عَمِّ اطْمَئِنْ فَإِنَّكَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِيْنَ فِي الْهِجْرَةِ كَمَا أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ فِي النُّبُوَّةِ.(۲)

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ بدر

---

(۱) ۱۔ أبو يعلی، المسند، ۵: ۵۵، رقم: ۲۶۲۴۶
۲۔ طبراني، المعجم الكبير، ۶: ۱۵۴، رقم: ۵۸۲۸
۳۔ روياني، المسند، ۲: ۲۱۴، رقم: ۱۰۶۱
۴۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۹: ۲۶۹
۵۔ ذهبي، سير أعلام النبلاء، ۲: ۹۹

(۲) ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۹۴۱، رقم: ۱۸۱۲
۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۴۸۳، رقم: ۷۳۴۰

سے واپس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! کاش آپ مجھے مکہ کی طرف کوچ کرنے اور وہاں سے ہجرت کرنے کی اجازت عطا فرمائیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے چچا جان مطمئن ہو جائیں، آپ ہجرت میں مہاجرین کے خاتم ہیں، جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں۔‘‘

اس حدیث مبارکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے خاتم المہاجرین ہونے کو اپنے خاتم النبیین ہونے کی مثال دے کر واضح فرما دیا کہ سلسلۂ نبوت آپ ﷺ پر ختم ہو چکا چنانچہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

## حضور نبی اکرم ﷺ آخری نبی ہیں اور مسجدِ نبوی آخری مسجد

۱۱۴۔ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ.(۱)

۱۱۵۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا خَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِي خَاتِمُ مَسَاجِدِ الْأَنْبِيَاءِ. أَحَقُّ الْمَسَاجِدِ أَنْ يُزَارَ وَتُشَدُّ إِلَيْهِ الرَّوَاحِلُ الْمَسْجِدُ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي. صَلَاةٌ فِي

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الحج، باب فضل الصّلاة بمسجدي مكة و المدينة، ۲: ۱۰۱۲، رقم: ۱۳۹۴

۲۔ نسائي، السنن، كتاب المساجد، ۲: ۳۵، رقم: ۶۹۴

۳۔ نسائي، السنن الكبرى، كتاب المساجد، فضل مسجد النبي ﷺ والصّلاة فيه ۱: ۲۵۷، رقم: ۷۷۳

۴۔ ابن حبان، الصحيح، ۴: ۵۰۰، رقم: ۱۶۲۱

مَسْجِدِي افْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.(۱)

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مساجد کی خاتم ہے۔ اور مساجد میں سے سب سے زیادہ زیارت کیے جانے کی حقدار اور اس چیز کی حقدار کہ ان کی طرف رخت سفر باندھا جائے دو مساجد ہیں مسجد حرام اور میری مسجد (مسجد نبوی) اور میری مسجد میں نماز دوسری مساجد میں پڑھی جانے والی ہزار نماز سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔‘‘

۱۱۶۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا خَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِي خَاتِمُ مَسَاجِدِ الْأَنْبِيَاءِ.(۲)

’’حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد انبیاء کرام کی مساجد کی خاتم ہے۔‘‘

مذکورہ بالا احادیث میں حضور نبی اکرم ﷺ نے صاف اور واضح الفاظ میں اعلان فرما دیا ہے کہ آپ ﷺ سلسلہ انبیاء کے خاتم اور مسجد نبوی ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام کی مساجد کی خاتم ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور مسجد نبوی کے بعد قیامت تک روئے زمین پر کسی اور نبی کی تعمیر کردہ مسجد نہیں ہو گی۔ مسجد حرام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا، مسجد اقصی کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کیا اور مسجدِ نبوی کو ہجرتِ مدینہ کے بعد سید الأنبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے تعمیر فرمایا، اس طرح یہ مسجد حضور خاتم النبیین ﷺ کے ہاتھوں تعمیر کا اعزاز پا کر انبیاء کی تعمیر کردہ مساجد کی خاتم

(۱) هيثمي، مجمع الزوائد، ۴:۴

(۲) ۱۔ ديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب، ۱:۴۵، رقم: ۱۱۲

۲۔ منذري، الترغيب والترهيب، ۲:۱۳۹، رقم: ۱۸۳۱

قرار پائی۔ اس حوالے سے متذکرہ بالا احادیث حضور نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کی واضح دلیل ہیں۔

## حضور ﷺ آخری نبی ہیں اور اُمتِ مسلمہ آخری اُمت

۱۱۷۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ.(۱)

’’حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمام انبیاء میں سے آخر میں ہوں اور تم بھی آخری اُمت ہو۔‘‘

۱۱۸۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی الله عنه يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ فَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ عزوجل وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَ صُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَ أَدُّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ طَيِّبَةً بِهَا أَنْفُسُكُمْ وَ أَطِيْعُوْا وُلَاةَ أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ.(۲)

(۱) ۱۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الفتن، ۲: ۱۳۵۹، رقم: ۴۰۷۷
۲۔ حاكم، المستدرك، ۴: ۵۸۰، رقم: ۸۶۲۰
۳۔ طبراني، المعجم الكبير، ۸: ۱۴۶، رقم: ۷۶۴۴
۴۔ روياني، المسند، ۲: ۲۹۵، رقم: ۱۲۳۹
۵۔ طبراني، مسند الشاميين، ۲: ۲۸، رقم: ۸۶۱
۶۔ ابن أبي عاصم، السنة، ۱: ۱۷۱، رقم: ۳۹۱

(۲) ۱۔ طبراني، المعجم الكبير، ۸: ۱۱۵، رقم: ۷۵۳۵
۲۔ طبراني، المعجم الكبير، ۲۲: ۳۱۶، رقم: ۷۹۷
۳۔ طبراني، مسند الشاميين، ۲: ۱۹۳، رقم: ۱۱۷۳
۴۔ شيباني، الآحاد والمثاني، ۵: ۲۵۲، رقم: ۲۷۷۹
۵۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۳: ۲۷۳
۶۔ ابن عساكر، تاريخ مدينة دمشق، ۲۴: ۶۰

’’حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو بیان کرتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی امت ہے۔ پس اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرو اور پانچ نمازیں پڑھو، اور رمضان کے روزے رکھو، اور اپنی رضامندی کے ساتھ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو، (نتیجتاً) تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہوگے۔‘‘

۱۱۹۔ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُوْلُ: صَعِدَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْمِنبَرَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أُنْذِرُكُمُ الدَّجَّالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ أُمَّتَهُ وَهُوَ كَائِنٌ فِيْكُمْ أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ.(۱)

’’شعبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے فاطمہ بنت قیس کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے، پس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں، پس مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں گزرا مگر یہ کہ اس نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا، اور اے امت محمدیہ! وہ تجھ میں پایا جائے گا۔ بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی اُمت نہیں۔‘‘

۱۲۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ (قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ): أَيُّهَا النَّاسُ، أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ قَالُوْا: يَوْمٌ حَرَامٌ. قَالَ: فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟ قَالُوْا: بَلَدٌ حَرَامٌ. قَالَ: فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟ قَالُوْا: شَهْرٌ حَرَامٌ. قَالَ: فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى حَرَّمَ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ هَذَا الْيَوْمِ وَهَذَا الشَّهْرِ وَهَذَا الْبَلَدِ أَلَا لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ لَا نَبِيَّ

(۱) ابن حبان، الصحيح، ۱۵: ۱۹۵، ۱۹۶، رقم: ۶۷۸۸

بَعْدِي وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ.(۱)

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضي اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: اے لوگو! یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: حج کا دن۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کون سا شہر ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یہ بلد حرام (مکہ مکرمہ) ہے۔ پھر حضور ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ مہینہ کون سا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: حرمت والا مہینہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتوں کو اس دن، اس ماہ اور اس شہر کی حرمت کی طرح حرام کیا ہے، آگاہ ہوجاؤ، تم میں سے جو حاضر ہے وہ غائب کو پہنچا دے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ تمہارے بعد کوئی امت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا۔‘‘

۱۲۱۔ عَنِ ابْنِ زِمْلٍ الْجُهَنِيِّ فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ فِي الرُّؤْيَا مَرْفُوْعًا فَالدُّنْيَا سَبْعَةُ آلَافِ سَنَةٍ وَ أَنَا فِي اٰخِرِهَا اَلْفًا (إِلَى قَوْلِهِ) وَأَمَّا النَّاقَةُ الَّتِي رَأَيْتَ وَرَأَيْتَنِي أَتَّقِيْهَا فَهِيَ السَّاعَةُ عَلَيْنَا تَقُوْمُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا أُمَّةَ بَعْدَ أُمَّتِي.(۲)

’’ابن زمل جہنی خوابوں کے باب میں ایک طویل مرفوع حدیث بیان کرتے

(۱) ۱۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۳: ۲۶۸
۲۔ روياني، المسند، ۲: ۴۱۲

(۲) ۱۔ طبراني، المعجم الكبير، ۸: ۳۰۳، رقم: ۸۱۴۶
۲۔ ديلمى، الفردوس بمأثور الخطاب، ۲: ۲۳۲، ۲۳۳، رقم: ۳۱۱۸
۳۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۷: ۱۸۴
۴۔ ابن كثير، تفسير القرآن العظيم، ۴: ۲۸۷

ہیں، جس میں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے اور میں آخری ہزار سال میں ہوں ...... اور رہی وہ اونٹنی جسے تو نے دیکھا اور مجھے تو نے دیکھا کہ میں اس اونٹنی سے بچ رہا ہوں، تو اس سے مراد قیامت ہے، وہ ہمیں پر قائم ہوگی، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور نہ ہی میری امت کے بعد کوئی امت ہے۔‘‘

ان تمام احادیث مبارکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ نے واضح طور پر اعلان فرما دیا کہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت آخری امت ہے، اس کے بعد کوئی امت نہیں۔ اس صراحت کے باوجود اگر کوئی نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ کافر و مرتد اور زندیق ہے۔ اس کا نہ تو نبی آخر الزماں ﷺ کے ساتھ کوئی تعلق ہے اور نہ امت مسلمہ کے ساتھ کوئی واسطہ۔ مسلمان وہی ہے جو حضور رحمتِ عالم سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کو آخری نبی اور اُمتِ مسلمہ کو آخری امت تسلیم کرتا ہے جو اس عقیدے سے سرمو انحراف کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

## حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد نبوت نہیں خلافت ہے

۱۲۲۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِيْنَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ ...... الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.(۱)

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، كتاب الأنبياء، باب ما ذكر عن بني اسرائيل، ۳: ۱۲۷۳، رقم: ۳۲۶۸

۲۔ مسلم، الصحيح، كتاب الامارة، باب وجوب الوفاء ببيعة الخلفاء الأول فالأول، ۳: ۱۴۷۱، رقم: ۱۸۴۲

۳۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الجهاد، باب الوفاء بالبيعة، ۲: ۹۵۸، رقم: ۲۸۷۱

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (پہلے زمانے میں) بنی اسرائیل کی قیادت ان کے انبیاء کیا کرتے تھے جب ایک نبی وصال فرما جاتا تو اللہ پاک دوسرا نبی مبعوث فرما دیتے (پھر میری بعثت ہوگئی) میرے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا (چونکہ میں آخری نبی ہوں لہٰذا میرے بعد) اب (میرے) خلفاء ہوں گے جو بکثرت ہوں گے۔‘‘

۱۲۳۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِيْنَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَتَكُوْنُ خُلَفَاءُ تَكْثُرُ قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ: فُوْا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ وَأَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ.(۱)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پہلے بنی اسرائیل کے انبیاء لوگوں پر حکمران ہوا کرتے تھے۔ ایک نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا۔ لیکن یاد رکھو میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ہے، ہاں

...... ۴۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۹۷، رقم: ۷۹۴۷

۵۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۰: ۴۱۸، رقم: ۴۵۵۵،

۶۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ۷: ۴۶۴، رقم: ۳۷۲۶۰

۶۔ أبويعلي، المسند، ۱۱: ۷۵، رقم: ۶۲۱۱،

۷۔ أبو عوانة، المسند، ۴: ۴۰۹، رقم: ۷۱۲۶

۸۔ بيهقي، السنن الكبرى، ۸: ۱۴۴

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، كتاب الأنبياء، باب ما ذكر عن إسرائيل، ۳: ۱۲۷۳، رقم: ۳۲۶۸

۲۔ مسلم، الصحيح، كتا ب الإمارة، باب وجوب الوفاء ببيعة الخلفاء، ۳: ۱۴۷۱، رقم: ۱۸۴۲

عنقریب خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔ لوگ عرض گزار ہوے، آپ ہمیں ان کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا، یکے بعد دیگرے ہر ایک سے بیعت کرتے رہنا اور ان کی اطاعت کا حق ادا کرتے رہنا پس اللہ تعالیٰ جو انہیں حکمران بنائے گا وہی حقوق کے بارے میں ان سے بازپرس کرے گا۔‘‘

۱۲۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا مَاتَ نَبِيٌّ قَامَ نَبِيٌّ وَ أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ. (۱)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیاء کرام بنو اسرائیل پر حکمران ہوا کرتے تھے۔ ایک نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا لیکن (یاد رکھو) میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ہے۔‘‘

۱۲۵۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: خَرَجْتُ تَاجِرًا إِلَى الشَّامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كُنْتُ بِأَدْنَى الشَّامِ لَقِيَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ رَجُلٌ تَنَبَّأَ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: هَلْ تَعْرِفُ صُوْرَتَهُ إِذَا رَأَيْتَهَا قُلْتُ: نَعَمْ فَأَدْخَلَنِي بَيْتًا فِيْهِ صُوَرٌ فَلَمْ أَرَ صُوْرَةَ النَّبِيِّ ﷺ فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ عَلَيْنَا فَقَالَ: فِيْمَ أَنْتُمْ فَأَخْبَرْنَا فَذَهَبَ بِنَا إِلَى مَنْزِلِهِ فَسَاعَةَ مَا دَخَلْتُ نَظَرْتُ إِلَى صُوْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَإِذَا رَجُلٌ آخِذٌ بِعَقِبِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْتُ مَنْ هٰذَا عَلَى عَقِبِهِ قَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلَّا كَانَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ إِلَّا هٰذَا فَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَ هٰذَا الْخَلِيْفَةُ

(۱) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۰: ۴۱۸، رقم: ۴۵۵۵
۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۴: ۱۴۲، رقم: ۶۲۴۹
۳۔ أبو عوانة، المسند، ۴: ۴۰۹، رقم: ۷۱۲۸

بَعْدَهُ وَإِذَا صِفَةُ أَبِي بَكْرٍ رضی الله عنه.(۱)

’’حضرت جبیر بن مطعم رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں، میں تجارت کی غرض سے شام کی طرف گیا۔ جب شام کے انتہائی قریب پہنچا تو اہل کتاب میں سے ایک شخص مجھے ملا اور کہا: کیا تمہارے ہاں کوئی ایسا شخص ہے جو نبوت کا دعویدار ہے، میں نے کہا: ہاں! اس نے کہا اگر تم ان کی تصویر دیکھو تو انہیں پہچان لوگے؟ میں نے کہا: ہاں! پھر اس نے مجھے ایسے کمرے میں داخل کر دیا، جس میں تصویریں تھیں، اسی دوران ان میں سے ایک آدمی اس کمرے میں داخل ہوا اور کہا: تم کس چیز میں مشغول ہو؟ ہم نے اسے بتایا، پس وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا۔ جونہی میں اس کے گھر میں داخل ہوا میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر دیکھی، جس میں ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایڑھی کو تھامے ہوئے ہے۔ میں نے کہا یہ شخص کون ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایڑھی کو تھامے ہوئے ہے؟ اس نے کہا: اس سے پہلے کوئی نبی نہیں گزرا مگر یہ کہ اس کے بعد کوئی اور نبی آ جاتا سوائے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلیفہ ہیں اور اس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه کا حلیہ بیان کیا۔‘‘

۱۲۶۔ قَالَ حُذَيْفَةُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ فَتَكُوْنُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُوْنُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُوْنُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا

(۱) طبرانی، المعجم الکبیر، ۲: ۱۲۵، رقم: ۱۵۳۷

إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ.[1]

''حضرت حذیفہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نبوت تم میں اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ وہ تم میں رہے پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ اسے اٹھا لے گا، پھر نبوت کے منہاج پر خلافت ہوگی، اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر جب چاہے گا اسے اٹھا لے گا۔ پھر ظالم ملوکیت ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھا لے گا۔ پھر جبری ملوکیت ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ اسے اٹھا لے گا۔ پھر خلافت علی منہاج النبوۃ ہوگی، پھر آپ ﷺ خاموش ہوگئے۔''

۱۲۷۔ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ: لَقِيتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْفَعْنِي إِلَى رَجُلٍ حَسَنِ التَّعْلِيْمِ فَدَفَعَنِي إِلٰى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ ثُمَّ قَالَ قَدْ دَفَعْتُكَ إِلٰى رَجُلٍ يُحْسِنُ تَعْلِيْمَكَ وَأَدَبَكَ فَأَتَيْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُوَ وَبَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يَتَحَدَّثَانِ فَلَمَّا رَأَيَانِي سَكَتَا فَقُلْتَ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ وَاللهِ مَا هٰكَذَا حَدَّثَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّكَ جِئْتَ وَ نَحْنُ نَتَحَدَّثُ حَدِيْثًا سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاجْلِسْ حَتّٰى نُحَدِّثَكَ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

(۱) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۴: ۲۷۳
۲۔ بزار، المسند، ۷: ۲۲۳
۳۔ طیالسي، المسند، ۱: ۵۸، رقم: ۴۳۸
۴۔ ہیثمي، مجمع الزوائد، ۵: ۱۸۸
۵۔ ابن کثیر، البدایة والنہایة، ۶: ۲۳۸
۶۔ سیوطي، الخصائص الکبری، ۲: ۱۹۷

اللهِ ﷺ إِنَّ فِيكُمُ النُّبُوَّةَ ثُمّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ يَكُونُ مُلْكًا وَجَبرِيَّةً.(۱)

’’حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ سے ملا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسے شخص کے سپرد کیجئے جو اچھی تعلیم والا ہو، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے حوالے کیا، پھر فرمایا: میں نے تمہیں ایسے شخص کے حوالے کیا ہے جو تیری تعلیم و ادب کو سنوار دے گا، پس میں ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس آیا، جبکہ وہ اور بشیر بن سعد جو کہ نعمان بن بشیر کے والد تھے آپس میں باتیں کر رہے تھے، جب ان دونوں نے مجھے دیکھا تو وہ خاموش ہو گئے۔ پس میں نے کہا: اے ابو عبیدہ! اللہ کی قسم! حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس طرح نہیں بتایا۔ انہوں نے کہا: جب تو آیا تو ہم وہ بات کر رہے تھے جو ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی، پس تو بھی بیٹھ کہ ہم تمہیں بھی وہ بات سنائیں۔ چنانچہ انہوں نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک نبوت تم میں ہے (یعنی میں تم میں موجود ہوں) پھر (میرے بعد) علی منہاج النبوۃ خلافت ہوگی، پھر (خلافت کے بعد) ملوکیت اور جبریت ہوگی۔‘‘

۱۲۸۔ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ يُؤْتِي اللهُ الْمُلْكَ أَوْ مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ.(۲)

’’حضرت سفینہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم نے فرمایا: نبوت کی خلافت تیس سال ہے اس کے بعد اللہ جس کو چاہے گا سلطنت یا اپنی سلطنت عطا

(۱) ۱۔ طبراني، المعجم الكبير، ۱: ۱۵۷، رقم: ۳۶۸
۲۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۵: ۱۸۹
(۲) أبو داود، السنن، كتاب السنة، باب في الخلفاء، ۴: ۲۱۱، رقم: ۴۶۴۶

فرمائے گا۔‘‘

۱۲۹۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُوْلُ: يَاأَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا تَسْأَلُوْنِي فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسَالُهُ عَنِ الشَّرِّ أَنَّ اللهَ بَعَثَ نَبِيَّهُ ﷺ فَدَعَا النَّاسَ مِنَ الْكُفْرِ إِلَى الإِيْمَانِ وَمِنَ الضَّلَالَةِ إِلَى الْهُدَى فَاسْتَجَابَ مَنِ اسْتَجَابَ فَحَيَّ مِنَ الْحَقِّ مَا كَانَ مَيِّتاً وَمَاتَ مِنَ الْبَاطِلِ مَا كَانَ حَيًّا ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ فَكَانَتِ الْخِلَافَةُ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ. (۱)

’’حضرت ابو طفیل بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت حذیفہ بن یمان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! کیا تم مجھ سے نہیں پوچھوگے، پس بے شک لوگ حضور نبی اکرم ﷺ سے خیر کے بارے سوال کرتے تھے اور میں آپ ﷺ سے شر کے بارے میں سوال کرتا تھا۔ بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضور ﷺ کو مبعوث فرمایا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو کفر سے ایمان کی طرف اور گمراہی سے ہدایت کی طرف بلایا، پس جس نے دعوت قبول کی سو اس نے کی، اور حق سے مردہ شخص زندہ اور باطل سے زندہ شخص مردہ ہوگیا، پھر نبوت جاتی رہی اور خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔‘‘

۱۳۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا لَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ: لِي النُّبُوَّةُ وَلَكُمُ الْخِلَافَةُ بِكُمْ يُفْتَحُ هَذَا الْأَمْرُ وَبِكُمْ يُخْتَمُ. (۲)

(۱) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۴۰۴، رقم: ۲۳۴۷۹

۲۔ أبو نعيم، حلية الأولياء، ۱: ۲۷۵

(۲) خطيب بغدادي، تاريخ بغداد، ۳: ۳۴۹

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضي اللہ عنھما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس دین کے معاملہ میں ہمارے لیے کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے لیے نبوت ہے اور تمہارے لیے خلافت۔ تم سے (یعنی امتِ محمدیہ) سے اس دین کے معاملہ کا آغاز ہوگا اور تم پر ہی ختم ہوگا۔‘‘

اس حدیث پاک سے واضح ہوگیا کہ پہلے زمانے میں لوگوں کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا قائم کردہ اجراء نبوت کا نظام جو بنی اسرائیل میں جاری ہوا تھا وہ نبی آخرالزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچ گیا اور اس کی جگہ اب اُمتِ مسلمہ میں لوگوں کی رہنمائی کے لیے قیامت تک خلافت و نیابتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نظام روبہ عمل ہے جس کے تحت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے خلفاء و پیروکار اور علماء خلافت و نیابت کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں گے جبکہ حقیقی قیادت و سیادت جو کہ خلافتِ الٰہیہ ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہمیشہ خود کو ’’خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم‘‘ کہتے اور دیگر تمام صحابہ اور عامۃ الناس بھی آپ کو اسی لقب سے یاد کرتے تھے۔ جب تختِ خلافت پر متمکن ہوئے تو لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو ’’خلیفۃ اللہ‘‘ پکارا جس کے جواب میں آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

لَسْتُ خَلِيْفَةَ اللهِ وَلٰكِنِّي خَلِيْفَةُ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.(۱)

’’میں خدا کا خلیفہ نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ ہوں۔‘‘

علامہ ابن خلدون اسی تصور کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَأَنَّهُ نِيَابَةٌ عَنْ صَاحِبِ الشَّرِيْعَةِ فِي حِفْظِ الدِّيْنِ وَسِيَاسَةِ الدُّنْيَا بِهِ تُسَمّٰى خِلَافَةً وَ اِمَامَةً.(۲)

(۱) ابن خلدون، مقدمہ: ۱۸۹

(۲) ابن خلدون، مقدمہ: ۱۸۹

’’منصب خلافت وامامت دینی اور دنیوی امور کی حفاظت میں صاحبِ شریعت یعنی نبی کی نیابت کو کہتے ہیں۔‘‘

اب قیامت تک اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے دین مکمل کر دیا اور اجرائے نبوت کا نظام ختم کر کے اس کی جگہ نبوت محمدی ﷺ کی خلافت و نیابت کا نظام جاری فرما دیا ہے۔ لہٰذا اب کسی نئے نبی کی بعثت کی ضرورت نہیں رہی۔

## شبِ معراج جبریلِ امین علیہ السلام کا ملائکہ میں اعلانِ ختمِ نبوت

۱۳۱۔ من حَدِيثٍ طَوِيلٍ فِي الْإِسْرَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: حَتَّى أَتَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَنَزَلَ فَرَبَطَ فَرَسَهُ إِلَى صَخْرَةٍ فَصَلَّى مَعَ الْمَلَائِكَةِ فَلَمَّا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ قَالُوْا: يَا جِبْرِيْلُ! مَنْ هَذَا مَعَکَ؟ قَالَ: هَذَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ (إلى أن قال:) فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: قَدْ اِتَّخَذْتُکَ حَبِيبًا وَمَکْتُوبٌ فِی التَّوْرَاةِ مُحَمَّدٌ حَبِيبُ الرَّحْمٰنِ وَأَرْسَلْنَاکَ لِلنَّاسِ کَافَّةً وَجَعَلْتُ أُمَّتَکَ هُمُ الْأَوَّلُوْنَ وَهُمُ الْأٰخِرُوْنَ وَجَعَلْتُ أُمَّتَکَ لَا تَجُوْزُ لَهُمْ خُطْبَةٌ حَتَّی يَشْهَدُوْا إِنَّکَ عَبْدِي وَرَسُوْلِي وَجَعَلْتُکَ أَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ خَلْقًا وَاٰخِرَهُمْ بَعْثًا وَأَعْطَيْتُکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَلَمْ أُعْطِهَا نَبِيًّا قَبْلَکَ وَأَعْطَيْتُکَ خَوَاتِيمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ کَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ أُعْطِهَا قَبْلَکَ وَجَعَلْتُکَ فَاتِحًا وَخَاتِمًا.(۱)

’’اِسراء کے باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں سے ہے..... یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ بیت المقدس تشریف لائے۔

(۱) هيثمي، مجمع الزوائد، ۱: ۶۸-۷۲

آپ ﷺ نیچے اترے اور اپنے گھوڑے کو ایک چٹان کے ساتھ باندھ دیا، پھر ملائکہ کے ساتھ نماز ادا فرمائی، جب نماز ادا کر لی گئی تو ملائکہ نے سوال کیا، اے جبریل! آپ کے ساتھ یہ کون ہیں؟ تو جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: یہ اللہ کے رسول، نبیوں کے خاتم حضرت محمد ﷺ ہیں۔ (اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ کی جانب سے مجھے ارشاد ہوا کہ میں نے تمہیں اپنا محبوب بنایا ہے اور توریت میں بھی لکھا ہوا ہے کہ محمد اللہ کے محبوب ہیں۔ اور ہم نے تمہیں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے اور آپ کی امت کو اولین و آخرین بنایا، اور میں نے آپ کی امت کو اس طرح رکھا کہ ان کے لیے کوئی خطبہ جائز نہیں جب تک کہ وہ خالص دل سے گواہی نہ دیں کہ آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں، اور میں نے آپ کو باعتبار اصلِ خلقت کے سب سے اول اور باعتبار بعثت کے سب سے آخر بنایا ہے اور آپ کو سبع مثانی (سورہ فاتحہ) دی ہے جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی، اور آپ کو آخر سورۂ بقرہ کی آیتیں دی ہیں اس خزانہ سے جو عرش سے نیچے ہے اور آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیں، اور آپ کو فاتح اور خاتم بنایا۔‘‘

## خاتم النبیین کے الفاظ پر مشتمل درود پاک کی تعلیم

۱۳۲۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَحْسِنُوْا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِكَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ. قَالَ: فَقَالُوْا لَهُ: فَعَلِّمْنَا قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، مُحَمَّدٍ، عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَإِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ

وَالْآخِرُوْنَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. (۱)

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے فرمایا: جب تم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں درود بھیجو تو بڑے احسن انداز میں آپ ﷺ پر درود بھیجو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ یہ درود آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا جاتا ہے تو لوگوں نے عرض کیا: آپ ہمیں سکھائیں کہ ہم حضور ﷺ پر درود کیسے بھیجیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ تم یوں کہا کرو: ’’اے میرے اللہ! تو اپنا درود و رحمت اور برکتیں تمام رسولوں کے سردار، اہلِ تقویٰ کے امام اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی ﷺ اپنے بندے اور رسول کے لیے خاص فرما جو کہ بھلائی اور خیر کے امام اور قائد ہیں اور رسول رحمت ہیں۔ اے میرے اللہ! آپ ﷺ کو اس مقام محمود پر پہنچا جس پر اولین اور آخرین کے لوگ رشک کرتے ہیں۔ اے میرے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر درود بھیج جس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود بھیجا بے شک تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔ اے میرے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل کو برکت عطاء فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کو برکت عطاء فرمائی بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔‘‘

(۱) ۱۔ ابن ماجه، السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب الصلاة على النبي ﷺ، ۱: ۲۹۳، رقم: ۹۰۶

۲۔ عبد الرزاق، المصنف، ۲: ۲۱۳، رقم: ۳۱۰۹

۱۳۳۔ عَنْ سَلَامَةَ بْنِ الْکِنْدِيِّ قَالَ: کَانَ عَلِيٌّ رضی الله عنه يُعَلِّمُ النَّاسَ الصَّلَاةَ عَلَی نَبِيِّ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، دَاحِيَ الْمَدْحُوَّاتِ، وَبَارِئَ الْمَسْمُوْکَاتِ، وَجَبَّارَ الْقُلُوْبِ عَلَی فِطْرَاتِهَا شَقِيِّهَا وَسَعِيْدِهَا، اجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِکَ وَنَوَامِيَ بَرَکَاتِکَ، وَرَافِعَ تَحِيَّتِکَ عَلَی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ الْخَاتِمِ لِمَا سُبِقَ، وَالْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ.(۱)

’’حضرت سلامہ بن کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا طریقہ یوں سکھاتے تھے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: اے اللہ! اے زمینوں کو پھیلانے والے! اے ساتوں آسمانوں کو پیدا فرمانے والے! اور اے خوش بخت اور بدبخت فطرت کے حامل دلوں کے جوڑنے والے! تو اپنی عظیم رحمتوں اور بڑھنے والی برکات اور اپنے بلند پایہ تحیات کو اپنے (کامل) بندے اور رسول پر بصورتِ درود بھیج جو سابقہ شریعتوں کے خاتم اور (حکمت و اسرار کے) بند خزانوں کے کھولنے والے۔‘‘

مذکورہ بالا روایات سے معلوم ہوا کہ عقیدۂ ختم نبوت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اتنا عام تھا کہ وہ ہمہ وقت لوگوں کو اس کی تلقین کرتے اور درود وسلام میں اسے بطور وظیفہ اختیار کرنے کی تاکید فرماتے تھے۔

......۳۔ أبو يعلی، المسند، ۹: ۱۷۵، رقم: ۵۲۶۷
۴۔ شاشي، المسند، ۲: ۸۹، رقم: ۶۱۱
۵۔ بيهقي، شعب الإيمان، ۲: ۲۰۸، رقم: ۱۵۵۰

(۱) ۱۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۹: ۴۳، رقم: ۹۰۸۹
۲۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ۶: ۶۲، رقم: ۲۹۵۲۰
۳۔ قاضي عياض، الشفاء، ۱: ۵۶۱، رقم: ۲۳۹۲
۴۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۱۰: ۱۶۳

# اُمتِ محمدی ﷺ درجہ میں اَوّل اور وجود میں آخر

۱۳۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ.(۱)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم آخری ہیں اور قیامت کے روز سب سے پہلے ہوں گے۔ بات صرف اتنی ہے کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی۔‘‘

۱۳۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي حَدِيْثٍ طَوِيلٍ وَمِنْهُ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ.(۲)

---

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، كتاب الوضوء، باب البول في الماء الدائم، ۱: ۹۴، رقم: ۲۳۶

۲۔ بخاري، الصحيح، كتاب الجمعة، باب فرض الجمعة، ۱: ۲۹۹، رقم: ۸۳۶

۳۔ بخاري، الصحيح، كتاب الجمعة، باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان، ۱: ۳۰۵، رقم: ۸۵۶

۴۔ مسلم، الصحيح، كتاب الجمعة، باب هداية هذه الأمة ليوم الجمعة ۲: ۵۸۶، رقم: ۸۵۵

۵۔ نسائي، السنن، كتاب الجمعة، باب إيجاب الجمعة، ۳: ۸۵، رقم: ۱۳۶۷

۶۔ بيهقي، السنن الصغري، ۱: ۳۶۷، رقم: ۲۶۷

۷۔ شافعي، المسند، ۱: ۶۱

(۲) ۱۔ مسلم الصحيح، كتاب الجمعة، باب إيجاب الجمعة، ۲: ۵۸۶، رقم: ۸۵۶

۲۔ ابن ماجه، السنن، كتاب إقامة الصلاة، باب في فرض الجمعة، ۱: ۳۴۴، رقم: ۱۰۸۳

۳۔ أبو عوانة، المسند، ۱: ۱۵۰

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم دنیا والوں کے اعتبار سے آخر ہیں اور قیامت کے دن سب سے اول ہوں گے جن کا فیصلہ قیامت کے دن سب سے پہلے ہوگا۔‘‘

۱۳۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: نَحْنُ آخِرُ الْأُمَمِ وَأَوَّلُ مَنْ يُّحَاسَبُ يُقَالُ: أَيْنَ الْأُمَّةُ الْأُمِّيَّةُ وَنَبِيُّهَا فَنَحْنُ الْآخِرُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ.(۱)

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم سب اُمتوں کے آخر پر ہیں اور سب سے پہلے حساب اس امت کا کیا جائے جائے گا۔ کہا جائے گا: امی امت اور اس کے نبی کہاں ہیں؟ سو ہم اول بھی ہیں اور آخر بھی۔‘‘

۱۳۷۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: نَحْنُ الْآخِرُوْنَ وَالْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(۲)

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم زمانہ کے اعتبار سے آخری اور روز قیامت (حساب کے اعتبار سے)

.......۴۔ بيهقي، شعب الإيمان، ۳: ۸۹، رقم: ۲۹۶۷
۵۔ منذري، الترغيب والترهيب، ۱: ۲۸۲، رقم: ۱۰۴۴
۶۔ ابن كثير، تفسير القرآن العظيم، ۲: ۵۹۲

(۱) ۱۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الزهد، باب صفة أمة محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۲: ۱۴۳۴، رقم: ۴۲۹۰
۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۲۸۱، رقم: ۲۵۴۶
۳۔ ديلمي، الفردوس بما ثور الخطاب، ۴: ۲۸۲، رقم: ۶۸۳۳
۴۔ عسقلاني، فتح الباري، ۱۱: ۴۵۲

(۲) ابن حبان، الصّحيح، ۸: ۱۱، رقم: ۳۲۱۶

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

پہلے ہوں گے۔‘‘

۱۳۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مُوْسٰى عليه السلام لَمَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِ التَّوْرَاةُ وَ قَرَأَهَا فَوَجَدَ فِيْهَا ذِكْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ فَقَالَ: يَا رَبِّ، إِنِّي أَجِدُ فِي الْأَلْوَاحِ أُمَّةً هُمُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ فَاجْعَلْهُمْ أُمَّتِي.(۱)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک موسیٰ علیہ السلام پر جب تورات نازل ہوئی اور آپ علیہ السلام نے اسے پڑھا اور اس میں اس امت کا ذکر پایا، پھر عرض کیا: اے میرے رب! بے شک میں ان تختیوں میں اس امت کا تذکرہ پا رہا ہوں جس کے لوگ زمانہ کے اعتبار سے آخری اور مقام و مرتبہ میں سبقت لے جانے والے ہوں گے، پس تو انہیں میری اُمت بنا۔‘‘

۱۳۹۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ: قَالَ فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بَلْ يَا يَهُوْدِيُّ، أَنْتُمُ الْأَوَّلُوْنَ وَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(۲)

’’حضرت عبد اللہ بن مالک، حضرت مکحول سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلکہ اے یہودی! تم زمانہ کے اعتبار سے پہلے ہو اور ہم آخری لیکن روزِ قیامت سبقت لے جانے والے ہم ہیں۔‘‘

احادیثِ مذکورہ میں اُمتِ محمدیہ کے لیے ’السابقون‘ اور ’الأولون‘ کے الفاظ بیان ہوئے ہیں۔ امام ابن حجر عسقلانی ان الفاظ کی شرح میں لکھتے ہیں:

---

(۱) ۱۔ ابن عساكر، تاريخ دمشق، ۶۱: ۱۱۹
۲۔ سيوطي، الدر المنثور، ۳: ۵۵۶

(۲) ابن أبي شيبه، المصنف، ۶: ۳۲۷، رقم: ۳۱۸۰۳

أَيِ الآخِرُوْنَ زَمَانًا الْأَوَّلُوْنَ مَنْزِلَةً وَالْمُرَادُ أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ وَ إِنْ تَأَخَّرَ وُجُوْدُهَا فِي الْأُمَمِ الْمَاضِيَّةِ فَهِيَ سَابِقَةٌ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ.(۱)

’’یعنی زمانے کے اعتبار سے آخری، درجہ کے اعتبار سے اول اور اس سے مراد یہ ہے کہ امت محمدی کا وجود اگرچہ سب امتوں کے آخر پر ہے مگر یہ ان سے آخرت میں درجہ میں سبقت لے جانے والی ہے۔‘‘

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اُمت محمدیہ باعتبار وجود سب امتوں کے آخر پر ہے لیکن روز قیامت درجہ و فضیلت کے اعتبار سے سب امتوں پر سبقت لے جائے گی۔ معلوم ہوا کہ حضور نبی اکرم ﷺ سب سے آخری امت کے نبی ہیں۔

## اُمتِ محمدی ﷺ ہی خیر الأمم اور آخر الأمم ہے

۱۴۰۔ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾(۲) قَالَ: إِنَّكُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ أُمَّةً، أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللهِ.(۳)

---

(۱) عسقلاني، فتح الباري، ۲: ۳۵۴

(۲) آل عمران، ۳: ۱۱۰

(۳) ۱۔ ترمذی، السنن، أبواب التفسير، باب ومن سورة آلِ عمران، ۵: ۲۲۶، رقم: ۳۰۰۱

۲۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الزهد، باب صفة أمة محمد ﷺ، ۲: ۱۴۳۳، رقم: ۴۲۸۷، ۴۲۸۸

۳۔ أحمد بن حنبل في المسند، ۳: ۶۱، رقم: ۱۱۶۰۴

۴۔ حاکم، المستدرك، ۴: ۹۴، رقم: ۶۹۸۷

۵۔ بيهقي، السنن الكبرى، ۹: ۵

۶۔ طبراني، المعجم الكبير، ۱۹: ۴۱۹، رقم: ۱۰۱۲، ۱۰۲۳

’’حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمانِ الٰہی - ﴿تم بہترین اُمّت ہو جو سب لوگوں (کی رہنمائی) کے لیے ظاہر کی گئی ہے﴾ - کے بارے میں فرمایا: تم ستر امتوں کو مکمل کرنے والے ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سب سے بہتر اور معزز ہو۔‘‘

۱۴۱۔ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: نُكَمِّلُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، سَبْعِينَ أُمَّةً. نَحْنُ آخِرُهَا، وَخَيْرُهَا.(۱)

’’حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم قیامت کے دن ستر امتوں کی تکمیل کریں گے اور ہم ان سب سے آخری اور سب سے بہتر ہیں۔‘‘

۱۴۲۔ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّكُمْ وَفَّيْتُمْ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَ أَكْرَمُهَا عَلَى اللهِ.(۲)

’’حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی

.......۷۔ عبد بن حميد، المسند، ۱: ۱۵۶، رقم: ۴۱۱

۸۔ روياني، المسند، ۲: ۱۱۵، رقم: ۹۲۴

۹۔ ابن المبارك، الزهد، ۱: ۱۱۴، رقم: ۳۸۲

(۱) ابن ماجه، السنن، كتاب الزهد، باب صفة أمة محمد ﷺ، ۲: ۱۴۳۳، رقم: ۴۲۸۷

(۲) ۱۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الزهد، باب صفة أمة محمد ﷺ، ۲: ۱۴۳۳، رقم: ۴۲۸۸

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۵، رقم: ۲۰۰۶۱

۳۔ دارمي، السنن، ۲: ۴۰۴، رقم: ۲۷۶۰

۴۔ بيهقي، السنن الكبرىٰ، ۹: ۵

اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ستر اُمتوں کو پورا کر چکے ہو، تم اللہ کے نزدیک ان سب سے بہتر اور معزز ہو۔‘‘

۱۴۳۔ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَنْتُمْ تُوْفُوْنَ سَبْعِيْنَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.(۱)

’’حکیم بن معاویہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ستر امتوں کو پورا کرنے والے ہو، اور تم اللہ تعالیٰ کے ہاں ان سب سے بہترین اور معزز ہو۔‘‘

۱۴۴۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مِثْلَهُ وَ فِيْهِ إِنَّكُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ أُمَّةً.(۲)

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی حدیث مروی ہے، اس میں: تم ستر امتوں کو مکمل کرو گے کے الفاظ ہیں۔‘‘

۱۴۵۔ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَنْتُمْ تُكْمِلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، سَبْعِيْنَ أُمَّةً. نَحْنُ خَيْرُهَا وَآخِرُهَا.(۳)

’’بہز بن حکیم اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

(۱) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۴: ۴۴۷، رقم: ۲۰۰۲۹
۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳، رقم: ۲۰۰۳۷
۳۔ حاکم، المستدرك، ۴: ۹۴، رقم: ۶۹۸۸
۴۔ طبراني، المعجم الكبير، ۱۹: ۴۱۹، رقم: ۱۰۱۲
۵۔ طبراني، المعجم الكبير، ۱۹: ۴۲۲، رقم: ۱۰۲۳
۶۔ عبد بن حميد، المسند، ۱: ۱۵۵، رقم: ۴۰۹
۷۔ نسائي، السنن الكبرى، ۶: ۴۳۹، رقم: ۱۱۴۳۱
(۲) أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۶۱، رقم: ۱۱۶۰۴
(۳) طبراني، المعجم الأوسط، ۲: ۱۱۱، رقم: ۱۴۱۵

فرمایا: تم روزِ قیامت ستر اُمتوں کی تکمیل کرو گے۔ ہم ان سب سے بہتر اور آخری ہیں۔‘‘

۱۴۶۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما مِثْلَهُ.(۱)

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی مضمون کی حدیث مروی ہے۔‘‘

۱۴۷۔ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ.(۲)

’’حضرت قتادہ سے اسی مضمون کی حدیث مروی ہے۔‘‘

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ میں اُمتِ محمدیہ کا ’آخر الأمم‘ اور ’خیر الأمم‘ ہونا صراحتاً بیان ہوا ہے۔ قیامت تک یہی اُمت رہے گی اور اس میں نبوت و رسالت بلا شرکتِ غیرے صرف سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ ہی کی جاری رہے گی۔ نبی اور رسول کے لیے نئی اُمت کا ہونا لازم ہے، جب کوئی اُمت ہی نہیں ہوگی تو نیا نبی کس کے لیے آئے گا؟ یہ اُمت تا قیامت دامنِ مصطفیٰ ﷺ سے وابستہ و پیوستہ رہے گی کیونکہ اُن کے ایمان کا مرکز و محور آپ ﷺ ہی کی ذات ہے۔

## دنیا و آخرت میں اُمتِ محمدی ﷺ کا شرف و اِمتیاز

۱۴۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَأَجِدُ النَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ، وَالنَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ، وَالنَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ، وَالنَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ، وَالنَّبِيَّ يَمُرُّ وَحْدَهُ، فَنَظَرْتُ

www.MinhajBooks.com

(۱) طرسوسي، مسند عبد الله بن عمر، ۱: ۲۷، رقم ۲۴

(۲) ۱۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۳: ۳۸۹

۲۔ سیوطي، الدر المنثور، ۲: ۲۹۴

۳۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۳۱۴، رقم: ۳۴۵۱۸

فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، هٰؤُلَاءِ أُمَّتِي؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قَالَ: هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ، وَهٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: كَانُوْا لَا يَكْتَوُوْنَ، وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ. فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ. ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.(۱)

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر (تمام) امتیں پیش کی گئیں پس ایک نبی گزرنے لگا اور اس کے ساتھ اس کی امت تھی ایک نبی ایسا بھی گزرا کہ اس کے ساتھ چند افراد

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، كتاب الرقاق، باب يدخل الجنّة سبعون ألفا بغير حساب، ۵: ۲۳۹۶، رقم: ۶۱۷۵

۲۔ بخاري، الصحيح، كتاب الطب، باب مَنِ اكْتَوَى أو كَوَى غيرَهُ، وفضل من لم يَكْتَوِ، ۵: ۲۱۵۷، رقم: ۵۳۷۸

۳۔ بخاري، الصحيح، كتاب الطب، باب من لَمْ يَرْقِ، ۵: ۲۱۷۰، رقم: ۵۴۲۰

۴۔ بخاري، الصحيح، كتاب الأنبياء، باب وفاة موسى وذكرِهِ بعدُ، ۳: ۱۲۵۱، رقم: ۳۲۲۹

۵۔ مسلم، الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ۱: ۱۹۷۔ ۱۹۹، رقم: ۲۱۶۔ ۲۲۰

۶۔ ترمذي، الجامع الصحيح، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب: (۱۶)، ۴: ۶۳۱، رقم: ۲۴۴۶

۷۔ نسائي، السنن الكبرى، ۴: ۳۷۸، رقم: ۷۶۰۴

تھے، ایک نبی کے ساتھ دس آدمی، ایک نبی کے ساتھ پانچ آدمی، ایک نبی صرف تنہا، میں نے نظر دوڑائی تو ایک بڑی جماعت نظر آئی میں نے پوچھا: اے جبرئیل! کیا یہ میری امت ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ آپ افق کی جانب توجہ فرمائیں، میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی بڑی جماعت تھی۔ انہوں نے کہا: یہ آپ کی امت ہے اور یہ جو ستر ہزار ان کے آگے ہیں ان کے لیے نہ حساب ہے نہ عذاب، میں نے پوچھا: کس وجہ سے؟ انہوں نے کہا: یہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے، غیر شرعی جھاڑ پھونک نہیں کرتے تھے، شگون نہیں لیتے تھے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے تھے۔ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! اسے بھی ان لوگوں میں شامل فرما۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرمالے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گیا۔‘‘

۱۴۹۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَذٰلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.(۱)

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، كتاب الرقاق، باب كيف الحشر، ۵: ۲۳۹۲، رقم: ۶۱۶۳

۲۔ بخاري، الصحيح، كتاب الأيمان والنذور، باب كيف كانت يمين النبي ﷺ، ۶: ۲۴۴۸، رقم: ۶۲۶۶

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ہم ایک قبہ (مکان) میں تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ اہلِ جنت کا تہائی حصہ تم (میں سے) ہو؟ ہم نے عرض کیا: ہاں۔ فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے! مجھے امید ہے کہ تم (تعداد میں) اہلِ جنت میں سے نصف ہوگے اور وہ یوں کہ جنت میں مسلمان کے سوا کوئی داخل نہیں ہوگا اور مشرکوں کے مقابلے میں تم یوں ہو جیسے کالے بیل کی جلد پر ایک سفید بال یا سرخ بیل کی جلد پر ایک کالا بال۔‘‘

۱۵۰۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ رضی الله عنهما عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ، ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَأَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ.(۱)

---

......۳۔ مسلم، الصحيح، كتاب الإيمان، باب كون هذه الأمة نصف أهل الجنة، ۱: ۲۰۰، رقم: ۲۲۱

۴۔ ترمذي، السنن، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء في صف أهل الجنة، ۴: ۶۸۴، رقم: ۲۵۴۷

۵۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الزهد، باب صفة أمة محمد ﷺ، ۲: ۱۴۳۲، رقم: ۴۲۸۳

۶۔ نسائي، السنن الكبرى، ۶: ۴۰۹، رقم: ۱۱۳۳۹

۷۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۳۸۶، رقم: ۳۶۶۱

(۱) ۱۔ ترمذي، السنن، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء في كم صَفّ أهل الجنّة، ۴: ۶۸۳، رقم: ۲۵۴۶

۲۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الزهد، باب صفة أمة محمد ﷺ، ۲: ۱۴۳۴، رقم: ۴۲۸۹

۳۔ أحمد بن حنبل في المسند، ۵: ۳۴۷

۴۔ حاكم، المستدرك، ۱: ۱۵۵، رقم: ۲۷۳

’’حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اَسی (۸۰) صفیں میری اُمت کی ہوں گی اور باقی تمام امتوں کی صرف چالیس (۴۰) صفیں ہوں گی۔‘‘

۱۵۱۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلْجَنَّةُ حُرِّمَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ حَتَّى أَدْخُلَهَا، وَحُرِّمَتْ عَلَى الْأُمَمِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أُمَّتِي.(۱)

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت تمام انبیاء علیہم السلام پر اس وقت تک حرام کر دی گئی ہے جب تک کہ میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں اور تمام اُمتوں پر اس وقت تک حرام ہے کہ جب تک میری اُمت اس میں داخل نہ ہو جائے۔‘‘

۱۵۲۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ

---

۵۔ دارمي، السنن، ۲: ۴۳۴، رقم: ۲۸۳۵

۶۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۶: ۴۹۸، رقم: ۷۴۵۹

۷۔ بزار، المسند، ۵: ۳۶۸، رقم: ۱۹۹۹

۸۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ۶: ۳۱۵، رقم: ۳۱۷۱۳

۹۔ طبراني، المعجم الصغير، ۱: ۶۷، رقم: ۸۲

۱۰۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۲: ۷۷، رقم: ۱۳۱۰

۱۱۔ طبراني، المعجم الكبير، ۱۰: ۱۸۴، رقم: ۱۰۳۹۸

۱۲۔ أبويعلى، المعجم، ۱: ۱۸۳، رقم: ۲۱۱

(۱) ۱۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۱: ۲۸۹، رقم: ۹۴۲

۲۔ ہندی، كنز العمال، ۱۱: ۴۱۶، رقم: ۳۱۹۵۳

۳۔ ہيثمي، مجمع الزوائد، ۱۰: ۶۹

لَهُ بِالسُّجُوْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، فَأَنْظُرَ إِلَى بَيْنَ يَدَيَّ، فَأَعْرِفُ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ، وَمِنْ خَلْفِي مِثْلُ ذٰلِكَ، وَعَنْ يَمِيْنِي مِثْلُ ذٰلِكَ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيْمَا بَيْنَ نُوْحٍ إِلَى أُمَّتِكَ؟ قَالَ: هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوْءِ، لَيْسَ أَحَدٌ كَذٰلِكَ غَيْرُهُمْ، وَأَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ، وَأَعْرِفُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ. (۱)

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ہی وہ سب سے پہلا شخص ہوں گا جسے قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کو) سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی اور میں ہی ہوں گا جسے سب سے پہلے سر اٹھانے کی اجازت ہو گی۔ سو میں اپنے سامنے دیکھوں گا اور اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان بھی پہچان لوں گا۔ اسی طرح اپنے پیچھے اور اپنی داہنی طرف بھی انہیں دیکھ کر پہچان لوں گا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان کیسے پہچانیں گے جبکہ اس وقت حضرت نوح علیہ السلام کی امت سے لے کر آپ کی امت تک کے لوگ ہوں گے؟...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کے اعضاء وضو کے اثر سے چمک رہے

(۱) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۱۹۹، رقم: ۲۱۷۸۵

۲۔ ابن حبان، الصحيح، ۳: ۳۲۴، رقم: ۱۰۴۹

۳۔ حاکم، المستدرك، ۲: ۵۲۰، رقم: ۳۷۸۴

۴۔ طيالسي، المسند، ۱: ۴۸، رقم: ۳۶۱

۵۔ بيهقي، شعب الإيمان، ۳: ۱۷، رقم: ۲۷۴۵

۶۔ منذري، الترغيب والترهيب، ۱: ۹۱، رقم: ۲۸۶

ہوں گے اور ان کے سوا کسی اور (امت) کے ساتھ ایسا نہیں ہوگا اور میں انہیں پہچان لوں گا کہ ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور انہیں پہچان لوں گا کہ ان کے آگے ان کی اولاد دوڑتی ہو گی۔‘‘

۱۵۳۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَکَ؟ قَالَ: أَعْرِفُهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ. وَأَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ فِي وُجُوْهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُوْدِ، وَأَعْرِفُهُمْ بِنُوْرِهِمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ.(۱)

’’حضرت ابو ذر اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہما سے مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے روز ضرور اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان پہچان لوں گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ فرمایا: میں انہیں پہچان لوں گا کہ ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور ان کی پیشانیوں پر سجدوں کا اثر ہوگا اور میں انہیں ان کے نور سے پہچان لوں گا جو ان کے آگے آگے دوڑ رہا ہوگا۔‘‘

۱۵۴۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضي الله عنه يَقُوْلُ: تَخْرُجُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُلَّةٌ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ يَسُدُّ الْأُفُقَ نُوْرُهُمْ مِثْلُ الشَّمْسِ فَيُنَادِي مُنَادٍ: اَلنَّبِيُّ الْأُمِّيُّ فَيَتَحَسَّسُ لَهَا كُلُّ نَبِيٍّ أُمِّيٍّ، فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ ﷺ وَأُمَّتُهُ، فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ وَلَا عَذَابٌ، ثُمَّ تَخْرُجُ ثُلَّةٌ أُخْرَى غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ نُوْرُهُمْ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ يَسُدُّ الْأُفُقَ نُوْرُهُمْ، فَيُنَادِي مُنَادٍ: اَلنَّبِيُّ الْأُمِّيُّ فَيَتَحَسَّسُ لَهَا كُلُّ نَبِيٍّ أُمِّيٍّ،

(۱) أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۱۹۹، الرقم: ۲۱۷۸۸

فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ ﷺ وَأُمَّتُهُ، فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ، ثُمَّ تَخْرُجُ ثُلَّةٌ أُخْرَى غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ نُوْرُهُمْ مِثْلُ أَعْظَمِ كَوْكَبٍ فِي السَّمَاءِ يَسُدُّ الْأُفُقَ نُوْرُهُمْ، فَيُنَادِي مُنَادٍ: اَلنَّبِيُّ الْأُمِّيُّ، فَيَتَحَسَّسُ لَهَا كُلُّ نَبِيٍّ أُمِّيٍّ فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ ﷺ وَأُمَّتُهُ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ، ثُمَّ يَجِيءُ رَبُّكَ ﷻ ثُمَّ يُوْضَعُ الْمِيْزَانُ وَالْحِسَابُ. (۱)

’’حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز روشن پیشانیوں اور چمکتے ہاتھ پاؤں والے لوگوں کی ایک جماعت نمودار ہوگی جو افق پر چھا جائے گی۔ ان کا نور سورج کی طرح ہوگا۔ سو ایک ندا دینے والا ندا دے گا ’’نبی اُمّی‘‘ پس اس ندا پر ہر امی نبی متوجہ ہوگا لیکن کہا جائے گا (کہ اس سے مراد) محمد ﷺ اور ان کی امت ہے۔ سو وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ ان پر کوئی حساب اور عذاب نہیں ہوگا۔ پھر اس طرح کی ایک اور جماعت نمودار ہوگی جن کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے۔ ان کا نور چودھویں کے چاند کی طرح ہوگا اور ان کا نور افق پر چھا جائے گا۔ سو پھر ندا دینے والا ندا دے گا اور کہے گا: نبی اُمّی۔ پس اس ندا پر ہر امّی نبی متوجہ ہو جائے گا لیکن کہا جائے گا: اس ندا سے مراد محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کی امت ہے۔ سو وہ بغیر حساب اور سزا کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر اسی طرح کی ایک اور جماعت نمودار ہوگی ان کی (بھی) پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے۔ ان کا نور آسمان میں بڑے ستارے کی طرح ہوگا ان کا نور افق پر چھا جائے گا۔

(۱) ۱۔ طبراني، المعجم الكبير، ۸: ۱۷۳، رقم: ۷۷۲۳
۲۔ طبراني، مسند الشاميين، ۲: ۲۰۱، رقم: ۱۸۵
۳۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۱۰: ۴۰۹

پس ندا دینے والا آواز دے گا: ’نبی اُمّی‘ پس اس پر ہر اُمّی نبی متوجہ ہو جائے گا، کہا جائے گا: (اس سے مراد بھی) محمد ﷺ اور ان کی امت ہے۔ پس وہ بغیر حساب اور سزا کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر آپ ﷺ کا رب (اپنی شان کے لائق) تشریف لائے گا۔ پھر میزان وحساب قائم کیا جائے گا۔‘‘

۱۵۵۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أُعْطِيْتُ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا هُوَ؟ قَالَ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ وَسُمِّيْتُ أَحْمَدَ وَجُعِلَ التُّرَابُ لِي طَهُوْرًا وَجُعِلَتْ أُمَّتِي خَيْرَ الْأُمَمِ. (۱)

’’حضرت علی رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے وہ کچھ عطا کیا گیا جو (سابقہ) انبیاء کرام علیہم السّلام میں سے کسی کو عطا نہیں کیا گیا۔ ہم نے عرض کیا: وہ کیا ہے؟ فرمایا: میری رعب و دبدبہ سے مدد کی گئی اور مجھے زمین (کے خزانوں) کی کنجیاں عطا کی گئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا اور مٹی کو بھی میرے لیے پاکیزہ قرار دیا گیا اور میری اُمت کو بہترین اُمت بنایا گیا۔‘‘

۱۵۶۔ عَنْ ثَوْبَانَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ. فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا. وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ. وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا

(۱) ۱۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ۶: ۳۰۴، رقم: ۳۱۶۴۷
۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۹۸، رقم: ۷۶۳، ۱۳۶۱
۳۔ بیہقي، السنن الکبری، ۱: ۲۱۳، رقم: ۹۶۵
۴۔ لالکائي، اعتقاد أهل السنة، ۴: ۷۸۳، رقم: ۱۴۴۳، ۱۴۴۷
۵۔ مقدسي، الأحاديث المختارة، ۲: ۳۴۸، رقم: ۷۲۸۔۷۲۹

مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ، فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ: مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا.(۱)

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لیے لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھا۔ عنقریب میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لیے زمین لپیٹی گئی۔ مجھے (قیصر و کسریٰ کے) دوخزانے سرخ اور سفید دیئے گئے۔ میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے بارے میں سوال کیا کہ وہ انہیں قحط سالی سے ہلاک نہ فرمائے اور ان پر ان کے اپنوں کے سوا کوئی دشمن مسلط نہ کرے جو انہیں مکمل طور پر نیست و نابود کر دے اور بے شک میرے رب نے

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب هلاك هذه الأمة بعضهم ببعض، ۴: ۲۲۱۵، رقم: ۲۸۸۹

۲۔ ترمذی، السنن، کتاب الفتن، باب ما جاء في سؤال النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثلاثا في أمته، ۴: ۴۷۲، رقم: ۲۱۷۶

۳۔ أبو داود في السنن، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر الفتن ودلائلها ۴: ۹۷، رقم: ۴۲۵۲

۴۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۷۸، رقم: ۲۲۴۴۸، ۲۲۵۰۵

۵۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۵: ۱۰۹، رقم: ۶۷۱۴

۶۔ بزار، المسند، ۸: ۴۱۳، رقم: ۳۴۸۷

۷۔ حاکم، المستدرک، ۴: ۴۹۶، رقم: ۸۳۹۰

۸۔ ابن أبی شيبة، المصنف، ۶: ۳۱۱، رقم: ۳۱۶۹۴

مجھے فرمایا: اے محمد! میں جب ایک فیصلہ کر لیتا ہوں تو اسے واپس نہیں لوٹایا جا سکتا اور بیشک میں نے آپ کو آپ کی امت کے لیے یہ چیز عطا فرما دی ہے کہ میں انہیں قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ہی ان کے علاوہ کسی اور کو ان پر دشمن مسلط کروں گا جو ان کو مکمل طور پر نیست و نابود کر دے اگرچہ وہ (دشمن) ان کے خلاف ہر طرف سے اکٹھے ہو جائیں یہاں تک کہ ان میں سے بعض بعض کو ہلاک نہ کریں اور بعض بعض کو قیدی نہ بنائیں۔‘‘

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ دنیا و آخرت میں اُمت محمدی ﷺ کے شرف و امتیاز کی مظہر ہیں۔ ان سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضور ﷺ کی امت ہی سب امتوں سے بہتر ہے۔ اس کے بعد کسی اور نبی کی امت کا امکان تو اس وقت ہوتا جب امتِ مصطفوی ﷺ کی فضیلت میں کوئی کمی رہ جاتی۔ اور اگر اس امت کے بعد کسی نئے نبی کی امت کو آنا ہوتا تو لامحالہ طور پر اس کا زیادہ افضل ہونا لازم ٹھہرتا، مگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس امت کو تمام فضیلتیں عطا فرما کر اس میں کسی شبے کا احتمال بھی نہ رہنے دیا کہ قیامت تک امت محمدی ﷺ ہی کے سر پر شرف وفضیلت کا تاج سجا رہے گا۔ اب اس امر میں ذرہ بھر شک کی گنجائش نہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اگر کوئی دعویٰ کرتا ہے تو وہ اس کا دماغی خلل ہے اور ایسا دعویٰ کرنے والا دجال و کذاب اور اس کے پیروکار کافر و زندیق ہیں۔

## حضور نبی اکرم ﷺ ہی اُمتِ محمدی ﷺ کے نبی ہیں

۱۵۷۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي مَرَرْتُ بِأَخٍ لِي مِنْ قُرَيْظَةَ فَكَتَبَ لِي جَوَامِعَ مِنَ التَّوْرَاةِ أَلَا أَعْرِضُهَا عَلَيْکَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَقُلْتُ: أَلَا تَرَى مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ عُمَرُ:

رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُولًا. قَالَ: فَسُرِّيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَصْبَحَ فِيكُمْ مُوسَى ثُمَّ اتَّبَعْتُمُوهُ لَضَلَلْتُمْ إِنَّكُمْ حَظِّي مِنَ الْأُمَمِ وَأَنَا حَظُّكُمْ مِنَ النَّبِيِّينَ. (۱)

’’حضرت عبد اللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بنی قریظہ میں سے ایک اپنے بھائی کے پاس سے گزرا تو اس نے میرے لیے تورات کی بعض چیزیں لکھیں، کیا وہ چیزیں میں آپ پر پیش نہ کروں، پس حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہوگیا۔ حضرت عبد اللہ بیان کرتے کہ میں نے کہا: کیا آپ حضور ﷺ کے چہرہ اقدس کی کیفیت کو نہیں دیکھ رہے؟ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوئے۔ (آپ رضی اللہ عنہ کے اس قول سے) حضور نبی اکرم ﷺ کی کیفیت خوشگوار ہوگئی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر تم میں موسیٰ علیہ السلام بھی ہوتے اور تم ان کی اتباع بھی کرتے پھر بھی ضرور بضرور تم گمراہ ہوجاتے۔ بے شک امتوں میں سے تم میرا نصیب ہو اور انبیاء میں سے میں تمہارا نصیب ہو۔‘‘

کتبِ حدیث میں درج ذیل الفاظ بھی منقول ہیں:

(۱) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۴۷۰، رقم: ۱۵۹۰۳

۲۔ أیضاً، ۴: ۲۶۵، رقم: ۱۸۳۶۱

۳۔ عبد الرزاق، المصنف، ۶: ۱۱۳، رقم: ۱۰۱۶۴

۴۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۱: ۵۰۲

۵۔ سیوطي، الدر المنثور، ۲: ۵۵۳

لَوْ نَزَلَ مُوْسَى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِي لَضَلَلْتُمْ أَنَا حَظُّكُمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَأَنْتُمْ حَظِّي مِنَ الْأُمَمِ. (۱)

”اگر تم میں موسیٰ علیہ السلام نازل ہوتے اور مجھے چھوڑ کر تم ان کی اتباع کرتے تو تم ضرور بالضرور گمراہ ہوجاتے۔ انبیاء کرام میں سے میں تمہارا نصیب ہوں، اور تم امتوں میں سے میرا نصیب ہو۔“

مذکورہ بالا احادیثِ مبارکہ سے واضح ہے کہ اُمتِ محمدی ﷺ کا نبی قیامت تک حضور نبی اکرم ﷺ کے علاوہ کوئی دوسرا ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کو اس امت کے ساتھ اور اس اُمت کو آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے۔ اس امت کو قیامت تک دامن مصطفیٰ کے ساتھ وابستہ رہنے کا شرف عطا کر دیا گیا ہے۔ اس دوران کوئی اور نبی نہیں آ سکتا کہ جس کی پیروی کا حکم دیا جائے۔ جب اس امت میں کوئی اور نبی آ ہی نہیں سکتا تو پھر آپ ﷺ کے بعد کسی شخص کے دعویٰ نبوت کو کیونکر سچ مانا جائے اور اس کی تصدیق کی جائے؟

## اُمت کے گمراہی پر جمع نہ ہونے سے استدلال

۱۵۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي (أَوْ قَالَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ) عَلَى ضَلَالَةٍ، وَيَدُ اللهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ، وَمَنْ شَذَّ شَذَّ إِلَى النَّارِ. (۲)

(۱) ۱۔ بيهقي، شعب الإيمان، ۴: ۳۰۷
۲۔ شوكاني، فتح القدير، ۴: ۲۹۶

(۲) ۱۔ ترمذي، السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في لزوم الجماعة، ۴: ۴۶۶، رقم: ۲۱۶۷
۲۔ حاكم، المستدرك، ۱: ۲۰۱، رقم: ۳۹۷

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میری امت کو (یا فرمایا: اُمتِ محمدیہ کو) کبھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا اور جماعت پر اللہ تعالیٰ (کی حفاظت) کا ہاتھ ہے اور جو شخص جماعت سے جدا ہوا وہ آگ کی طرف جدا ہوا۔‘‘

**۱۵۹۔ عَنْ أَبِي مَالِکٍ الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ أَجَارَکُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ: أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْکُمْ نَبِيُّکُمْ فَتَهْلِکُوْا جَمِيْعًا، وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَی أَهْلِ الْحَقِّ، وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوْا عَلَی ضَلَالَةٍ.** (۱)

’’حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین آفتوں سے بچا لیا: (ایک یہ کہ) تمہارا نبی تمہارے لیے ایسی بد دعا نہ کرے گا کہ تم سارے ہلاک ہو جاؤ۔ (دوسرا یہ کہ) اہلِ باطل اہلِ حق پر (کلیتًا) غالب نہ ہوں گے۔ تیسرا یہ کہ تم گمراہی پر جمع نہیں ہو گے۔‘‘

**۱۶۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يَجْمَعُ اللهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ عَلَی الضَّلَالَةِ أَبَدًا وَقَالَ: يَدُ اللهِ عَلَی الْجَمَاعَةِ فَاتَّبِعُوْا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ فَإِنَّهُ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ.** (۲)

(۱) ۱۔ أبو داود، السنن، کتاب الفتن، باب ذکر الفتن ودلائلها، ۴: ۹۸، رقم: ۴۲۵۳

۲۔ طبراني، المعجم الکبير، ۳: ۲۹۲، رقم: ۳۴۴۰

۳۔ طبراني، مسند الشاميين، ۲: ۴۴۲، رقم: ۱۶۶۳

(۲) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۱۹۹-۲۰۱، رقم: ۳۹۱-۳۹۷

۲۔ ابن أبي عاصم، کتاب السنة، ۱: ۳۹، رقم: ۸۰

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی بھی گمراہی پر اکٹھا نہیں فرمائے گا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دستِ قدرت جماعت پر ہوتا ہے۔ پس سب سے بڑی جماعت کی اتباع کرو اور جو اس جماعت سے الگ ہوا وہ آگ میں ڈال دیا گیا۔‘‘

۱۶۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أُمَّتِي لَا تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ فَإِذَا رَأَيْتُم إِخْتِلَافًا فَعَلَيْکُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ. (۱)

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہو گی۔ پس اگر تم ان میں اختلاف دیکھو تو تم پر لازم ہے کہ سب سے بڑی جماعت (کا ساتھ) اختیار کرو۔‘‘

۱۶۲۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ أَدْرَکَ بِيَ الْأَجَلَ الْمَرْحُوْمَ وَاخْتَصَرَ لِي اخْتِصَارًا، فَنَحْنُ الْآخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ، إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللهِ وَمُوْسَى صَفِيُّ اللهِ وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَمَعِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَإِنَّ اللهَ وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ: لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ. (۲)

---

...... ۳۔ لالکائي، اعتقاد أهل السنة، ۱: ۱۰۶، رقم: ۱۵۴،

۴۔ أبونعيم، حلية الأولياء، ۳: ۳۷،

۵۔ ديلمي، الفردوس بماثور الخطاب، ۵: ۲۵۸، رقم: ۸۱۱۶

۶۔ حکيم ترمذي، نوادر الأصول، ۱: ۴۲۲۲

(۱) ۱۔ ابن ماجه، السنن، کتاب الفتن، باب السَّوَادِ الأعْظَمِ، ۴: ۳۶۷، رقم: ۳۹۵۰

۲۔ طبراني، المعجم الکبير، ۱۲: ۴۴۷، رقم: ۱۳۶۲۳

(۲) دارمي، السنن، ۱: ۴۲، رقم: ۵۴

’’حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کو مرحوم قرار دیا اور اس کی عمر مختصر رکھی۔ سو ہم ہی آخری (اُمت) ہیں اور ہم ہی قیامت کے دن اوّل ہوں گے اور میں بغیر کسی فخر کے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور حضرت موسیٰ صفی اللہ ہیں اور میں ہی حبیب اللہ ہوں اور روزِ قیامت میرے پاس ہی حمد کا جھنڈا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے بارے میں مجھ سے تین وعدے فرمائے ہیں اور تین چیزوں سے انہیں نجات عطا فرمائی ہے۔ (اور وہ تین وعدے یہ ہیں) ان پر عام قحط سالی مسلط نہیں فرمائے گا اور کوئی دشمن انہیں ختم نہیں کر سکے گا اور انہیں گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔‘‘

مذکورہ بالا تمام احادیث اس بات کی دلیل ہیں کہ اُمتِ محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ اس اُمت کی اکثریت ہمیشہ راہِ حق پر گامزن رہے گی۔ نئے نبی کی آمد اس وقت ہوتی ہے کہ جب کسی قوم کی اکثریت گمراہی اور بے راہ روی کا شکار ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کا اس اُمت پر خاص کرم ہے کہ یہ قیامت تک گمراہی پر جمع نہیں ہو گی۔ قرآن وسنت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر اس اُمت کے افراد ضلالت و گمراہی سے محفوظ و مامون رہیں گے۔ لہٰذا کسی نئے نبی کی آمد کی کوئی وجہ نہیں رہتی۔ اس حوالہ سے یہ احادیث بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کی دلیل ہیں۔

## اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شرک میں مبتلا نہ ہونے سے استدلال

۱۶۳۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ، بَعْدَ ثَمَانِي سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هٰذَا، وَإِنِّي لَسْتُ

أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا، وَلٰكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوْهَا قَالَ: فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.(۱)

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے شہداء اُحد پر آٹھ سال بعد (دوبارہ) اس طرح نماز پڑھی گویا زندوں اور مُردوں کو الوداع کہہ رہے ہوں۔ پھر آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: میں تمہارا پیش رَو ہوں، میں تمہارے اُوپر گواہ ہوں، ہماری ملاقات کی جگہ حوضِ کوثر ہے اور میں اس جگہ سے حوضِ کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے تمہارے متعلق اس بات کا تو ڈر ہی نہیں ہے کہ تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ تمہارے متعلق مجھے دنیا داری کی محبت میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ یہ میرا حضور نبی اکرم ﷺ کا آخری دیدار تھا۔‘‘

۱۶۴۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، أَوْمَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة أحد، ۴: ۱۴۸۶، رقم: ۳۸۱٦

۲۔ مسلم، الصحيح، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ۴: ۱۷۹٦، رقم: ۲۲۹٦

۳۔ أبو داود، السنن، كتاب الجنائز، باب الميت يصلي على قبره بعد حين، ۳: ۲۱٦، رقم: ۳۲۲۴

۴۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۴: ۱۵۴

۵۔ طبراني، المعجم الكبير، ۱۷: ۲۷۹، رقم: ۷٦۸

٦۔ بيهقي، السنن الكبرى، ۴: ۱۴، رقم: ٦۶۰۱

۷۔ شيباني، الآحاد والمثاني، ۵: ۴۵، رقم: ۲۵۸۳

عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوْا فِيهَا.(۱)

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں تمہارا پیش رو اور تم پر گواہ ہوں۔ اللہ رب العزت کی قسم! میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں (یا فرمایا: زمین کی کنجیاں) عطا کر دی گئی ہیں اور اللہ رب العزت کی قسم! مجھے یہ ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔‘‘

۱۶۵۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِي، وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا، وَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ. قَالَ عُقْبَةُ: فَكَانَ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ.(۲)

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہارے متعلق اس بات کا تو ڈر ہی نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک کرو گے

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ۳: ۱۳۱۷، رقم: ۳۴۰۱

۲۔ بخاري، الصحيح، كتاب الرقاق، باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها، ۵: ۲۳۶۱، الرقم: ۶۰۶۱

۳۔ مسلم، الصحيح، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ۴: ۱۷۹۵، رقم: ۲۲۹۶

۴۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۴: ۱۵۳

(۲) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ۴: ۱۷۹۶، رقم: ۲۲۹۶

۲۔ طبراني، المعجم الكبير، ۱۷: ۲۷۹، رقم: ۷۶۹

بلکہ مجھے ڈر ہے کہ تم دنیا کی محبت میں گرفتار ہو جاؤ گے اور آپس میں لڑو گے اور ہلاک ہو گے جیسا کہ تم سے پہلے لوگ ہوئے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آخری بار تھی جب میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو منبر پر جلوہ افروز دیکھا۔“

تاریخ انبیاء شاہد عادل ہے کہ دنیا میں جب بھی لوگ توحید باری تعالیٰ کا پیغام بھلا کر کفر و شرک کی گمراہی میں مبتلا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کے لئے کسی نہ کسی نئے پیغمبر کو مبعوث فرما دیا۔ یہ سلسلہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت تک جاری رہا۔ آپ ﷺ کی بعثت کے بعد انبیاء کی آمد کا یہ سلسلہ اختتام پذیر ہو گیا اور کسی نئے نبی کی بعثت کی ضرورت نہ رہی، کیونکہ اس امت کے شرک میں مبتلا ہونے کا خوف نہیں۔ مذکورہ بالا احادیث مبارکہ اسی حقیقت کے بیان پر مشتمل ہیں۔

## اُمّت میں ائمہ مجدّدین کے بھیجے جانے سے استدلال

۱۶۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا.(۱)

(۱) ۱۔ أبو داود، السنن، کتاب الملاحم، باب ما یذکر فی قرن المئة، ۴: ۱۰۹ رقم: ۴۲۹۱

۲۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۵۶۷، ۵۶۸، رقم: ۸۵۹۲، ۸۵۹۳

۳۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۶: ۳۲۳، رقم: ۶۵۲۷

۴۔ دیلمي، مسند الفردوس، ۱: ۱۴۸، رقم: ۵۳۲

۵۔ داني، السنن الواردة في الفتن، ۳: ۷۴۲، رقم: ۳۶۴

۶۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۵۱: ۳۳۸، ۳۴۱

۷۔ خطیب بغدادي، تاریخ بغداد، ۲: ۶۱

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس (علم) میں سے جو آپ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیکھا، روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے آخر میں کسی ایسے شخص (یا اشخاص) کو پیدا فرمائے گا جو اس (امت) کے لئے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔‘‘

١٦٧۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ أَدْنَی الرِّيَاءِ شِرْکٌ وَأَحَبَّ الْعَبِيْدِ إِلَی اللهِ تَبَارَکَ وَتَعَالَی الْأَتْقِيَاءُ الْأَخْفِيَاءُ الَّذِيْنَ إِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا وَإِذَا شَهِدُوْا لَمْ يُعْرَفُوْا أُولَئِکَ أَئِمَّةُ الْهُدَی وَمَصَابِيْحُ الْعِلْمِ.(١)

١٦٨۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ.(٢)

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اس وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھاما جب میری امت

---

(١) ١۔ حاکم، المستدرک، ٣: ٣٠٣، رقم: ٥١٨٢
٢۔ طبراني، المعجم الکبير، ٢٠: ٣٦، رقم: ٥٣
٣۔ طبراني، المعجم الأوسط، ٥: ١٦٣، رقم: ٤٩٥٠
٤۔ قضاعي، مسند الشهاب، ٢: ٢٥٢، رقم: ١٢٩٨
٥۔ بيهقي، کتاب الزهد، ٢: ١١٢

(٢) ١۔ بيهقي، کتاب الزهد الکبير، ٢: ١١٨، رقم: ٢٠٧
٢۔ أبو نعيم، حلية الأولياء ٨: ٢٠٠
٣۔ ديلمي، مسند الفردوس، ٤: ١٩٨، رقم: ٦٦٠٨
٤۔ منذري، الترغيب والترهيب، ١: ٤١، رقم: ٦٥
٥۔ ذهبي، ميزان الاعتدال، ٢: ٢٧٠
٦۔ مزي، تهذيب الکمال، ٢٤: ٣٦٤

فساد میں مبتلا ہو چکی ہوگی تو اس کے لئے سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔‘‘

۱۶۹۔ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ رضي الله عنه عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الدِّيْنَ (أَوْ قَالَ: إِنَّ الإِسْلَامَ) بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوْبَى لِلْغُرَبَاءِ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَنِ الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ: اَلَّذِيْنَ يُحْيُوْنَ سُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْنَهَا عِبَادَ اللهِ. (۱)

’’حضرت کثیر بن عبد اللہ مزنی بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک دین (یا فرمایا: اسلام) کی ابتداء غریبوں سے ہوئی اور غریبوں میں ہی لوٹے گا جس طرح کہ اس کا آغاز ہوا تھا، سو غریبوں کو مبارک ہو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! غرباء کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جو میری سنتوں کو زندہ کرتے اور اللہ کے بندوں کو ان کی تعلیم دیتے ہیں۔‘‘

۱۷۰۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَحْمَةُ اللهِ عَلَى خُلَفَائِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالُوْا: وَمَنْ خُلَفَاؤُكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: اَلَّذِيْنَ يُحْيُوْنَ سُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ. (۲)

’’حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے خلفاء پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ صحابہ کرام

(۱) ۱۔ قضاعي، مسند الشهاب، ۲: ۱۳۸، رقم: ۱۰۵۲، ۱۰۵۳
۲۔ بيهقي، كتاب الزهد الكبير، ۲: ۱۱۷، رقم: ۲۰۵
۳۔ سيوطي، مفتاح الجنة، ۱: ۶۷

(۲) ۱۔ ابن عساكر، تاريخ دمشق الكبير، ۵۱: ۶۱
۲۔ ابن عبد البر، جامع بيان العلم وفضله، ۱: ۴۶
۳۔ هندى، كنز العمال، ۱۰: ۲۲۹، الرقم: ۲۹۲۰۹

www.MinhajBooks.com
منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (لوگ) جو میری سنتوں کو زندہ کرتے ہیں اور (دوسرے) لوگوں کو ان کی تعلیم دیتے ہیں۔‘‘

پہلی امتوں میں یہ نظام تھا کہ جب لوگ کسی نبی کی تعلیمات کو فراموش کر دیتے تو ایک نیا نبی مبعوث کر دیا جاتا جو انہیں بھولا ہوا سبق یاد دلاتا۔ امتِ محمدی ﷺ کا نظام اس سے قطعاً مختلف ہے۔ اس امت کی ہدایت و رہنمائی کے لئے نبی نہیں بھیجے جائیں گے بلکہ مجددین بھیجے جائیں گے جو اصلاحِ احوال کا فریضہ سر انجام دیں گے۔ مذکورہ بالا احادیث اسی مضمون کو بیان کر رہی ہیں۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد آپ کی امت میں تجدید و احیائے دین کا کام قیامت تک ائمہ و مجددین اور صلحاء امت کریں گے۔ اس مقصد کے لئے کسی پہلی امتوں کی طرح انبیاء کو مبعوث نہیں کیا جائے گا۔

## اہلِ بیت اَطہار کے ذریعہ نجات ہونے سے استدلال

۱۷۱۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمْ خَلِيْفَتَيْنِ: كِتَابَ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. أَوْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. (۱)

’’حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں تم میں دو نائب چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب جو کہ آسمان و زمین کے درمیان پھیلی ہوئی رسی (کی طرح) ہے اور میری عترت

(۱) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۱۸۱، رقم: ۲۱۶۱۸
۲۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۹: ۱۶۲

یعنی میرے اہلِ بیت اور یہ کہ یہ دونوں اس وقت تک ہرگز جدا نہیں ہوں گے جب تک یہ میرے پاس حوض کوثر پر نہیں پہنچ جاتے۔‘‘

۱۷۲۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی الله عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا إِنِ اتَّبَعْتُمُوْهُمَا، وَهُمَا: كِتَابُ اللهِ، وَأَهْلُ بَيْتِي عِتْرَتِي. ثُمَّ قَالَ: أَ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالُوْا: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.(۱)

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جانے والا ہوں اور اگر تم ان کی اتباع کرو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ دو چیزیں کتاب اللہ اور میرے اہل بیت ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں مؤمنین کی جانوں سے بڑھ کر انہیں عزیز ہوں آپ ﷺ نے ایسا تین مرتبہ فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں، یا رسول اللہ! تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولی ہوں علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔‘‘

۱۷۳۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی الله عنہ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ: قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: انْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِي الثَّقَلَيْنِ. فَنَادَى مُنَادٍ: وَمَا الثَّقَلَانِ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: كِتَابُ اللهِ طَرَفٌ بِيَدِ اللهِ وَطَرَفٌ بِأَيْدِيْكُمْ فَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ لَا تَضِلُّوْا، وَالْآخَرُ عِتْرَتِي وَإِنَّ اللَّطِيْفَ الْخَبِيْرَ نَبَّأَنِي أَنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، سَأَلْتُ رَبِّي ذٰلِكَ لَهُمَا، فَلَا تَقَدَّمُوْهُمَا فَتَهْلِكُوْا، وَلَا تَقْصُرُوْا عَنْهُمَا فَتَهْلِكُوْا، وَلَا

(۱) حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۳: ۱۱۸، رقم: ۴۵۷۷

تُعَلِّمُوْهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنكُمْ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ أَوْلَى بِهِ مِنْ نَفْسِي فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ. اَللَّهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.(۱)

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پس یہ دیکھو کہ تم دو بھاری چیزوں میں مجھے کیسے باقی رکھتے ہو۔ پس ایک نداء دینے والے نے ندا دی کہ یا رسول اللہ! وہ دو بھاری چیزیں کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب جس کا ایک کنارا اللہ عزوجل کے ہاتھ میں اور دوسرا کنارا تمہارے ہاتھوں میں ہے پس اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رہو تو کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے اور دوسری چیز میری عترت ہے اور بے شک اس لطیف خبیر رب تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں چیزیں کبھی بھی جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ یہ میرے پاس حوض پر حاضر ہوں گی اور ایسا ان کے لئے میں نے اپنے رب سے مانگا ہے۔ پس تم لوگ ان پر پیش قدمی نہ کرو کہ ہلاک ہو جاؤ اور نہ ہی ان سے پیچھے رہو کہ ہلاک ہو جاؤ اور نہ ان کو سکھاؤ کیونکہ یہ تم سے زیادہ جانتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: پس میں جس کی جان سے بڑھ کر اسے عزیز ہوں تو یہ علی اس کا مولیٰ ہے اے اللہ! جو علی کو اپنا دوست رکھتا ہے تو اسے اپنا دوست رکھ اور جو علی سے عداوت رکھتا ہے تو اس سے عداوت رکھ۔‘‘

۱۷۴۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَأَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِكَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ. قَالَ: فَقَالُوْا لَهُ: فَعَلِّمْنَا قَالَ: قُوْلُوْا: اَللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ

(۱) طبراني، المعجم الكبير، ۵: ۱۶۶، رقم: ۴۹۷۱

وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (۱)

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں درودِ پاک کا نذرانہ پیش کرو تو نہایت خوبصورت انداز سے پیش کیا کرو کیونکہ شاید تم نہیں جانتے کہ یہ (ہدیہ درود) آپ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے تو بیان کیا کہ لوگوں نے ان سے عرض کیا: تو آپ ہی ہمیں (کوئی خوبصورت طریقہ) سکھا دیں تو انہوں نے فرمایا: تم اس طرح کہو: اے اللہ! تو اپنے درود، رحمتیں اور (تمام) برکتیں تمام رسولوں کے سردار، تمام پرہیزگاروں کے امام اور انبیاء کے خاتم (یعنی سب سے آخری نبی) تیرے (خاص) بندے اور (سچے) رسول تمام خیر اور بھلائیوں کے امام و قائد (یعنی تمام بھلائیاں جن کے نقشِ پا سے جنم لیتی ہیں) اور رسولِ رحمت (وبرکت) کے لئے خاص فرما، اے اللہ! حضور نبی اکرم ﷺ کو اس مقامِ محمود پر فائز فرما (جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور) جس پر تمام اولین و آخرین (یعنی تخلیقِ کائنات سے روزِ

(۱) ۱۔ ابن ماجة، السنن، كتاب إقامة الصّلاة والسنة فيها، باب الصلاة على النبي ﷺ، ۱: ۲۹۳، رقم: ۹۰۶

۲۔ عبد الرزاق، المصنف، ۲: ۲۱۴، رقم: ۳۱۱۲

۳۔ أبو يعلى، المسند، ۹: ۱۷۵، رقم: ۵۲۶۷

۴۔ طبراني، المعجم الكبير، ۹: ۱۱۵، رقم: ۸۵۹۴

۵۔ بيهقي، شعب الإيمان، ۲: ۲۰۸، رقم: ۱۵۵۰

۶۔ منذری، الترغيب والترهيب، ۲: ۳۲۹، رقم: ۲۵۸۸

قیامت تک) کے تمام لوگ رشک کریں گے، اے اللہ! تو درود بھیج حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے، اے اللہ! تو برکت عطاء فرما حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی آل کو جیسا کہ تو نے برکت عطا فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کو بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔‘‘

**۱۷۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَا أَيُّهَاالنَّاسُ! إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوْا: كِتَابَ اللهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي.** (۱)

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے: اے لوگو! میں تمہارے درمیان ایسی چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم انہیں پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ (ان میں سے ایک) اللہ تعالیٰ کی کتاب اور (دوسری چیز) میرے گھر والے ہیں۔‘‘

**۱۷۶۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقُصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوْا، كِتَابَ**

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، كتاب المناقب، باب مناقب أهل بيت النبي ﷺ، ۵: ۶۶۲، رقم: ۳۷۸۶

۲۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۵: ۸۹، رقم: ۴۷۵۷

۳۔ طبراني، المعجم الكبير، ۳: ۶۶، رقم: ۲۶۸۰

۴۔ ابن كثير، تفسير القرآن العظيم، ۴: ۱۱۴

اللهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي.(۱)

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دورانِ حج عرفہ کے دن دیکھا کہ آپ ﷺ اپنی اونٹنی قصواء پرسوار خطاب فرما رہے ہیں۔ پس میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں نے تم میں وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ چیز کتاب اللہ اور میری عترت اہلِ بیت ہیں۔‘‘

۱۷۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلنُّجُوْمُ أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنَ الْغَرَقِ وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ الإِخْتِلَافِ، فَإِذَا خَالَفَتْهَا قَبِيلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ اخْتَلَفُوْا فَصَارُوْا حِزْبَ إِبْلِيْسَ.(۲)

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ستارے اہلِ زمین کو غرق ہونے (یعنی گم ہونے اور بھٹکنے) سے بچانے والے ہیں اور میرے اہلِ بیت میری امت کو اختلاف سے بچانے والے ہیں اور جب کوئی قبیلہ ان کی مخالفت کرتا ہے تو اس میں اختلاف پڑ جاتا ہے یہاں تک کہ وہ شیطان کی جماعت میں سے ہو جاتا ہے۔‘‘

۱۷۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ أَهْلِ

---

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، كتاب المناقب، باب مناقب أهل بيت النبي ﷺ، ۵: ۶۶۲، رقم: ۳۷۸۶
۲۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۵: ۸۹، رقم: ۴۷۵۷
۳۔ طبراني، المعجم الكبير، ۳: ۶۶، رقم: ۲۶۸۰
۴۔ حكيم ترمذي، نوادر الأصول، ۱: ۲۵۸
۵۔ قزويني، التدوين في أخبار قزوين، ۲: ۲۶۶

(۲) حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۳: ۱۶۲، رقم: ۴۷۱۵

بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ عليه السلام، مَنْ رَكِبَ فِيهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنهَا غَرِقَ. وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما قَالَ: مَنْ رَكِبَهَا سَلِمَ، وَمَنْ تَرَكَهَا غَرِقَ.(۱)

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اہلِ بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس میں سوار ہوگیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہوگیا۔

’’اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اس میں سوار ہوا وہ سلامتی پا گیا اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ غرق ہوگیا۔‘‘

۱۷۹۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوحٍ عليه السلام: مَنْ رَكِبَ فِيهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ، وَمَنْ قَاتَلَنَا فِي آخِرِ الزَّمَانِ فَكَأَنَّمَا قَاتَلَ مَعَ الدَّجَّالِ.(۲)

---

(۱) ۱۔ طبراني، المعجم الكبير، ۱۲: ۳۴، رقم: ۲۳۸۸،
۲۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۴: ۱۰، رقم: ۳۴۷۸
۳۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۵: ۳۵۵، رقم: ۵۵۳۶
۴۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۶: ۸۵، رقم: ۵۸۷۰
۵۔ طبراني، المعجم الصغير، ۱: ۲۴۰، رقم: ۳۹۱
۶۔ طبراني، المعجم الصغير، ۲: ۸۴، رقم: ۸۲۵
۷۔ بزار، المسند، ۹: ۳۴۳، رقم: ۳۹۰۰
۸۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۳: ۱۶۳، رقم: ۴۷۲۰
۹۔ ديلمي، مسند الفردوس، ۱: ۲۳۸، رقم: ۹۱۶
۱۰۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۹: ۱۶۸

(۲) ۱۔ طبراني، المعجم الكبير، ۳: ۴۵، رقم: ۲۶۳۷

’’حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے اہلِ بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا اور آخری زمانہ میں جو ہمیں (اہلِ بیت کو) قتل کرے گا گویا وہ دجال کے ساتھ مل کر قتال کرنے والا ہے (یعنی وہ دجال کے ساتھیوں میں سے ہے)۔‘‘

مذکورہ بالا احادیث سے واضح ہے کہ صرف حضور نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت امت کی پیشوائی و رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں گے۔ اہل بیت عظام اور قرآن کریم باہم یک دگر لازم و ملزوم ہیں۔ قرآن اہل بیت سے جدا نہیں اور اہل بیت قرآن سے جدا نہیں۔ قرآن کو صحیح معنوں میں سمجھنے والے بھی یہی ہیں اور اس کے احکام پر کما حقہ عمل کرنے والے بھی یہ ہیں۔ اہل بیت اور قرآن کی یہ رفاقت قیامت تک قائم ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت امت کی رہنمائی قیامت تک جاری و ساری ہے۔ ان کے ہوتے ہوئے امت کی ہدایت کے لئے کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں۔ اہل بیتِ اطہار درحقیقت فیض نبوت محمدی ﷺ کے امین ہیں جن کے نفوس قدسیہ سے ہر خاص و عام مستفیض ہو رہا ہے۔ اسی طرح اہل بیتِ محمدی ﷺ قیامت تک امت کے لئے امان اور ذریعہ نجات ہیں۔ جو ان کے دامن سے وابستہ ہو گیا وہ دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہو گیا۔ جس نے ان سے اعراض کرے گا وہ ذلیل و رسوا ہو کر تباہ و برباد ہو گا۔

احادیث مبارکہ میں اہل بیت کا ذکر قرآن حکیم کے ساتھ کیا گیا ہے جس سے یہ نکتہ اخذ ہوتا ہے کہ جس طرح قرآن حکیم تا قیامت امت کے لیے سرچشمہ ہدایت ہے اسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت تا قیامت امت کے لیے ذریعہ نجات ہیں لہٰذا امت محمدی ﷺ کو کسی نئے نجات دہندہ کی ضرورت نہیں۔ اگر حضور نبی اکرم ﷺ کے

........ ۲۔ قضاعي، مسند الشهاب، ۲: ۲۷۳، رقم: ۱۳۴۳

۳۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۹: ۱۶۸

بعد کسی نئے نبی کو آنا ہوتا تو اہلِ بیت محمدی ﷺ کے ساتھ اس کے اہلِ بیت کو بھی ذریعہ نجات قرار دیا جاتا۔ مگر احادیث مبارکہ میں اس بات کا کوئی اشارہ نہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ آخری نبی ہیں۔

## محشر میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ختمِ نبوت کا تذکرہ

حضور نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کا علم ہر نبی اور ہر قوم کو تھا۔ اس کا اظہار وہ دنیا میں بھی کرتے رہے اور قیامت کے دن بھی کریں گے۔ احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ میدان محشر میں جہاں آپ کی دیگر شانوں کے تذکرے ہوں گے وہاں آپ ﷺ کی ختم نبوت کا تذکرہ بھی عام ہو گا۔

### (۱) حدیثِ شفاعت میں ختم نبوت کا تذکرہ

۱۸۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَيأْتُونَ مُحَمَّدًا ﷺ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا مُحَمَّدُ! أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّکَ.(۱)

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، کتاب التفسير، باب ذرية من حملنا مع نوح إنه کان عبدا شکورا، ۴: ۱۷۴۵۔ ۱۷۴۶، رقم: ۴۴۳۵

۲۔ مسلم، الصحيح، کتاب الإيمان، باب أدنی أهل الجنة منزلة فيها، ۱: ۱۸۵، رقم: ۱۹۴

۳۔ ترمذي، الجامع الصحيح، کتاب صفة القيامة والورع، باب ما جاء في الشفاعة، ۴: ۶۲۲، رقم: ۲۴۳۴

۴۔ ابن حبان کی 'الصحیح (۱۴: ۲۸۲، رقم: ۶۴۶۵)' میں خاتم النبیین کے الفاظ ہیں۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چنانچہ لوگ محمد (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوں گے، اے محمد! آپ اللہ کے رسول اور انبیاء کرام میں سب سے آخری ہیں! اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے تھے۔ لہٰذا اپنے رب کے حضور! ہماری شفاعت فرمائیے۔‘‘

**١٨١۔ عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ فِي حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَيَقُوْلُوْنَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! فَتَحَ اللهُ بِكَ وَخَتَمَ وَغُفِرَلَكَ مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَأَخَّرَ.** (١)

’’حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے حدیثِ شفاعت میں روایت ہے کہ لوگ حضرت محمد ﷺ کی بارگاہ میں آئیں گے اور پھر عرض کریں گے: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے (سلسلہ نبوت) کھولا اور بند کیا اور آپ کے صدقے تمام اگلوں پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے۔‘‘

**١٨٢۔ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ...... فَيَأْتُوْنَ عِيْسَى فَيَقُوْلُوْنَ: يَا عِيْسَى! اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَلْيَقْضِ بَيْنَنَا فَيَقُوْلُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ إِنِّي اتُّخِذْتُ إِلَهًا مِنْ دُوْنِ اللهِ وَإِنَّهُ لَا يُهِمُّنِي الْيَوْمَ إِلَّا نَفْسِي وَلَكِنْ أَرَأَيْتُمْ لَوْ كَانَ مَتَاعٌ فِي وِعَاءٍ مَخْتُومٍ عَلَيْهِ أَكَانَ يُقْدَرُ عَلَى مَا فِي جَوْفِهِ حَتَّى**

...... ٥۔ نسائي، السنن الكبرى، ٦: ٣٧٨، رقم: ١١٢٨٦

٦۔ ابو عوانه، المسند، ١: ١٤٨، رقم: ٤٣٧

٧۔ ابن راهويه، المسند، ١: ٢٢٨، رقم: ١٨٤

(١) ١۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ٦: ٣٠٨، رقم: ٣١٦٧٥

٢۔ طبراني، المعجم الكبير، ٦: ٢٤٧، رقم: ٦١١٧

٣۔ ابن أبي عاصم، السنة، ٢: ٣٨٤، رقم: ٨١٣

يُقْضَّ الْخَاتَمُ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: لَا قَالَ: فَيَقُوْلُ: إِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَقَدْ حَضَرَ الْيَوْمَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَيَأْتُوْنِي فَيَقُوْلُوْنَ: يَا مُحَمَّدُ! اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَلْيَقْضِ بَيْنَنَا فَأَقُوْلُ: أَنَا لَهَا حَتّٰى يَأْذَنَ اللهُ ﷻ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَرْضَى فَإِذَا أَرَادَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ يَصْدَعَ بَيْنَ خَلْقِهِ نَادَى مُنَادٍ أَيْنَ أَحْمَدُ وَأُمَّتُهُ فَنَحْنُ الْآخِرُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ نَحْنُ آخِرُ الْأُمَمِ وَأَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ.(۱)

’’حضرت ابونضرہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ کے منبر پر ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ...... پس لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے عیسیٰ! اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کر دیجئے کہ ہمارا فیصلہ فرمائے۔ اس پر وہ کہیں گے: میں اس کام کے لیے نہیں ہوں کیونکہ (دنیا میں) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مجھے معبود بنا یا گیا لیکن کیا تم جانتے ہو کہ اگر کسی برتن کو بند کر کے اس پر مہر لگا دی جائے تو کیا اس برتن کی چیز کو اس وقت تک لے سکتے ہیں جب تک کہ اس کی مہر نہ توڑی جائے۔ لوگ کہیں گے کہ ایسا تو نہیں ہو سکتا پھر عیسیٰ (علیہ السلام) فرمائیں گے کہ پس محمد ﷺ جو انبیاء کے خاتمہ پر بمنزلہ مہر کے ہیں، آج تشریف فرما ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے تھے۔ (تم ان کے پاس جاؤ) حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ لوگ یہ سن کر میرے پاس آئیں اور کہیں گے کہ یا محمد! آپ ہی

(۱) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۲۸۱، رقم: ۲۵۴۶

۲۔ أبو يعلى، المسند، ۴: ۲۱۶، رقم: ۲۳۲۸

۳۔ مروزي، تعظيم قدر الصّلاة، ۱: ۲۷۴

۴۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۱۰: ۳۷۲

ہماری شفاعت فرمائیے تاکہ ہمارا حساب ہو جائے میں کہوں گا کہ ہاں میں ہوں شفاعت کے لئے۔ پھر جب اللہ ﷻ فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا، کہاں ہیں أحمد اور ان کی امت؟ پس ہم ہی سب سے آخری اور سب سے پہلے ہیں، ہم سب امتوں سے پیچھے آئے اور سب سے سے پہلے حساب ہمارا ہوگا۔‘‘

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے کہ روز قیامت ساری امتیں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک باری باری سب نبیوں کے پاس حاضر ہوکر قیامت کی ہولنا کیوں سے نجات کے لئے شفاعت کی درخواست کریں گی۔ جب وہ ہرطرف سے مایوس ہوکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گی تو وہ انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بھیج دیں گے۔ وہ لوگ آپ ﷺ کے پاس آئیں گے تو آپ ﷺ فرمائیں گے کہ میں اسی کام لئے ہوں، آپ ﷺ انہیں کسی دوسرے نبی کے پاس نہیں بھیجیں گے۔ اگر آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو آپ روزِ محشر تمام امتوں کو اس کی طرف بھیجتے۔ معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ان احادیث میں خاتم النبیین کے صریح الفاظ بھی آپ ﷺ کی ختم نبوت کے آئینہ دار ہیں۔

## (۲) حضور ﷺ اور آپ کی امت کی گواہی پر قومِ نوح کا تعجب!

۱۸۳۔ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ ذَكَرَ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ سَبْعَةِ رَهْطٍ شَهِدُوْا بَدْرًا قَالَ وَهْبٌ وَقَدْ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ كُلُّهُمْ رَفَعُوا الْحَدِيْثَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ (ومن هذ الحديث) فَيَقُوْلُ نُوْحٌ لِمُحَمَّدٍ وَأُمَّتِه هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي بَلَّغْتُ قَوْمِي الرِّسَالَةَ وَاجْتَهَدْتُ لَهُمْ بِالنَّصِيْحَةِ وَجَهَدْتُ أَنْ أَسْتَنْقِذَهُمْ مِنَ النَّارِ سِرًّا وَجِهَارًا فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأُمَّتُهُ فَإِنَّا نَشْهَدُ بِمَا نَشَدْتَنَا بِهِ إِنَّكَ فِي جَمِيْعِ مَا قُلْتَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ فَيَقُوْلُ قَوْمُ نُوْحٍ وَأَنَّى عَلِمْتَ هٰذَا يَا أَحْمَدُ! انْتَ وَأُمَّتُكَ وَنحن أَوَّلُ الْأُمَمِ وَأَنْتَ

وَ أُمَّتُکَ اٰخِرُ الْأُمَمِ.(۱)

’’حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں حضرت حسن بن ابی الحسن نے سات بدری صحابہ کرام سے روایت کیا، اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا اور اس حدیث کو تمام لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے مرفوعًا روایت کیا ہے۔ (اس حدیث میں سے یہ ہے) کہ حضرت نوح علیہ السلام حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی امت سے کہیں گے: کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے اپنی قوم کو (الوہی) پیغام پہنچا دیا تھا اور ان کی خیر خواہی کے لئے انتھک محنت کی اور انہیں دوزخ کی آگ سے بچانے کے لئے پوشیدہ اور اعلانیہ جدوجہد کی، مگر انہوں نے میری پکار کے جواب میں راہِ فرار اختیار کی۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اُمت جواب دیں گے کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے سچ ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کہے گی: یا احمد (ﷺ)! آپ نے اور آپ کی اُمت نے (ہمارے بارے میں) کہاں سے جانا حالانکہ ہم پہلی امت ہیں جبکہ آپ آخری رسول اور آپ کی امت آخری امت ہے۔‘‘

اِس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور نبی اکرم ﷺ آخری نبی اور اُمت محمدی ﷺ آخری امت ہے۔

## یہ گواہی دو کہ میں خاتمِ انبیاء و رُسل ہوں

۱۸۴۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي قِصَّةٍ طَوِيْلَةٍ لَّهُ حِينَ جَاءَتْ عَشِيْرَتُهُ يَطْلُبُوْنَهُ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ فَقَالُوْا لَهُ: اِمْضِ مَعَنَا يَا زَيْدُ فَقَالَ: مَا أُرِيْدُ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَدَلًا وَلَا غَيْرِهٖ أَحَدًا فَقَالُوْا: يَا مُحَمَّدُ! اِنّا مُعْطُوْکَ بِهٰذَا الْغُلَامِ دِيَّاتٍ فَسَمِّ مَا شِئْتَ فَإِنّا

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرك على الصحيحين، ۲: ۵۹۷، رقم: ۴۰۱۲
۲۔ ہندی، کنز العمال، ۲: ۶۴۱، رقم: ۴۶۸۰

حَامِلُوْهُ إِلَيْکَ فَقَالَ: أَسْئَلُکُمْ أَنْ تَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي خَاتَمُ أَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ وَأُرْسِلُهُ مَعَکُمْ.(۱)

’’حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ان کے ایک طویل واقعہ میں ہے کہ ان کے قبول اسلام کے بعد جب ان کا خاندان انہیں لینے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ تو انہوں نے حضرت زید سے کہا: اے زید! ہمارے ساتھ چلو تو انہوں نے کہا: میں نہ تو رسول اللہ ﷺ کے بدلہ میں کچھ لینا چاہتا ہوں اور نہ آپ ﷺ کے سوا کسی کے پاس جانا ہی چاہتا ہوں چنانچہ ان کے خاندان والوں نے کہا: اے محمد! ہم اس لڑکے کے بدلے آپ کو ہر طرح کا معاوضہ دیں گے۔ آپ جس چیز کا نام لیں گے ہم آپ کی خدمت میں حاضر کر دیں گے تو اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم سے صرف اس بات کا مطالبہ کرتا ہوں کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کے انبیاء و رسل کا خاتم ہوں۔ پس میں اس لڑکے کو تمہارے ساتھ روانہ کر دوں گا۔‘‘

حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے خاندان سے شہادت توحید کے ساتھ اپنے خاتم الأنبیاء و الرسل ہونے کی شہادت طلب فرما کر عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت و ضرورت کو مزید اجاگر فرما دیا۔

## حضرت آدم علیہ السلام کے شانوں پر ختمِ نبوت کی شہادت

۱۸۵۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: بَيْنَ کَتِفَيِ آدَمَ مَکْتُوْبٌ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ.(۲)

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام کے

(۱) حاکم، المستدرک علی الصحيحين، ۳: ۲۳۵، رقم: ۴۹۴۶

(۲) ۱۔ حلبي، السيرة الحلبية، ۱: ۳۶۰

۲۔ سيوطي، الخصائص الکبری، ۱: ۱۴

شانوں کے درمیان لکھا ہوا تھا: محمد رسول اللہ خاتم النبین۔‘‘

یہ روایت حضور نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت پر صراحتاً دلالت کر رہی ہے۔

۱۸۶۔ (مِنْ حَدِيْثٍ طَوِيلٍ عَنْ وَهْبِ بنِ مُنَبِّه و مُعاذِ بْنِ جَبَلٍ:) وتَعْمَرُهُ يَا آدَمُ مَا كُنْتَ حَيًّا تَعْمَرُهُ مِنْ بَعْدِكَ الْأُمَمُ وَالْقُرُوْنُ وَالْأَنْبِيَاءُ مِنْ وَلَدِكَ أُمَّةً بَعْدَ أُمَّةٍ وَقَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ وَنَبِيًّا بَعْدَ نَبِيٍّ حَتَّى يَنْتَهِي ذَلِكَ إِلَى نَبِيٍّ مِنْ وَلَدِكَ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ وَهُوَ خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ.(۱)

’’(حضرت وہب بن منبہ اور حضرت معاذ بن جبل رضي الله عنهما سے مروی ایک طویل حدیث قدسی میں ہے:) اے آدم! جب تک آپ زندہ رہیں گے میرے اس گھر (خانہ کعبہ) کو آباد کریں گے اور آپ کے بعد آپ کی اولاد میں سے مختلف گروہ، طبقات اور انبیاء ایک گروہ کے بعد دوسرا گروہ اور ایک طبقے کے بعد دوسرا طبقہ اور ایک نبی کے بعد دوسرا نبی اسے آباد کریں گے۔ یہاں تک کہ یہ سلسلہ آپ کی اولاد میں سے حضرت محمد ﷺ تک پہنچے گا اور (ان کی شان یہ ہے کہ) وہ تمام نبیوں کے خاتم ہیں۔‘‘

مذکورہ بالا حدیث قدسی میں حضور نبی اکرم ﷺ کو خاتم النّبیین کے الفاظ سے یاد فرمایا گیا جو اس معنی پر صراحۃً دلالت کر رہے ہیں کہ آپ ﷺ سلسلہ انبیاء کو ختم فرمانے والے ہیں۔ اس حدیث میں یہ بھی واضح کر دیا گیا کہ یہ نبی سب امتوں اور نبیوں کے بعد تشریف لائیں گے۔

## ختمِ نبوتِ محمدی ﷺ پر ایک راہب کی گواہی

۱۸۷۔ عَنْ خَلِيْفَةَ بْنِ عَبْدَةَ بْنِ جَرْوَلٍ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ

(۱) ۱۔ بیہقي، شعب الإيمان، ۳: ۴۳۳، رقم: ۳۹۸۵
۲۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۷: ۲۶۴
۳۔ ہیثمي، مجمع الزوائد، ۳: ۲۸۸

رَبِيعَةَ بْنِ سُوَاءَ ةَ بْنِ جُشْمٍ كَيْفَ سَمَّاكَ أَبُوكَ مُحَمَّدٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ: أَمَا إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ أَبِي عَمَّا سَأَلْتَنِي عَنْهُ فَقَالَ خَرَجْتُ رَابِعَ أَرْبَعَةٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ أَنَا أَحَدُهُمْ وَسُفْيَانُ بْنُ مُجَاشِعِ بْنِ دَارِمٍ وَأُسَامَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُنْدُبِ بْنِ الْعَنْبَرِ وَيَزِيدُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ كَنَابِيَّةَ بْنِ حَرْقُوصِ بْنِ مَازِنٍ بِزَيْدِ بْنِ جِفْنَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ غَسَّانَ بِالشَّامِ فَلَمَّا قَدِمْنَا الشَّامَ نَزَلْنَا عَلَى غَدِيرٍ عَلَيْهِ شَجَرَاتٌ لِدَيْرَانِي يَعْنِي صَاحِبَ صَوْمَعَةٍ فَقُلْنَا لَوْ اغْتَسَلْنَا مِنْ هَذَا الْمَاءِ وَادَّهَنَّا وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا ثُمَّ أَتَيْنَا صَاحِبَنَا فَأَشْرَفَ عَلَيْنَا الدَّيْرَانِيُّ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ لُغَةٌ مَا هِيَ بِلُغَةِ أَهْلِ الْبَلَدِ فَقُلْنَا نَعَمْ نَحْنُ قَوْمٌ مِنْ مُضَرَ قَالَ مِنْ أَيِّ مُضَرَ قُلْنَا مِنْ خِنْدِفٍ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيُبْعَثُ مِنْكُمْ وَشِيكًا نَبِيٌّ فَسَارِعُوا وَخُذُوا بِحَظِّكُمْ مِنْهُ تَرْشُدُوا فَإِنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ فَقُلْنَا مَا اسْمُهُ؟ فَقَالَ مُحَمَّدٌ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا مِنْ عِنْدِ ابْنِ جِفْنَةَ وُلِدَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا قَالَ الْعَلَاءُ قَالَ قَيْسُ بْنُ عَاصِمٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ تَدْرِي مَنْ أَوَّلُ مَنْ عَلِمَ بِكَ مِنَ الْعَرَبِ قَبْلَ أَنْ تُبْعَثَ قَالَ لَا قَالَ بَنُو تَمِيمٍ وَقَصَّ عَلَيْهِ هَذِهِ الْقِصَّةَ.(۱)

”خلیفہ بن عبدہ بن جرول کہتے ہیں میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ بن سواءۃ

(۱) ۱۔ طبراني، المعجم الكبير، ۱۷: ۱۱۱، رقم: ۲۷۳
۲۔ ہیثمي، مجمع الزوائد، ۸: ۲۲۳، رقم: ۱۳۸۸۸
۳۔ ابن كثير، البدايه والنهايه، ۲: ۳۳۱
۴۔ عسقلاني، الاصابة في تمييز الصحابة، ۶: ۲۵، ۳۳۸
۵۔ سيوطي، الخصائص الكبري، ۱: ۴۰
۶۔ حلبي، السيرة الحلبية، ۱: ۱۳۳

بن جشم سے پوچھا: تمہارے باپ نے جاہلیت میں تمہارا نام محمد کیسے رکھا؟ انہوں نے کہا: میں نے اپنے باپ سے یہی سوال پوچھا جو تم مجھ سے پوچھا ہے تو انہوں نے کہا: ہم بنو تمیم سے چار افراد نکلے، میں ان میں چوتھا تھا۔ دیگر افراد میں سفیان بن مجاشع بن دارم اور اسامہ بن مالک بن جندب بن العنبر اور یزید بن ربیعہ بن کنابیہ بن حرقوص بن مازن، ہم زید بن جفنہ بن مالک بن غسان کے ساتھ شام کی طرف سفر کے لیے گئے۔ پس جب ہم شام پہنچ گئے تو ہم ایک تالاب کے پاس اترے جس پر ایک راہب کے درخت تھے۔ ہم نے کہا: پہلے ہم اس پانی سے غسل کرتے ہیں، تیل لگاتے ہیں اور کپڑے پہنتے ہیں، پھر اپنے صاحب کے پاس آئیں گے۔ ہمیں راہب نے دیکھا تو کہا: تمہاری زبان اس ملک والوں کی زبان نہیں ہم نے کہا: ہاں ہم مضر قبیلے سے ہیں اس نے کہا کہ کس مضر سے ہم نے کہا خندف سے۔ اس نے کہا: تو سنو! عنقریب تمہاری قوم میں سے ایک نبی مبعوث ہوں گے۔ پس جلدی کرو اور (اس خوش بختی میں سے) اپنا حصہ لے لو۔ تم ان سے ہدایت پاؤ گے وہ خاتم النبیین ہیں۔ ہم نے کہا: ان کا نام کیا ہوگا؟ اس نے کہا: محمد (ﷺ)۔ پس جب ہم ابن جفنہ سے لوٹے تو ہم میں سے ہر ایک کے گھر بیٹا پیدا ہوا، سو ہر ایک نے اس کا نام محمد رکھا۔ علاء کہتے ہیں، قیس نے عاصم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کی بعثت سے پہلے عربوں میں سب سے پہلے آپ کو کون جانتا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں اس نے کہا: بنو تمیم اور پھر آپ ﷺ کو یہ قصہ سنایا۔‘‘

www.MinhajBooks.com

## بصریٰ کے بازار میں ایک راہب کا اعلان

۱۸۸۔ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: قَالَ لِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَضَرْتُ سُوْقَ بُصْرَى فَإِذَا رَاهِبٌ فِي صَوْمَعَتِهِ يَقُوْلُ سَلُوْا أَهْلَ

هَذَا الْمَوْسَمِ أَ فِيهِمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْحَرَمِ قَالَ طَلْحَةُ: قُلْتُ: نَعَمْ أَنَا فَقَالَ: هَلْ ظَهَرَ أَحْمَدُ بَعْدُ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَمَنْ أَحْمَدُ؟ قَالَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ هَذَا شَهْرُهُ الَّذِي يَخْرُجُ فِيهِ وَهُوَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ مَخْرِجُهُ مِنَ الْحَرَمِ وَمُهَاجِرُهُ إِلَى نَخْلٍ وَحرة وسباح فإياك أن تسبق إليه.(۱)

''ابراہیم بن محمد بن طلحہ کہتے ہیں کہ مجھے طلحہ بن عبد اللہ نے کہا: میں بصریٰ کے بازار میں تھا تو وہاں ایک راہب اپنے گرجے میں کہہ رہا تھا: اس اجتماع والوں سے پوچھو کیا ان لوگوں میں کوئی اہل حرم میں سے ہے؟ طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ہاں میں ہوں تو اس نے کہا: کیا احمد ظاہر ہو گئے ہیں؟ طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: یہ احمد کون ہیں؟ اس راہب نے کہا: یہ احمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں۔ یہ ان کا مہینہ ہے جس میں دنیا میں تشریف لائیں گے اور وہ آخری نبی ہیں۔ آپ کی جائے ولادت حرم ہے اور آپ کی ہجرت گاہ کھجوروں والی سرزمین ہے اور حرہ اور سباح والی زمین ہے۔''

## حضور نبی اکرم ﷺ کی ختمِ نبوت پر ایک گوہ کی گواہی

۱۸۹۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ قَالَ:ثُمَّ أَقْبَلَ (الْأَعْرَابِيُّ) عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى، لَا آمَنْتُ بِكَ. وَقَدْ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَا أَعْرَابِيُّ! مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ

www.MinhajBooks.com

(۱) ۱۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۳: ۴۱۶، رقم: ۵۵۸۶
۲۔ مزي، تهذيب الكمال، ۱۳: ۴۱۴
۳۔ ابن سعد، الطبقات الكبرى، ۳: ۲۱۵
۴۔ اصبهاني، دلائل النبوة، ۱: ۵۰

قُلْتَ مَا قُلْتَ، وَقُلْتَ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَمْ تُكْرِمْ مَجْلِسِي؟ فَقَالَ: وَتُكَلِّمُنِي أَيْضًا؟ اِسْتِخْفَافًا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى، لَا آمَنْتُ بِکَ أَوْ يُؤْمِنُ بِکَ هَذَا الضَّبُّ. فَأَخْرَجَ ضَبًّا مِنْ كُمِّهِ وَطَرَحَهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنْ آمَنَ بِکَ هَذَا الضَّبُّ آمَنْتُ بِکَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا ضَبُّ! فَتَكَلَّمَ الضَّبُّ بِكَلَامٍ عَرَبِيٍّ مُبِيْنٍ فَهِمَهُ الْقَوْمُ جَمِيْعًا: لَبَّيْکَ وَسَعْدَيْکَ، يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَعْبُدُ؟ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ وَفِي الْأَرْضِ سُلْطَانُهُ وَفِي الْبَحْرِ سَبِيْلُهُ وَفِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ وَفِي النَّارِ عَذَابُهُ. قَالَ: فَمَنْ أَنَا، يَا ضَبُّ؟ قَالَ: أَنْتَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، قَدْ أَفْلَحَ مَنْ صَدَّقَکَ، وَقَدْ خَابَ مَنْ كَذَّبَکَ. فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّکَ رَسُوْلُ اللهِ حَقًّا.(۱)

’’حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں: پھر وہ اعرابی حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: مجھے لات و عزیٰ کی قسم! میں تم پر ایمان نہیں رکھتا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: اے اعرابی! کس چیز نے تمہیں اس بات پر ابھارا ہے کہ تم میری مجلس کی تکریم کو

(۱) ۱۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۶: ۱۲۶-۱۲۹، رقم: ۵۹۹۶
۲۔ طبراني، المعجم الصغير، ۲: ۱۵۳-۱۵۵، رقم: ۹۴۸
۳۔ أبو نعيم، دلائل النبوة: ۳۷۷-۳۷۹
۴۔ بيهقي، دلائل النبوة، ۶: ۳۶-۳۸
۵۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۸: ۲۹۲-۲۹۴
۶۔ ابن كثير، شمائل الرسول، ۳۵۱-۳۵۳
۷۔ السيوطي، الخصائص الكبرى، ۲: ۶۵

بالائے طاق رکھ کر ناحق گفتگو کرو؟ اس نے بے ادبی سے رسول اللہ ﷺ سے کہا: کیا آپ بھی میرے ساتھ ایسے ہی گفتگو کریں گے؟ اور کہا: مجھے لات و عزیٰ کی قسم! میں آپ پر اس وقت تک ایمان نہیں لاؤں گا جب تک یہ گوہ آپ پر ایمان نہیں لاتی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی آستین سے گوہ نکال کر حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پھینک دی اور کہا: اگر یہ گوہ آپ پر ایمان لے آئے تو میں بھی ایمان لے آؤں گا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے گوہ! پس گوہ نے ایسی واضح اور شستہ عربی میں کلام کیا کہ جسے تمام لوگوں نے سمجھا۔ اس نے عرض کیا: اے دو جہانوں کے رب کے رسول! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: تم کس کی عبادت کرتی ہو؟ اس نے عرض کیا: میں اس کی عبادت کرتی ہوں جس کا عرش آسمانوں میں ہے، زمین پر جس کی حکمرانی ہے اور سمندر پر جس کا قبضہ ہے، جنت میں جس کی رحمت ہے اور دوزخ میں جس کا عذاب ہے۔ آپ ﷺ نے پھر پوچھا: اے گوہ! میں کون ہوں؟ اس نے عرض کیا: آپ دو جہانوں کے رب کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ جس نے آپ کی تصدیق کی وہ فلاح پا گیا اور جس نے آپ کی تکذیب کی وہ ذلیل و خوار ہوگیا۔ اعرابی یہ دیکھ کر بول اٹھا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔‘‘

## میں ایک ہزار یا اس سے بھی زیادہ انبیاء کا خاتم ہوں

۱۹۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ مَرْفُوْعًا إِنِّي خَاتِمُ أَلْفِ نَبِيٍّ أَوْ أَكْثَرَ. (۱)

(۱) ۱۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۲: ۶۵۳، رقم: ۴۱۶۸

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۷۹، رقم: ۱۱۷۶۹

۳۔ ابن سعد الطبقات الكبرىٰ، ۱: ۱۹۲

۴۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۷: ۳۴۶

’’حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ہزار یا اس سے زائد انبیاء کرام کا خاتم ہوں۔‘‘

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء کے آخر پر تشریف لائے، ان کی تعداد خواہ ایک ہزار ہو یا اس سے بھی زائد۔ مقصودِ بیان ختم نبوت ہے جو دیگر احادیث میں صراحت کے ساتھ موجود ہے۔

## قرآن کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جاننے سے استدلال

۱۹۱۔ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اعْمَلُوْا بِالْقُرْآنِ أَحِلُّوا حَلَالَهُ وَحَرِّمُوْا حَرَامَهُ وَاقْتَدُوْا بِهِ وَلَا تَكْفُرُوا بِشَيْءٍ مِنْهُ وَمَا تَشَابَهَ عَلَيْكُمْ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِي كَي مَا يُخْبِرُوْكُمْ وَآمِنُوْا بِالتَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُوْرِ وَمَا أُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ.(۱)

’’حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن پر عمل کرو۔ اس کے حلال کو حلال جانو اور حرام کو حرام، اور اس کی پیروی کرو اور اس میں سے کسی چیز کا انکار نہ کرو اور جو چیز تم پر متشابہ ہو جائے اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف اور پھر اس کے بعد صاحبان اختیار کی طرف لوٹا دو تاکہ وہ تمہیں (اس شے کی نسبت) خبر دے سکیں (کہ وہ حلال ہے یا حرام)۔ تورات، انجیل اور زبور پر ایمان لاؤ اور ہر اس چیز پر جو انبیاء کرام علیہم السّلام کو ان

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۱: ۷۵۷، رقم: ۲۰۸۷
۲۔ بیهقي، شعب الایمان، ۲: ۴۵۸، رقم: ۲۴۷۸
۳۔ هیثمي، مجمع الزوائد، ۱: ۱۷۰، ۷۸۲
۴۔ ہندی، کنز العمال، ۱: ۳۳۷، ۹۶۵

کے رب کی طرف سے عطا کی گئی۔‘‘

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ قیامت تک قرآن مجید کے حلال و حرام کا نظام ہی نافذ العمل ہوگا۔ اگر کسی شے کا حکم قرآن میں نہ ملے تو سنت رسول ﷺ اور اولی الامر کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ معلوم ہوا کہ قرآن مجید آخری الہامی کتاب ہے۔ چنانچہ صاحب قرآن سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ آخری نبی ہیں۔

## حلال و حرام وہی ہے جس کا اعلان حضور ﷺ نے فرمایا

**۱۹۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللهَ أَنْزَلَ كِتَابَهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ فَمَا أَحَلَّ فِي كِتَابِهِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ فَهُوَ حَلَالٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَا حَرَّمَ فِي كِتَابِهِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ فَهُوَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.** (۱)

’’حضرت انس بن مالک رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب اپنے نبی کی زبان پر نازل کی اور اس کے حلال کو حلال فرمایا اور اس کے حرام کو حرام فرمایا۔ پس اس نے اپنی کتاب میں اپنے نبی کی زبان پر جس چیز کو حلال فرمایا وہ قیامت تک حلال ہے اور جس چیز کو اس نے اپنی کتاب میں اپنے نبی کی زبان کے ذریعے حرام کر دیا وہ قیامت تک حرام ہے۔‘‘

ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حلال و حرام قیامت تک وہی ہے جو حضور رسالت مآب ﷺ کی زبان اقدس سے بصورت قرآن یا بصورت حدیث جاری ہوا۔ آپ ﷺ کے بعد کسی کے پاس حلال و حرام کا اختیار نہیں۔ معلوم ہوا کہ قیامت تک

(۱) ۱۔ مقدسی، الأحادیث المختارہ، ۶: ۱۳۴، رقم: ۲۱۳۲

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱: ۳۴۶، رقم: ۹۹۱

صرف حضور نبی اکرم ﷺ ہی کی نبوت و رسالت جاری رہے گی۔ اگر آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا ممکن ہوتا تو اس کے لئے بھی حلال وحرام کی گنجائش رکھی جاتی، مگر ایسا نہیں ہوا جو آپ ﷺ کے خاتم النّبیین ہونے پر صریحاً دلالت کرتا ہے۔

## اَنبیاء کرام میں سے آدم علیہ السلام کے سب سے آخری بیٹے

۱۹۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَنَادَى بِالْأَذَانِ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مَرَّتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ مَرَّتَيْنِ، قَالَ آدَمُ: مَنْ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: آخِرُ وَلَدِكَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ.(۱)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام ہند میں نازل ہوئے اور (نازل ہونے کے بعد) آپ نے وحشت محسوس کی تو (ان کی وحشت دور کرنے کے لئے) جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اذان دی: اَللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ دو مرتبہ کہا، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ دو مرتبہ کہا تو حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: محمد (ﷺ) کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ کی اولاد میں سے آخری نبی ﷺ۔“

مذکورہ بالا احادیث حضور نبی اکرم ﷺ کے سب سے آخری نبی ہونے پر صراحتاً دلالت کر رہی ہیں۔

www.MinhajBooks.com

(۱) ۱۔ أبو نعيم، حلية الأولياء، ۵: ۱۰۷
۲۔ ديلمي، مسند الفردوس، ۴: ۲۷۱، رقم: ۶۷۹۸
۳۔ ابن عساكر، تاريخ دمشق الكبير، ۷: ۴۳۷

## ایک صحابی کی زبان پر بعد از وفات خاتم النبیین کے الفاظ

۱۹۴۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فِی رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ، فَأَتَانِي آتٍ وَأَنَا أُسَبِّحُ بَعْدَ الْمَغْرِبِ إِنَّ زَيْدًا قَدْ تَكَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهِ فَجِئْتُ مُسْرِعًا فَأَتَيْتُهُ وَقَدْ حَضَرَهُ رَهْطٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَقُوْلُ أَوْ يُقَالُ عَلَى لِسَانِهِ الْأَوْسَطِ (وَمِنْ كَلَامِهِ) أَحْمَدُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.(۱)

''حضرت نعمان بن بشیر سے طویل روایت میں ہے کہ پس میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ بے شک زید نے بعد از وفات کلام کیا ہے۔ میں تیزی سے ان کے پاس آیا تو ان کے پاس انصار کی ایک جماعت موجود تھی اور وہ کہ رہے تھے یا ان کی زبان پر جاری تھا: (ان کے کلام میں سے یہ ہے) احمد (یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) اللہ کے رسول سب سے آخری نبی ہیں۔ یا رسول اللہ! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی برکتیں نازل ہوں۔''(۲)

## وادیِ مکہ میں خاتم النبیین ﷺ کی آمد کا اعلان

۱۹۵۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: خَرَجْتُ حَاجًّا فِي جَمَاعَةٍ مِنْ

(۱) ۱۔ شيباني، الآحاد والمثاني، ۱: ۷۴

۲۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۵: ۱۸۰

(۲) امام بخاری 'التاریخ الکبیر (۳: ۳۸۳، رقم: ۱۲۸۱)' میں لکھتے ہیں:

زيد بن خارجة ابن أبي زهير الخزرجي الأنصاری شهد بدرا توفي زمان عثمان هو الّذي تكلّم بعد الموت.

''زید بن خارجہ بن ابی زہیر الخزرجی الانصاری غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد میں وفات پائی۔ یہی وہ صحابی ہیں جنھوں نے بعد از وفات کلام کیا۔''

قَوْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ وَأَنَا بِمَكَّةَ نُوْرًا سَاطِعًا مِنَ الْكَعْبَةِ حَتَّى وَصَلَ إِلَى جِبَالِ يَثْرِبَ بَأَسْعَرَ جُهَيْنَةَ فَسَمِعْتُ صَوْتًا فِي النُّوْرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: انْقَشَعَتِ الظَّلْمَاءُ وَسَطَعَ الضِّيَاءُ وَبُعِثَ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ ثُمَّ أَضَاءَ إِضَاءَةً أُخْرَى حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى قُصُوْرِ الْحِيْرَةِ وَأَبْيَضِ الْمَدَائِنِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا فِي النُّوْرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ظَهَرَ الْإِسْلَامُ وَكُسِرَتِ الْأَصْنَامُ وَوُصِلَتِ الْأَرْحَامُ. (۱)

’’عمرو بن مرہ جہنی کہتے ہیں کہ میں زمانۂ جاہلیت میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ حج کرنے کے لیے نکلا پس میں نے مکہ میں خواب میں دیکھا کہ ایک نہایت روشن نور کعبہ سے نکلا اور یثرب کے پہاڑوں تک پہنچ گیا۔ میں نے اس نور میں ایک آواز سنی اور کہنے والا کہہ رہا تھا: تاریکیاں چھٹ گئیں۔ روشنی نمودار ہوگئی اور خاتم الانبیاء مبعوث کر دیئے گئے پھر روشنی کو اور زیادہ چمکدار کر دیا گیا یہاں تک کہ میں نے حیرہ کے محلات دیکھے اور مدائن کو بھی اس نے روشن کر دیا میں نے نور میں ایک آواز سنی اور کہنے والا کہہ رہا تھا: اسلام ظاہر ہوگیا، بت ٹوٹ گئے اور صلہ رحمی کر دی گئی۔‘‘

## حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرف بعثتِ خاتم الانبیاء کی وحی

۱۹۶۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ: أَوْحَى اللهُ إِلَى يَعْقُوْبَ أَنِّي أَبْعَثُ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ مُلُوْكًا وَأَنْبِيَاءَ حَتَّى أَبْعَثَ النَّبِيَّ الْحَرَمِيَّ الَّذِي

(۱) ۱۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۸: ۲۴۴
۲۔ ابن هشام، السيرة النبويه، ۱: ۳۱۴
۳۔ ابن كثير، البداية والنهاية، ۲: ۳۱۹
۴۔ ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۴۶۸، رقم: ۳۷۲۹۳

تَبْنِي أُمَّتُهُ هَيْكَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَهُوَ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَاسْمُهُ أَحْمَدُ. (۱)

’’محمد بن کعب القرظی سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ میں تمہاری اولاد میں سے بادشاہ اور انبیاء کرام مبعوث فرماؤں گا یہاں تک کہ نبی حرمی کو مبعوث فرماؤں گا جن کی امت بیت المقدس کا ہیکل تعمیر کرے گی اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور ان کا نام احمد ہے۔‘‘

## عرش کے پائے پر مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ خَاتَمُ الأَنبِيَاءِ

۱۹۷۔ عَنْ مَيْسَرَةَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْأَرْضَ وَاسْتَوَى إِلَى السَّمَآءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ وَخَلَقَ الْعَرْشَ كَتَبَ عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَخَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ الَّتِي أَسْكَنَهَا آدَمَ وَحَوَّاءَ وَكَتَبَ اسْمِي أَيْ مَوْصُوْفًا بِالنُّبُوَّةِ أَوْ بِمَا هُوَ أَخَصُّ مِنْهَا وَهُوَ الرِّسَالَةُ عَلَى مَا هُوَ الْمَشْهُوْرُ عَلَى الْأَبْوَابِ وَالْأَوْرَاقِ وَالْقِبَابِ وَالْخِيَامِ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ أَيْ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ الرُّوْحُ جَسَدَهُ فَلَمَّا أَحْيَاهُ اللهُ نَظَرَ إِلَى الْعَرْشِ فَرَأَى اسْمِي فَأَخْبَرَهُ اللهُ تَعَالَى أَنَّهُ سَيِّدُ وَلَدِكَ فَلَمَّا غَرَّهُمَا الشَّيْطَانُ تَابَا وَاسْتَشْفَعَا بِاسْمِي إِلَيْهِ أَيْ فَقَدْ وُصِفَ ﷺ بِالنُّبُوَّةِ قَبْلَ وُجُوْدِ آدَمَ. (۲)

’’حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کب نبی بنے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین کو

---

(۱) ابن سعد، الطبقات الکبری، ۱: ۱۶۳

(۲) حلبي، السيرة الحلية، ۱: ۳۵۵

تخلیق فرمایا اور آسمان کی طرف متوجہ ہوا پس سات آسمانوں کو خوبصورتی سے تخلیق فرمایا اور عرش کو تخلیق فرمایا اور عرش کے پائے پر ’’**محمد رسول اللہ خاتم الأنبیاء**‘‘ لکھا اور اللہ نے جنت کو تخلیق فرمایا جس میں حضرت آدم اور حضرت حواء کو ٹھہرایا اور میرا نام جنت کے دروازوں، پتوں اور گنبدوں پر لکھا۔ وصف نبوت کے ساتھ متصف لکھا یا اس سے زیادہ خاص یعنی رسالت کے ساتھ لکھا۔ مصنف نے لکھا: جس طرح کہ مشہور ہے اور حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے یعنی روح کے جسم میں داخل ہونے سے پہلے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے ان کو حیات بخشی انہوں نے عرش کی طرف دیکھا تو میرا نام دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو خبر دی کہ یہ تیری اولاد کے سردار ہیں۔ پھر جب حضرت آدم و حواء کو شیطان نے بہکایا تو انہوں نے توبہ کی اور میرے نام سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفاعت طلب کی۔ پس آدم علیہ السلام کے وجود میں آنے سے قبل حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت کے ساتھ متصف کیا گیا۔‘‘

## سوالِ قبر کے جواب میں ’خاتم النبیین‘ کے الفاظ

**۱۹۸۔ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ رضی اللہ عنہ فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ فِي سُؤَالِ الْقَبْرِ فَيَقُوْلُ (أَيِ الْمَيِّتُ): اَلْإِسْلَامُ دِيْنِي وَمُحَمَّدٌ نَبِيِّي وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَهُ: صَدَقْتَ.** (۱)

’’تمیم داری، قبر میں سوال کے حوالے سے ایک طویل حدیث بیان کرتے ہیں پس میت کہے گی: اسلام میرا دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ فرشتے اسے کہتے ہیں: تو نے درست کہا۔‘‘

اگر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی کو آنا ہوتا تو مومن سوالِ قبر کے جواب

(۱) سیوطی، الدر المنثور، ۸: ۳۴

حضور نبی اکرم ﷺ کو خاتم النبیین کے نام سے یاد نہ کرتا بلکہ نعوذ باللہ بعض قبروں میں ظلی و بروزی نبیوں کے نام بھی لیے جاتے۔ مگر مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے اس قسم کے کسی بھی جواب کے امکان کی نفی کی گئی اور واضح کیا گیا ہے کہ مومن جواب میں صرف یہ کہے گا کہ میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں جو سب سے آخری نبی ہیں۔ فرشتے اس کے جواب کی تصدیق کریں گے۔ اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ قبر میں نجات کے لئے حضور نبی کرم ﷺ کو خاتم النبیین ماننا ضروری ہے۔

## حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء کا حکم

۱۹۹۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.(۱)

''حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے بعد میرے ساتھیوں ابو بکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی اقتداء کرو عمار کی ہدایت پر عمل کرو اور عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے عہد کو مضبوطی سے پکڑ لو۔''

۲۰۰۔ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.(۲)

(۱) ترمذی، الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب مناقب عبد الله بن مسعود، ۵: ۶۷۲، رقم: ۳۸۰۵

(۲) ۱۔ ترمذی، السنن، کتاب المناقب، باب في مناقب أبي بکر وعمر کلیهما، ۵: ۶۰۹، رقم: ۳۶۶۲

۲۔ حاکم، المستدرك علی الصحیحین، ۳: ۷۹، رقم: ۴۴۵۲

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء کرو۔“

۲۰۱۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنَّهُمَا حَبْلُ اللهِ الْمَمْدُوْدُ وَمَنْ تَمَسَّکَ بِهِمَا فَقَدْ تَمَسَّکَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى الَّتِي لَا انْفِصَامَ لَهَا.(۱)

”حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کی پیروی کرو جو میرے بعد آئیں گے اور وہ ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) ہیں۔ یہ دنوں اللہ تعالیٰ کی دراز و کشادہ رسیاں ہیں اور جس نے ان دونوں کو مضبوطی سے تھام لیا تحقیق اس نے ایسی مضبوط رسی کو تھام لیا جو کھلنے والی نہیں۔“

حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنے بعد ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی کا حکم دینا، آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے کی دلیل ہے۔ اگر آپ ﷺ کے بعد بھی نبی ہوتا تو پہلے اس کی پیروی کا حکم دیا جاتا، کیونکہ نبی ہمیشہ امتی سے افضل ہوتا ہے اور افضل کی اقتداء کا حکم پہلے دیا جاتا ہے۔

## حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضور خاتم الانبیاء کے وصی ہیں

۲۰۲۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: خَطَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَرَ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ خَاتَمَ

------

۳۔ بيهقي، السنن الكبرىٰ، ۵: ۲۱۲، رقم: ۹۸۳۶

۴۔ أحمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۱: ۲۳۸، رقم: ۲۹۳

۵۔ طبراني نے يه حديث ’المعجم الأوسط (۷: ۱۶۸، رقم: ۷۱۷۷)‘ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے۔

(۱) هيثمي، مجمع الزوائد، ۹: ۵۳

الْأَوْصِيَاءِ وَوَصِيِّ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَمِيْنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ.(۱)

”ابو طفیل سے روایت ہے کہ حضرت حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا، پس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور کہا کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ خاتم الاوصیاء ہیں اور خاتم الانبیاء کے وصی ہیں اور صدیقین اور شہداء کے امین ہیں۔“

۲۰۳۔ عَنْ كَعْبٍ قَالَ: إِنَّ أَبِي كَانَ مِنْ أَعْلَمِ النَّاسِ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ عَلَى مُوْسَى وَكَانَ لَمْ يَدَّخِرْ عَنِّي شَيْئًا مِمَّا كَانَ يَعْلَمُ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَانِي فَقَالَ لِي: يَا بُنَيَّ! إِنَّکَ قَدْ عَلِمْتَ أَنِّي لَمْ أَدَّخِرْ عَنْکَ شَيْئًا مِمَّا كُنْتُ أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنِّي قَدْ حَبَسْتُ عَنْکَ وَرَقَتَيْنِ فِيْهِمَا نَبِيٌّ يُبْعَثُ قَدْ أَظَلَّ زَمَانُهُ فَكَرِهْتُ أَنْ أُخْبِرَکَ بِذٰلِکَ فَلَا آمَنُ عَلَيْکَ أَنْ يَخْرُجَ بَعْضُ هٰؤُلَاءِ الْكَذَّابِيْنَ فَتُطِيْعُهُ وَقَدْ جَعَلْتُهُمَا فِي هٰذِهِ الْكُوَّةِ الَّتِي تَرَى وَطِيْنْتُ عَلَيْهِمَا فَلَا تَعْرِضَنَّ لَهُمَا وَلَا تَنْظُرَنَّ فِيْهِمَا حِيْنَکَ هٰذَا فَإِنَّ اللهَ إِنْ يُرِدْ بِکَ خَيْرًا وَيَخْرُجْ ذٰلِکَ النَّبِيُّ تَتْبَعُهُ ثُمَّ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ فَدَفَنَّاهُ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَنْظُرَ فِي الْوَرَقَتَيْنِ فَفَتَحْتُ الْكُوَّةَ ثُمَّ اسْتَخْرَجْتُ الْوَرَقَتَيْنِ فَإِذَا فِيْهِمَا: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَمُهَاجِرُهُ بِطَيْبَةَ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيْظٌ وَلَا صَخَّابٌ فِي الْأَسْوَاقِ وَيَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ وَيَعْفُو وَيَصْفَحُ، أُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ الَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ اللهَ عَلَى كُلِّ حَالٍ تَذَلَّلُ أَلْسِنَتُهُمْ بِالتَّكْبِيْرِ.(۲)

(۱) ۱۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۲: ۳۳۶، رقم: ۲۱۵۵

۲۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۹: ۲۲۰، رقم: ۱۴۷۹۸

(۲) ۱۔ سيوطی، الخصائص الكبری، ۱: ۲۵

’’حضرت کعب سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میرا باپ تمام لوگوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ کتاب کا بہت بڑا عالم تھا۔ وہ علم کو مجھ سے چھپاتا بھی نہ تھا اس نے اپنی موت کے وقت مجھے بلایا اور کہا: اے بیٹے! تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے علم کو تم سے پوشیدہ نہیں رکھا ہے بجز دو ورقوں کے ان اوراق میں ایک نبی کا ذکر ہے جن کی بعثت کا زمانہ بہت قریب ہے لٰہذا میں نے مناسب سمجھا کہ تم کو اس کی اطلاع کر دوں۔ اس لئے کہ مجھ کو خطرہ ہے بعض نبوت کے جھوٹے دعویدار ظاہر ہوں اور تم ان کی اطاعت کرنے لگو لٰہذا میں نے ان دونوں ورقوں کو تمہارے سامنے کے روزن میں رکھ دیا ہے اور ان پر مہر لگا دی ہے تم ان اوراق کو ابھی نہ دیکھنا ہوسکتا ہے تمہارے لئے اللہ بھلائی کا ارادہ فرما دے اور وہ نبی مذکور آ جائے تو تم اس کی پیروی کرنا اس کے بعد وہ فوت ہو گئے اور ہم نے ان کو دفن کر دیا۔ اس کے بعد میرے لئے اور کوئی شے اس سے زیادہ محبوب نہ تھی کہ میں ان اوراق کو دیکھوں۔ بالآخر میں نے اس روزن کو کھولا اور ان ورقوں کو نکالا ان میں لکھا تھا: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں ان کی جائے ولادت مکہ اور ان کا مقام ہجرت مدینہ ہے وہ نہ بدخلق ہیں نہ سخت مزاج، نہ بازاروں میں شور مچانے والے ہیں اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے ہیں، وہ عفوو درگزر سے کام لیں گے۔ ان کی امت بہت زیادہ حمد کرنے والی ہو گی ان کی زبانیں حمد وسپاس میں سرگرم، وہ دشمنان دین کے مقابلے میں اپنے نبی کی مدد کریں گے۔‘‘

## اُمت کا اوّل و آخر بہتر ہونے سے اِستدلال

۲۰۴۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ مَرْفُوْعًا: خَيْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلُهَا وَاٰخِرُهَا.

---

۲۔ سیوطي، الدّر المنثور، ۳: ۵۷۷

۳۔ کلاعي، الإکتفاء بما تضمنه من مغازي رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، ۳: ۲۹۷

اَوَّلُهَا فِيهِمْ رَسُوْلُ اللهِ وَاٰخِرُهَا فِيهِمْ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَبَيْنَ ذٰلِکَ نَهْجٌ أَعْوَجُ لَيْسَ مِنْکَ وَلَسْتَ مِنْهُمْ.(۱)

’’حضرت عروہ بن رویم سے مرفوعاً روایت ہے اس امت کا سب سے بہتر وقت اس کا پہلا اور آخری زمانہ ہے کیونکہ اس کے پہلے زمانے میں رسول اللہ ﷺ ہیں اور آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں اور دونوں زمانوں کے درمیان کا زمانہ ٹیڑھا راستہ ہے، نہ وہ راستہ تیری طرف سے ہے اور نہ تو ان لوگوں میں سے ہے۔‘‘

اس حدیثِ مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک امتِ محمدی کا زمانہ ہے۔ اس دوران کوئی اور امت نہیں آئے گی۔ چونکہ امت کا وجود نبی کے ساتھ ہی ممکن ہے لہٰذا حضور نبی اکرم ﷺ ہی قیامت تک اس امت کے نبی ہیں۔

## اُمت کے اَفضل ترین افراد کی خبر دینے سے استدلال

۲۰۵۔ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَکْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ.(۲)

---

(۱) ۱۔ ہندی، کنز العمال، ۱۱: ۷۴۱، رقم: ۳۲۴۵۶
۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۴: ۳۸۸، رقم: ۳۸۸۵۳

(۲) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل وزید بن ثابت أبي بن کعب رضی اللہ عنہ، ۵: ۶۶۴، رقم: ۳۷۹۰
۲۔ ابن ماجه، السنن، المقدمة، فضائل خباب، ۱: ۵۵، رقم: ۱۵۴
۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۱۲۹۲۷

’’حضرت قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے امتیوں میں سے میری امت کے ساتھ سب سے زیادہ رحم کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق ہیں اور اللہ تعالیٰ کے معاملے میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے حضرت عمر ہیں اور ان میں سب سے زیادہ حیادار حضرت عثمان ہیں اور حلال و حرام کو سب سے زیادہ جاننے والے حضرت معاذ بن جبل ہیں۔‘‘

۲۰۶۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ! أَتَمْشِي أَمَامَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْکَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى أَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَفْضَلَ مِنْ أَبِي بَکْرٍ.(۱)

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابو درداء! کیا تم اس شخصیت کے آگے چلتے ہو جو دنیا و آخرت میں تم سے بہتر ہے۔ انبیاء و رسل کے بعد یہ سورج کسی ایسے شخص پر نہ طلوع ہوا نہ غروب ہوا جو شخص حضرت ابوبکر صدیق سے افضل ہو۔‘‘

........ ۴۔ نسائی، السنن الکبری، ۵: ۴۸، رقم: ۸۲۸۷

۵۔ حاکم، المستدرك على الصحيحين، ۳: ۶۱۲، رقم: ۶۲۸۱

۶۔ طیالسی، المسند، ۱: ۱۸۲، رقم: ۲۰۹۶

(۱) ۱۔ ہندی، کنز العمال، ۱۱: ۵۵۷، رقم: ۸۴۰۱

۲۔ ديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب، ۵: ۳۵۱، رقم: ۲۴۳۳

۳۔ أحمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۱: ۱۵۲، رقم: ۱۳۵

۴۔ خطيب بغدادي، تاريخ بغداد، ۱۲: ۴۳۸، رقم: ۶۹۰۱

۵۔ طبري، الرياض النضرة، ۲: ۲۸، رقم: ۴۳۳

۶۔ لالکائی، اعتقاد أهل السنة، ۷: ۱۲۸۱، رقم: ۲۴۳۳

۷۔ ابن عساکر، تاریخ مدینة دمشق، ۳۰: ۲۰۹

۲۰۷۔ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قَامَ عَلِيٌّ رضي الله عنه عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ قَالَ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَلَا إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بِالثَّالِثِ لَأَخْبَرْتُكُمْ.(۱)

’’حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ کے منبر پر کھڑے ہوئے ارشاد فرما رہے تھے: کیا میں تمہیں حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد اس امت کے سب سے بہتر شخص کی خبر نہ دوں۔ تو سنو اس امت کے نبی کے بعد سب سے بہتر شخص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور اگر میں چاہوں تو تمہیں تیسرے کے بارے میں خبر دوں۔ تو میں تمہیں اس کے بارے میں خبر دے دوں گا۔‘‘

۲۰۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَيَّدَنِي بِأَرْبَعَةِ وُزَرَاءَ نُقَبَاءَ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَنْ هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعُ؟ قَالَ: اثْنَيْنِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَاثْنَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقُلْتُ: مَنِ الْإِثْنَيْنِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ قُلْنَا: مَنِ الْإِثْنَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ.(۲)

(۱) ۱۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۷: ۲۳۹، رقم: ۷۳۸۲
۲۔ ابن أبي شيبه، المصنف، ۶: ۳۵۱، رقم: ۳۱۹۵۰
۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۰۶، رقم: ۸۳۴
۴۔ أبو نعيم، حلية الأولياء، ۷: ۲۰۱
۵۔ لالكائي، إعتقاد أهل السنة، ۸: ۱۳۶۵، رقم: ۲۶۰۴

(۲) ۱۔ طبرني، المعجم الكبير، ۱۱: ۱۷۹
۲۔ أبو نعيم، حلية الأولياء، ۸: ۱۶۰
۳۔ ابن عساكر، تاريخ مدينة دمشق، ۴۴: ۶۲
۴۔ مناوي، فيض القدير، ۲: ۲۱۷

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چار وزراء نقباء کے ذریعے میری تائید فرمائی ہے۔ ہم نے عرض کی: یہ چار کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو آسمان سے ہیں اور دو زمین میں سے ہیں۔ میں نے عرض کیا: آسمان میں سے دو کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل اور میکائیل۔ ہم نے عرض کیا: اہل زمین میں کون سے دو ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر و عمر۔‘‘

**۲۰۹۔ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ صَاحِبَا نَجْرَانَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يُرِيدَانِ أَنْ يُلَاعِنَاهُ قَالَ: فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: لَا تَفْعَلْ فَوَاللهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَاعَنَّا لَا نُفْلِحُ نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا. قَالَا: إِنَّا نُعْطِيكَ مَا سَأَلْتَنَا وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا وَلَا تَبْعَثْ مَعَنَا إِلَّا أَمِينًا فَقَالَ: لَأَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهُ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: قُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ! فَلَمَّا قَامَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَذَا أَمِيْنُ هَذِهِ الْأُمَّةِ.** (۱)

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نجران کے سرداروں میں سے عاقب اور سید دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ دونوں چاہتے تھے کہ حضور ہم سے

(۱) ۱۔ بخاری، الصحيح، كتاب المغازي، باب قصة أهل نجران، ۴: ۱۵۹۲، رقم: ۴۱۱۹

۲۔ مسلم، الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أبي عبيدة بن الجراح، ۴: ۱۸۸۱، رقم: ۲۴۱۹

۳۔ ابن ماجه، السنن، المقدمة، باب فضل أبي عبيدة بن الجراح، ۱: ۴۹، رقم: ۳۷۹۱

۴۔ بيهقی، السنن الكبرى، ۵: ۵۷، رقم: ۸۱۹۶

مباہلہ کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ان سے مباہلہ نہ کرو۔ خدا کی قسم! اگر یہ نبی ہوئے تو ہم اور ہمارے بعد ہماری نسلیں بھی فلاح نہیں پا سکیں گی۔ دونوں کہنے لگے کہ حضور جو آپ ہم سے مانگیں گے ہم اتنا مال پیش کر دیا کریں گے، آپ ہمارے پاس کوئی امانت دار آدمی بھیج دیں اور ایسا نہ بھیجئے جو امانت دار نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایسا امانت دار بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں اس شخص کے منتظر تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو عبیدہ! کھڑے ہو جاو جب وہ کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس امت کے امین ہیں۔‘‘

۲۱۰۔ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَفَدُوْا إِلَى عُمَرَ وَفِيْهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ: هَلْ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّيْنَ فَجَاءَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَدْ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا اللهَ فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ. (۱)

’’اسیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ اہل کوفہ ایک وفد لے کر حضرت عمر فاروق

---

(۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضل أويس القرني، ۴: ۱۹۶۸، رقم: ۲۵۴۲

۲۔ إبن أبي شيبة، المصنف، ۶: ۳۹۷، رقم: ۳۲۳۴۴

۳۔ ابن المبارك، المسند، ۱: ۱۹

۴۔ أبو نعيم، حلية الأولياء، ۲: ۸۰

۵۔ ابن عساكر، تاريخ مدينة دمشق، ۹: ۴۱۵

> کے پاس گئے، وفد میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو حضرت اویس سے مذاق کرتا تھا، حضرت عمر نے پوچھا کہ یہاں کوئی قرن کا رہنے والا ہے، تو وہ شخص پیش ہوا، حضرت عمر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا، اس کا نام اویس ہوگا، یمن میں اس کی والدہ کے سوا کوئی نہیں ہوگا، اس کو برص کی بیماری تھی، اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ایک دینار یا درہم کے برابر سفید داغ کے سوا باقی داغ اس سے دور کر دیے، تم میں سے جس شخص کی اس سے ملاقات ہو وہ اس سے اپنے لیے مغفرت کی دعا کرائے۔‘‘

حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کے بہترین افراد کے نام لے کر ان کے بارے میں امت کو آگاہ فرمایا۔ ذخیرۂ احادیث میں کثرت کے ساتھ آپ ﷺ کے ایسے اقوال موجود ہیں جن میں بشمول خلفائے راشدین و دیگر اکابر صحابہ اور بعد میں آنے والی شخصیات کے نام لے کر بتایا کہ فلاں فلاں میری امت کے بہترین فرد ہے۔ فلاں شخص میری امت کے لئے ہدایت، بخشش اور مغفرت کا ذریعہ بنے گا۔ جیسے خواجہ اویس قرنیؒ کے بارے میں فرمایا کہ وہ قرن سے ہوں گے اور ان سے امت کی مغفرت کی دعا کے لئے تلقین فرمائی، اسی طرح آپ ﷺ نے ہر صدی کے بعد ایک مجدد کے آنے کی پیشین گوئی فرمائی اور بے شمار آئندہ پیش آنے والے امور سے آگہی عطا کی۔ اگر کسی آنے والے دور میں کسی نبی کے ظہور کا امکان ہوتا تو آپ نہ صرف اس کے آنے کی خبر دیتے بلکہ اس کے اتباع کا حکم بھی ارشاد فرماتے۔ لیکن آپ ﷺ نے اپنی ختم نبوت کا بار بار تواتر کے ساتھ اعلان فرما کر ہر قسم کے امکان کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا۔ اب اگر کوئی اپنی نبوت کا اعلان کرتا ہے جیسا کہ غلام احمد قادیانی نے کیا تو اس پر صرف یہی کہا جا سکتا ہے:

آنکھ والا تیری قدرت کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

## خلاصۂ کلام

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سب سے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ نبوت کا جو سلسلہ ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا ہوا تھا ہمارے آقا و مولا، ملجا و ماویٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہو چکا ہے۔ قرآن مجید کی طرح احادیثِ نبوی ﷺ میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی رسالتِ عامہ اور رحمتِ عامہ کو کمال صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت و رسالت قیامت تک جاری و ساری ہے اور آپ ﷺ قیامت تک پیدا ہونے والی تمام مخلوقات کے نبی ہیں۔ آپ ﷺ نے مختلف تمثیلات کے ذریعے قرآنی اصطلاح خاتم النبیین کے معنی کو بلیغ انداز سے واضح فرما دیا ہے۔ آپ ﷺ نے نبوت کو ایک محل سے تشبیہ دے کر خود کو اس کی آخری اینٹ قرار دیا جس کے معنی یہ ہیں کہ قصرِ نبوت مکمل ہو چکنے کے بعد اب اس میں ایک اینٹ کی گنجائش بھی نہیں رہی۔ آپ ﷺ نے احادیث میں خاتم النبیین کی صراحت لَا نَبِیَّ بَعْدِی کے الفاظ کے ذریعے فرما کر ہر قسم کی نبوت کے امکان کی کلیتاً نفی فرما دی۔ آپ ﷺ نے اپنے بعد نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کی پیشگی خبر دے کر امت کو بر وقت ان کے فتنے سے خبردار فرما دیا۔ آپ ﷺ نے حضرت عمر اور حضرت علی رضي الله عنهما جیسے جلیل القدر صحابہ کے لئے بھی امکانِ نبوت کی نفی فرما کر ''اُمتی نبی'' کے تصور ہی کو جڑ سے کاٹ کر معدوم فرما دیا۔ آپ ﷺ نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے واضح فرما دیا کہ میرے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا، البتہ میرے بعد امت میں خلفاء ہوں گے۔ اس سے ثابت ہوا کہ امتِ محمدی ﷺ میں کوئی شخص خلیفۃ الرّسول تو ہو سکتا ہے مگر نبی نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارات ہیں جو نیک خوابیں ہیں۔ اس فرمان اقدس سے آپ ﷺ نے اس امکان کی نفی فرما دی کہ کوئی شخص عالمِ خواب میں ہونے والی بشارات کی بنیاد پر دعویٰ نبوت کر دے۔ غرض حضور نبی اکرم ﷺ

اپنے بعد نبوت کے ہر احتمال اور امکان کی کلیتًا نفی فرما دی۔

مذکورہ بالا دوسو دس احادیث و روایات - جن میں بیسیوں احادیث متواتر کا درجہ رکھتی ہیں - سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ لفظ خاتم النبیین کا معنی آخری بنی ہی ہے کچھ اور نہیں۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے خود لفظ خاتم النبیین کا معنی ''آخری نبی جس کے بعد کوئی نبی نہیں'' متعین فرما دیا ہے تو اب اگر کوئی شخص اس لفظ کا معنی ''افضل نبی'' ''مہر لگانے والا نبی'' یا کچھ اور کرتا ہے تو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے تشریحی مقام سے انکار کر کے کافر اور کذّاب ٹھہرتا ہے، کیونکہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کے بیان کردہ معنی کو چھوڑ کر کتبِ لغت سے اپنی پسند کا معنی تلاش کر کے اپنی خواہشاتِ نفسانی کی تکمیل چاہتا ہے وہ رسولِ خدا ﷺ کا منکر ہے اور جو رسول ﷺ کا منکر ہے اس کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ قرآن و حدیث کے رُو سے یہ امر طے شدہ ہے کہ جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو آخری نبی تسلیم کیا وہی مسلمان ہے اور جس نے اس کا انکار کیا وہ کافر و مرتد اور زندیق ہے۔

www.MinhajBooks.com

باب پنجم

# عقیدۂ ختمِ نبوت پر اَئمہ و محدِّثین کا موقف

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

اس باب میں ہم عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں بعض ائمہ تفسیر، ائمہ حدیث، ائمہ فقہ اور چند اکابرینِ امت کے اقوال اور تصریحات پیش کریں گے تاکہ یہ بات اچھی طرح واضح ہو جائے کہ دورِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک امتِ مسلمہ کے اہلِ علم کے درمیان خاتم النبیین کے معنی و مفہوم کے تعین میں کوئی ابہام و التباس نہیں۔ جمیع امت کا اس پر اجماع اور اتفاق ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کے ساتھ ہی سلسلہ نبوت و رسالت اپنے اختتام کو پہنچ چکا ہے۔ اب قیامت تک نہ کوئی نبی پیدا ہوگا اور نہ ہی رسول۔ اس پر کوئی دوسری رائے نہیں کہ اگر کوئی شخص حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت کے بعد نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے خواہ کسی معنی میں بھی ہو وہ کافر، مرتد اور خارج از اسلام ہے۔ جو شخص اس کے کفر و ارتداد میں شک کرتا ہے وہ بھی کافر و مرتد اور جہنمی ہے۔

## ۱۔ ائمہ تفسیر کی آراء

جملہ متقدمین و متاخرین ائمہ تفسیر نے سورۂ احزاب کی آیت: ۴۰ کی تشریح و توضیح اور تفسیر کرتے ہوئے خاتم النبیین کا معنی آخری نبی اور سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والا ہی کیا ہے۔ چند معروف ائمہ تفسیر کی آراء درج ذیل ہیں:

### (۱) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (م ۶۸ھ)

ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ﴾ ختم الله به النبيين قبله فلا يكون نبي بعده.[۱]

(۱) فیروز آبادی، تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس: ۳۵۴

”خاتم النبیین کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ انبیاء حضور ﷺ کی ذات اقدس پر ختم فرما دیا ہے پس آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔“

## (۲) امام ابن جریر طبری (م ۳۱۰ھ)

امام المفسرین ابن جریر طبری خاتم النبیین کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

**ولكنه رسول الله وخاتم النبيين، الذى ختم النبوة فطبع عليها فلا تفتح لأحد بعده إلى قيام الساعة.** (۱)

”لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں، یعنی وہ ہستی جس نے (مبعوث ہوکر) سلسلہ نبوت ختم فرما دیا ہے اور اس پر مہر ثبت کر دی ہے اور قیامت تک آپ ﷺ کے بعد یہ کسی کے لیے نہیں کھلے گی۔“

امام ابن جریر طبری اختلافِ قراءت کی صورت میں لفظ خاتم کا معنی بیان کرتے ہیں:

۱۔ اگر یہ لفظ بکسر التاء یعنی خَاتِم پڑھا جائے تو اس کا معنی ہوگا:

**أنه الذى ختم الأنبياء صلى الله عليه وسلم و عليهم.**

”وہ ذات ﷺ جس نے (سلسلہ) انبیاء علیہم السلام ختم فرما دیا۔“

۲۔ اگر یہ لفظ بفتح التاء یعنی خَاتَم پڑھا جائے تو اس کا معنی ہوگا:

**أنه آخر النّبيّين.** (۲)

”بیشک آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔“

---

(۱) طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲: ۱۲

(۲) طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲: ۱۳

## (۳) امام بغوی شافعی (م ۵۱۶ھ)

محی السنہ امام بغوی شافعی خاتم النبیین کی شرح بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

﴿وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖن﴾ ختم الله به النبوة وقرأ ابن عامر وابن عاصم (خَاتَم) بفتح التاء على الاسم أي آخرهم، وقرأ الآخرون بكسر التاء على الفاعل لأنه ختم به النبيين فهو خاتمهم.(۱)

''﴿لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں﴾ آپ ﷺ کی بعثت مبارکہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نبوت ختم فرما دی ہے۔ ابن عامر اور ابن عاصم نے (لفظ خاتم) بر بنائے اسم زبر کے ساتھ پڑھا ہے یعنی آخرِ انبیاء اور دیگر (اہلِ فن) نے بر بنائے فاعل تاء کی زیر کے ساتھ پڑھا ہے کیونکہ آپ ﷺ نے اپنی بعثت کے ساتھ سلسلۂ انبیاء ختم فرما دیا۔ سو آپ ﷺ ان کے خاتم ہیں۔''

## (۴) امام زمخشری (م ۵۲۸ھ)

امام زمخشری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ نزول کے تناظر میں حضور ﷺ کے آخر الانبیاء ہونے کی خصوصیت کو اس طرح بیان کرتے ہیں:

فإن قلت: كيف كان آخر الأنبياء وعيسى ينزل في آخر الزمان؟ قلت: معنى كونه آخر الأنبياء أنه لا ينبأ أحد بعده وعيسى ممّن نبي قبله وحين ينزل عاملا على شريعة محمّد (ﷺ) مصليًّا إلى قبلته كأنّه بعض أمته.(۲)

---

(۱) بغوی، معالم التنزیل، ۳: ۵۳۳

(۲) زمخشری، الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل، ۳: ۵۴۴-۵۴۵

’’اگر آپ کہیں کہ حضور ﷺ آخری نبی کیسے ہو سکتے ہیں؟ جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں (یعنی قربِ قیامت میں) نازل ہوں گے تو میں کہتا ہوں کہ آپ ﷺ کا آخری نبی ہونا اس معنی میں ہے کہ آپ ﷺ (کی بعثت) کے بعد کوئی شخص نبی کی حیثیت سے مبعوث نہیں ہو گا۔ رہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معاملہ تو وہ ان انبیاء میں سے ہیں جنہیں آپ ﷺ (کی بعثت) سے قبل نبوت سے سرفراز کیا گیا تھا اور جب وہ دوبارہ آئیں گے تو حضرت محمد ﷺ کی شریعت کے پیرو ہوں گے اور انہی کے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں گے گویا کہ وہ آپ ﷺ کی امت کے ایک فرد ہوں گے۔‘‘

## (۵) امام ابن جوزی (م ۵۹۷ھ)

امام ابن جوزی خاتم کے معنی کی وضاحت انتہائی جامع الفاظ میں اس طرح کرتے ہیں:

**خاتم بكسر التاء فمعناه: وختم النبيين ومن فتحها، فالمعنى: آخر النّبيّين.** (۱)

’’لفظ خاتم تا کی زیر کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہے: حضور ﷺ نے سلسلہ انبیاء کو ختم فرما دیا ہے، اور اگر تا کی زبر کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔‘‘

## (۶) امام فخر الدین رازی (م ۶۰۶ھ)

امام فخر الدین رازی اس حوالے سے رقم طراز ہیں:

**﴿وخاتم النبيين﴾ وذالک لأن النبی الذّی یکون بعده نبی إن**

---

(۱) ابن جوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ۶: ۳۹۳

ترك شيئًا من النصيحة والبيان يستدركه من يأتي بعده، وأما من لا نبي بعده يكون أشفق على أمته وأهدى لهم وأجدى، إذ هو كوالد لولده الذي ليس له غيره من أحدٍ.(۱)

''اور آپ ﷺ آخری نبی ہیں (آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں)۔ اگر ایک نبی کے بعد دوسرا نبی آنا ہوتا تو وہ تبلیغ اور احکام کی توضیح کا مشن کسی حد تک نامکمل چھوڑ جاتا جسے بعد میں آنے والا مکمل کرتا، لیکن جس نبی کے بعد اور کوئی نبی آنے والا نہ ہو تو وہ اپنی امت پر بہت زیادہ شفیق ہوتا ہے اور ان کے لیے واضح قطعی اور کامل ہدایت فراہم کرتا ہے کیونکہ اس کی مثال ایسے باپ کی طرح ہوتی ہے جو جانتا ہو کہ اس کے بعد اس کے بیٹے کی نگہداشت کرنے والا کوئی سرپرست اور کفیل نہ ہوگا۔''

## (۷) امام قرطبی (م ۶۷۱ھ)

امام قرطبی مالکی لفظ خاتم کی شرح یوں بیان کرتے ہیں:

وخَاتَمَ قرأ عاصم وحده بفتح التاء بمعنى أنهم به خُتموا فهو كالخاتَم والطابَع لهم، وقرأ الجمهور بكسر التاء بمعنى أنّه ختمهم أي جاء آخرهم.(۲)

''صرف عاصم (قاری) نے خاتَم تاء کی زبر کے ساتھ پڑھا ہے جس کا معنی ہے کہ ان (انبیاء) کا سلسلہ آپ ﷺ پر ختم ہو گیا ہے۔ پس آپ ان کے لیے مہر کی طرح ہیں (یعنی آپ ﷺ نے سلسلہ انبیاء پر مہر ثبت کر دی ہے)۔ جمہور نے خاتِم تاء کی زیر کے ساتھ پڑھا ہے جس کا معنی ہے کہ آپ ﷺ

(۱) رازی، التفسیر الکبیر، ۲۵: ۲۱۴

(۲) قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۱۴: ۱۹۶

نے سلسلہ انبیاء ختم فرما دیا ہے، یعنی آپ ﷺ سب سے آخر میں تشریف لائے۔‘‘

## (۸) امام بیضاوی (م ۶۸۵ھ)

امام بیضاوی شافعی خاتم النبیین کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

**وآخرهم الذي ختمهم أو ختموا به على قراءة عاصم بالفتح ولا يقدح فيه نزول عيسى بعده لأنه إذا نزل كان على دينه.** (۱)

’’آپ ﷺ (بعثت کے اعتبار سے) انبیاء میں سب سے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ نے (تشریف لا کر) ان کے سلسلہ کو ختم کر دیا اور سلسلہ نبوت پر مہر لگا دی ہے اور ...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضور ﷺ کے بعد (دوبارہ قربِ قیامت میں) نازل ہونا آپ ﷺ کی ختم نبوت میں حارج نہیں ہے (کیونکہ انہیں آپ ﷺ کی بعثت سے قبل منصب نبوت پر فائز کیا گیا تھا) چنانچہ اب وہ حضور ﷺ کے دین اور شریعت کے متبع اور پیروکار کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔‘‘

## (۹) امام ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)

امام نسفی اس حوالے سے فرماتے ہیں:

**﴿وخاتم النّبيّين﴾ ...... أي آخرهم يعنى لا ينبأ أحد بعده، وعيسى ممن نبى قبله وحين ينزل ينزل عاملاً على شريعة محمد ﷺ كأنّه بعض أمته.** (۲)

’’خاتم النبیین کا معنی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ انبیاء میں سب سے آخری نبی

(۱) بیضاوی، أنوار التنزیل، ۳: ۳۸۵

(۲) نسفی، مدارك التنزیل، ۳: ۳۰۶

ہیں (بعثت کے اعتبار سے) آپ ﷺ کے بعد کوئی شخص نبی نہیں بنایا جائے گا۔ رہے عیسیٰ علیہ السلام تو وہ آپ سے پہلے انبیاء میں سے ہیں اور جب وہ دوبارہ آئیں گے تو وہ شریعت محمدی ﷺ پر عمل کریں گے اور حضور ﷺ کی امت کے ایک فرد کی طرح ہوں گے۔‘‘

## (۱۰) امام علاؤ الدین بغدادی خازن (م ۷۲۵ھ)

امام علاؤ الدین بغدادی خازن اس نکتے پر اپنا موقف یوں بیان کرتے ہیں:

﴿و خاتم النّبيّين﴾ ختم الله به النبوة فلا نبوة بعده أي ولا معه.[1]

’’اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر نبوت ختم فرما دی ہے اب آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی نبوت ہے اور نہ اس (یعنی نبوتِ محمدی ﷺ) میں کسی قسم کی شراکت یا حصہ داری۔‘‘

وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا کی تفسیر میں آگے لکھتے ہیں:

أي دخل في علمه أنه لا نبي بعده.[2]

’’اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہ ہوگا۔‘‘

## (۱۱) امام ابو حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ)

امام ابو حیان اندلسی لکھتے ہیں:

وقرأ الجمهور بكسر التاء بمعنى أنه ختمهم أي جاء آخرهم ......

وروي عنه عليه السلام ألفاظ تقتضي نصًّا أنه لا نبي بعده ﷺ، والمعنى

(۱) خازن، لباب التأويل في معاني التنزيل، ۳: ۴۷۰

(۲) خازن، لباب التأويل في معاني التنزيل، ۳: ۴۷۰

أنه يتنبأ أحد بعده ولا يرد نزول عيسى آخر الزمان لأنه ممن نبي قبله وينزل عاملاً على شريعة محمد ﷺ مصليًا إلى قبلته كأنه بعض أمّته. (۱)

''اور جمہور نے اسے تاء کے کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے اس معنی میں کہ حضور ﷺ سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے ہیں یعنی آپ ﷺ سب انبیاء کے آخر میں تشریف لائے۔ آپ ﷺ سے جو الفاظ روایت کیے گئے ہیں (متعدد متواتر احادیث کی صورت میں) وہ صراحت کے ساتھ اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں یعنی آپ ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آخری زمانہ میں آمد سے اس بات (یعنی حضور ﷺ کی ختم نبوت) کی تردید نہیں ہوتی کیونکہ وہ ان انبیاء میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بعثت مصطفوی ﷺ سے قبل منصب نبوت پر فائز کیا تھا۔ اب وہ حضور علیه الصلوة والسّلام کی شریعت کے متبع کی حیثیت سے تشریف لائیں گے اور آپ ﷺ کے قبلہ کی طرف چہرہ کرکے نماز پڑھیں گے گویا ان کی حیثیت حضور ﷺ کے امتی کی سی ہوگی۔''

امام اندلسی منکرین ختم نبوت کے کفر و ارتداد اور انجام کے بارے میں لکھتے ہیں:

ومن ذهب إلى أنّ النّبوة مكتسبة لا ينقطع أوإلى أنّ الولى أفضل من النّبي فهو زنديق يجب قتله وقد ادعى ناس فقتلهم المسلمون على ذلك. (۲)

''اور جس کسی کا یہ مذہب ہو کہ نبوت کسبی ہے ختم نہیں ہوئی یا یہ عقیدہ رکھے ولی

(۱) أبو حيان، تفسير البحر المحيط، ۷: ۲۳۶

(۲) ابو حیان، تفسیر البحر المحیط، ۷: ۲۳۶

نبی سے افضل ہے وہ کافر ہے اس کو قتل کرنا واجب ہے کچھ لوگوں نے یہ دعوی کیا تھا جس پر اہل اسلام نے انہیں قتل کر دیا۔‘‘

## (۱۲) امام نظام الدین نیشاپوری (م ۷۲۸ھ)

امام نظام الدین نیشاپوری لکھتے ہیں:

**لا نبی بعد محمّد ﷺ و مجئ عیسی عليه السلام فی آخر الزّمان لا ينافي ذالک لأنّه ممّن نبئ قبل وهو یجئ علی شریعة نبیّنا مصلیًّا إلی قبلته و کأنّه بعض أمته.**(۱)

’’حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قربِ قیامت کے زمانہ میں آنا اس کے منافی نہیں ہے کیونکہ وہ ان انبیاء میں سے ہیں جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے پہلے منصبِ نبوت پر فائز رہ چکے تھے۔ اب وہ ہمارے نبی مکرم ﷺ کی شریعت کے پیروکار کی حیثیت سے آئیں گے۔ آپ ﷺ کے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کریں گے جس طرح امت کے دیگر افراد کرتے ہیں۔‘‘

## (۱۳) امام ابن کثیر (م ۷۷۴ھ)

رئیس المفسرین امام ابن کثیر مذکورہ آیہ مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

**فهذه الآية نصّ فی أنه لا نبیّ بعده وإذا كان لا نبی بعده فلا رسول بالطريق الأولی والأخری لأن مقام الرّسالة أخصّ من مقام النبوّة فإنّ كلّ رسول نبیّ و لا ينعكس.**(۲)

(۱) نیشاپوری، تفسیر غرائب القرآن ورغائب الفرقان بهامش جامع البیان للطبری، ۲۲: ۱۵

(۲) ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۹۳

”پس یہ آیت کریمہ ﴿ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین﴾ اس بارے میں نص ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور جب نبی کا آنا محال ہے تو رسول کا آنا بدرجہ اولیٰ محال ہے کیونکہ منصب رسالت خاص ہے منصب نبوت سے، ہر رسول نبی ہوتا ہے جبکہ ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔“

امام ابن کثیر اس کے بعد حضور ﷺ کی ختم نبوت پر متعدد احادیث پیش کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

**وقد أخبر اللہ تبارک وتعالی فی کتابه ورسوله ﷺ فی السنّة المتواترة عنه أنّه لا نبی بعده لیعلموا أن کلّ من ادّعی هذا المقام بعده فهو کذّاب أفّاک دجّال ضالّ مضلّ ولو تحرق و شعبذ وأتی بأنواع السحر والطلاسم النیرنجیات.**[1]

”اور تحقیق آگاہ فرما دیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی سنت متواترہ میں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (آگاہ اس لیے فرمایا) تاکہ امت محمدیہ ﷺ جان لے کہ آپ ﷺ کے بعد جو شخص بھی اس منصب (یعنی نبوت) کا دعویٰ کرے وہ کذاب، جھوٹا، بہتان طراز، مکار و دجال، گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔ خواہ وہ خرقِ عادت، واقعات، شعبدہ بازیاں اور کسی قسم کے غیر معمولی کرشمے اور سحر و طلسم دکھاتا پھرے۔“

## (۱۴) امام جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)

امام جلال الدین سیوطی اس موضوع کے حوالے سے لکھتے ہیں:

**﴿وخاتم النبیین﴾ فلا یکون له ابن رجل بعده یکون نبیًّا وفي قراءة**

(۱) ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۹۴

بفتح التاء كآلة الختم أي به ختموا ﴿وكان الله بكل شيء عليما﴾ منه بأن لا نبي بعده وإذا نزل السيّد عيسٰی يحكم بشريعته.(۱)

’’اور آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں، پس آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کا کوئی مرد بیٹا نہیں جو منصبِ نبوت پر فائز ہو (اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے آگاہ ہے)، وہ جانتا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام (دوبارہ) نازل ہوں گے تو وہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شریعت کے متبع اور پیروکار ہوں گے۔‘‘

## (۱۵) امام ابو سعود محمد بن محمد العمادی (م ۹۵۱ھ)

امام ابو سعود محمد بن محمد العمادی نے اپنی رائے یوں بیان کی ہے:

﴿وخاتم النبيين﴾ أي كان آخرهم الذي ختموا به وقرئ بكسر التاء أي كان خاتِمهم ...... ولا يقدح فيه نزول عيسى بعده لان معنى كونه خاتم النبيين أنه لا ينبأ أحد بعده وعيسى ممن نبئ قبله وحين ينزل إنما ينزل عاملاً على شريعة محمد ﷺ مصليًّا إلى قبلته كأنه بعض أمته.(۲)

’’خاتم النبیین کا معنی ہے کہ حضور ﷺ سب انبیاء کے آخر میں مبعوث ہوئے اور آپ ﷺ نے سلسلہ نبوت پر مہر لگا دی۔ خاتم تا کی زیر کے ساتھ، اس کا معنی ہے آپ ﷺ نے سلسلہ نبوت کو ختم فرما دیا۔ اب آپ ﷺ کی بعثت کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے ختم نبوت کی تردید نہیں ہوتی کیونکہ خاتم النبیین کا معنی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت عطا نہیں کیا

(۱) سیوطی، تفسیر جلالین، ۱: ۵۵۶

(۲) ابو سعود، ارشاد العقل السليم إلى مزايا القرآن الكريم، ۷: ۱۰۶

جائے گا۔ رہا معاملہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تو وہ ان انبیاء میں شامل ہیں جنہیں آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے منصب نبوت عطا کیا جا چکا ہے اور جب ان کا نزول ہوگا تو بے شک وہ شریعت محمدی پر عمل پیرا ہوں گے اور آپ ﷺ کے قبلہ (خانہ کعبہ) کی طرف منہ کر کے نماز ادا کریں گے، گویا وہ آپ ﷺ کے ایک امتی ہیں۔‘‘

## (۱۶) امام اسماعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ)

امام اسماعیل حقی اس موضوع پر اپنا نقطہ نظر بیان کرتے ہیں:

**وقال أهل السنّة والجماعة لا نبی بعد نبينا لقوله تعالی ﴿ولكن رسول الله وخاتم النبيين﴾ وقوله علیہ السلام: لا نبی بعدي. ومن قال بعد نبينا نبی يكفر لأنه أنكر النصّ وكذلک لو شک فيه لأن الحجة تبين الحقّ من الباطل ومن ادّعی النبوّة بعد موت محمّد (ﷺ) لا يكون دعواه إلا باطلا.** (۱)

’’اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ ہمارے نبی اکرم ﷺ کے مبعوث ہونے کے بعد اب کسی نبی کی بعثت نہیں ہوگی کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے کہ حضور ﷺ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور حضور علیہ الصلوۃ والسّلام نے خود فرما دیا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اب جو شخص یہ کہے کہ ہمارے نبی اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی ہے تو اسے کافر قرار دیا جائے گا کیونکہ اس نے نص کا انکار کیا ہے۔ اس طرح جو اس میں شک کرے وہ بھی کافر ہے کیونکہ حجت نے حق کو باطل سے واضح اور روشن کر دیا ہے اور جس نے محمد ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا تو اس کا یہ دعویٰ کرنا سوائے باطل اور کفر کے کچھ نہیں۔‘‘

(۱) إسماعيل حقی، تفسير روح البيان، ۲۲: ۱۸۸

## (۱۷) قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م ۱۲۲۵ھ)

علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی فرماتے ہیں کہ خاتم بفتح التاء کا معنی آخر اور خاتم بکسر التاء کا معنی ہے:

**وخاتم قرأ عاصم بفتح التاء على الاسم بمعنى الأخر، والباقون بكسر التاء على وزن فاعل يعني الذي ختم النبيين حتى لا يكون بعده نبيّ.** (۱)

’’اور لفظِ خاتم کو عاصم نے اسم کی بنا پر تاء کی زبر کے ساتھ بمعنیٰ آخر پڑھا ہے اور باقی (قراء) نے بروزنِ فاعل تاء کی زیر کے ساتھ پڑھا ہے یعنی وہ ذات جس نے سلسلہ انبیاء کو یوں ختم فرما دیا کہ اب آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔‘‘

اس کے بعد فرماتے ہیں:

**ولا يقدح فيه نزول عيسى بعده لأنه إذا ينزل يكون على شريعته مع أن عيسى عليه السلام صار نبيًّا قبل محمّد ﷺ وقد ختم الله سبحانه الاستنباء بمحمد ﷺ وبقاء نبى سابق لا ينافي ختم النبوة.** (۲)

’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضور ﷺ کے بعد نازل ہونا اس میں حارج نہیں ہے کیونکہ ان کی حیثیت حضور ﷺ کی شریعت کے پیروکار کی ہوگی ساتھ یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعثتِ محمدی ﷺ سے قبل کے نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر سلسلۂ نبوت ختم فرما دیا ہے اور کسی سابق نبی کا باقی رہنا ختمِ نبوت کے منافی نہیں ہے۔‘‘

(۱) پانی پتی، تفسیر المظهری، ۷: ۳۵۰، ۳۵۱

(۲) پانی پتی، تفسیر المظهری، ۷: ۳۵۱

## (۱۸) علامہ شوکانی (م ۱۲۵۵ھ)

علامہ شوکانی فرماتے ہیں:

وقرا الجمهور خاتم بكسرالتاء، وقرأ عاصم بفتحها ومعنى القراءة الأولى: أنه ختمهم أي جاء آخرهم ومعنى القراءة الثانية أنه صار كالخاتم لهم الذى يتختمون به.(۱)

"(لفظ خاتم کی قراءت کے بارے میں قراء حضرات کے مابین اختلاف ہے، چنانچہ) جمہور نے خاتم تا کی زیر کے ساتھ پڑھا ہے جبکہ عاصم نے تا کی زبر کے ساتھ پڑھا ہے۔ پہلی قرات کا معنی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سلسلہ انبیاء ختم فرما دیا ہے یعنی آپ ﷺ تمام انبیاء کے بعد تشریف لائے اور دوسری قراءت کا معنی ہے کہ آپ ﷺ سابقہ انبیاء کے لیے مہر کی مانند ہیں جس سے ان کا سلسلہ نبوت سربمہر ہو چکا ہے

## (۱۹) امام سید محمود آلوسی (م ۱۲۷۰ھ)

امام آلوسیؒ لفظِ خاتم کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَالْخَاتَمُ اسم اٰلة لما يختم به كالطّابعِ لما يطبع به فمعنٰى خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ الّذي ختم النّبِيّون به ومآله آخِرِ النّبِيّين ...... وقرأ الجمهور وخاتم بكسر التاء على أنه اسم فاعل أي الذي ختم النّبيّين والمراد به آخرهم.(۲)

خاتَم (بفتح التاء) اس آلہ کا نام ہے جس سے مہر لگائی جاتی ہے، اس آلہ کی

(۱) شوکانی، فتح القدير، ۴: ۲۸۵

(۲) آلوسی، روح المعانی فی تفسير القرآن العظيم والسبع المثانی، ۲۲: ۳۴

طرح جس سے ٹکٹ پر مہر لگائی جاتی ہے۔ پس خاتم النبیین کے معنی ہوں گے: وہ ذات جس پر سلسلۂ انبیاء کو ختم کر دیا گیا۔ اس معنی کی رُو سے خاتم النبیّین سے مراد آخر النّبیّین ہے ...... اور جمہور نے خاتم کی قراءت بکسر التاء کی ہے، اس بنا پر کہ یہ اسم فاعل ہے یعنی وہ ذات جس نے سلسلۂ انبیاء ختم فرما دیا اور اس سے مراد آخرِ انبیاء ہیں۔‘‘

خاتم کو اسم آلہ کے معنی میں لیا جائے تو اس کا مفہوم یہ ہو گا کہ حضور ﷺ نے آ کر سلسلہ انبیاء کو سربمہر کر دیا اور جس طرح لفافے پر ٹکٹ لگا کر اس پر مہر کر دی جاتی ہے اور اس میں کوئی اور چیز داخل نہیں کی جا سکتی اسی طرح آپ ﷺ کی آمد کے بعد اب اور کوئی نبی نبوت کے حصار میں داخل نہیں ہوسکتا۔

امام آلوسیؒ حضور نبی اکرم کے منصبِ ختم نبوت سے سرفراز ہونے کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

**والمراد بالنبي ما هوأعم من الرسول فيلزم من كونه ﷺ خاتم النّبيّين كونه خاتم المرسلين والمراد بكونه عليه الصّلوة والسّلام خاتمهم انقطاع حدوث وصف النبوة فى أحد من الثّقلين بعد تحليه عليه الصلوة والسلام بها فى هذه النشأة.** (۱)

’’نبی کا لفظ عام ہے اور رسول کا خاص، اس لیے حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے سے یہ لازم ہو جاتا ہے کہ آپ خاتم المرسلین بھی ہیں، چنانچہ آپ کے خاتم النبیین اور خاتم المرسلین ہونے کا معنی یہ ہے کہ اس دنیا میں آپ ﷺ کے منصب نبوت و رسالت پر فائز ہونے کے بعد جن و انس میں سے اب کسی کو یہ منصب عطا نہ ہو گا۔‘‘

(۱) آلوسی، روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، ۲۲: ۳۴

امام آلوسی آگے لکھتے ہیں:

**وکونه ﷺ خاتم النبیین مما نطق به الکتاب وصدعت به السنّة وأجمعت علیه الأمّة فیکفر مدعی خلافه ویقتل إن أصر.** (۱)

’’حضور ﷺ کا آخری نبی ہونا ایسی حقیقت ہے جس کی تصریح خود کتاب اللہ نے کر دی ہے اور سنت نے اس کی توضیح و تشریح کر دی ہے اور اس مسئلہ پر اجماعِ امت ہے، لہٰذا اس کے خلاف جو دعویٰ کرے گا، کافر قرار پائے گا اور اگر اس پر اصرار کرے تو (عدالتی عمل کے ذریعے) قتل کیا جائے گا۔‘‘

## (۲۰) ملا جیون (۱۱۳۰ھ)

برصغیر کے معروف مفسر ملا جیون لفظ ختم کا معنی بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

**والمآل علی کلِّ توجیه هو المعنی الاٰخِرُ ولذٰلک فسَّر صاحب الُمدارک قراءة عَاصم بِالاٰخِرِ وصاحب الُبیضاوی کلا القراءتین بالاٰخِرِ.** (۲)

’’اور ہر دو صورت میں خاتم کا معنی آخر ہی ہے۔ اسی لیے صاحبِ ’’تفسیر مدارک‘‘ نے امام عاصم کی قراءت پر اس کا معنی آخر کیا ہے اور صاحبِ ’’تفسیر بیضاوی‘‘ نے دونوں قراءتوں پر آخر ہی کیا ہے۔‘‘

مذکورہ بالا عبارات سے ائمہ تفسیر کا نقطۂ نظر واضح ہے۔ ان کے نزدیک حضور نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین ہونے کا معنی ہے کہ آپ ﷺ کی تشریف آوری سے سلسلۂ نبوت منقطع ہو چکا ہے۔ اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ نبی

(۱) آلوسی، روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، ۲۲: ۴۱
(۲) ملا جیون، التفسیرات الأحمدیة: ۶۲۲

سابق ہیں اور وہ شریعت محمدی ﷺ کے تابع ہوں گے اس لیے قربِ قیامت ان کا نزول حضور نبی اکرم ﷺ کی شان ختم نبوت کے منافی نہیں۔ حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا قرآن وسنت اور اجماعِ امت کا منکر ہے۔ چنانچہ متفقہ طور پر وہ کافر، مرتد اور خارج از اسلام ہے۔

## ۲۔ ائمہ حدیث کی آراء

ائمہ حدیث کے نزدیک بھی خاتم النبیین کا وہی معنی ہے جو ہم گزشتہ صفحات میں بیان کر چکے ہیں۔ چند ائمہ کے اقوال اور آراء درج ذیل ہیں:

### (۱) امام ابن حبان (م۳۵۴ھ)

امام قسطلانی نے ختم نبوت کے حوالے سے امام ابن حبان کا قول نقل کیا ہے:

من ذهب إلی أن النبوة مکتسبة لا تنقطع أو إلی أن الولی أفضل من النّبی فهو زندیق یجب قتله.(۱)

’’جو یہ عقیدہ رکھے کہ نبوت کسب کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہے، یہ ختم نہیں ہوتی یا یہ کہ ولی نبی سے افضل ہے تو وہ کافر ہے، اس کا قتل (قانوناً) واجب ہے (جس کی تنفیذ کا حق عدالت کے پاس ہے)۔‘‘

امام زرقانی اس قول کی شرح میں ایسے شخص کے ارتداد اور قتل کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

لتکذیب القرآن و خاتم النبیین.(۲)

(۱) قسطلانی، المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة، ۳: ۱۷۳

(۲) زرقانی، شرح المواهب اللدنیة، ۸: ۳۹۹

## (۲) قاضی عیاض (م ۵۴۴ھ)

ابو الفضل قاضی عیاض شافعی نے ہر قسم کی نبوت اور القاء وحی کے دعویٰ کو کفر قرار دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

أو من ادّعى النبوة لنفسه او جوّز اكتسابها والبلوغ بصفاء القلب إلى مرتبتها ...... وكذلك من ادّعى منهم أنه يوحى إليه و إن لم يدّع النبوة ...... **فهؤلاء كلّهم كفّار و مكذِّبون للنبی ﷺ** لأنّه أخبر - علیه السلام - أنه خاتم النبيين لا نبی بعده، وأخبر أيضاً عن الله -تعالىٰ- أنه خاتم النبيين وأنه أرسل إلى كافّة للناس وأجمعت الأمة على حمل هذا الكلام على ظاهره وأن مفهومه المراد منه دون تأويل ولا تخصيص فلا شك فی كفر هؤلاء الطوائف كلها قطعاً إجماعاً و سمعاً.[۱]

’’یا جو شخص (حضور ﷺ کے بعد) نبوت کا دعویٰ کرے یا سمجھے کہ (ریاضت و مجاہدے کے ذریعے) کوئی اسے حاصل کر سکتا ہے اور صفائے قلبی سے منصب نبوت پا سکتا ہے۔ اسی طرح جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے اگرچہ وہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے پس ایسے سب مدعیان کافر ہیں اور تاجدارِ کائنات ﷺ کی تکذیب کرنے والے ہیں کیونکہ آپ ﷺ نے باخبر کر دیا کہ آپ آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور آپ ﷺ نے من جانب اللہ (ہمیں) آگاہ فرما دیا ہے کہ آپ سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے ہیں۔ بیشک اللہ نے آپ کو تمام کائنات انسانی کی طرف مبعوث کیا ہے

(۱) قاضی عیاض، الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، ۲: ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، القسم الرابع، الباب الثالث، فصل ماھو من المقالات کفر

(قرآن و سنت کے علاوہ) تمام امت کا اس پر اجماع ہے کہ اس کلام کو اپنے ظاہر پر محمول کیا جائے گا اور ان الفاظ کا جو ظاہری مفہوم ہے بالکل وہی بغیر کسی تاویل و تخصیص کے مراد ہو گا۔ (جو لوگ اس کے خلاف کریں) قرآن و حدیث اور اجماع امت کی رو سے ان (سب) کے کفر میں کوئی شک نہیں۔‘‘

## (۳) امام ابن قیم الجوزیہ (م ۷۵۱ھ)

امام ابن قیم لفظ عاقب اور خاتم کو ہم معنی قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

**والعاقب الذي جاء عَقِبَ الأنبياء فليس بعده نبي فإن العاقب هوالآخر فهو بمنزلة الخاتم.(۱)**

’’اور آپ ﷺ عاقب ہیں جو تمام انبیاء کے پیچھے تشریف لائے۔ پس آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، سو عاقب سے مراد آخری ہے اور یہ خاتم کے ہم معنی ہے۔‘‘

## (۴) امام ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ)

امام ابن حجر عسقلانی یوں رقم طراز ہیں:

**وفضل النبی ﷺ علی سائر النبيين، وان الله خاتم به المرسلين وأكمل به شرائع الدين.(۲)**

’’حضور نبی اکرم ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت رکھتے ہیں اور اللہ نے آپ ﷺ پر رُسلِ عظام کی بعثت کا سلسلہ ختم کر دیا اور آپ ﷺ کے ذریعے شریعت کی تکمیل فرما دی۔‘‘

(۱) ابن قیم الجوزیہ، زاد المعاد في هدی خير العباد، ۱: ۵۸

(۲) عسقلانی، فتح الباری، ۶: ۵۵۹



www.MinhajBooks.com

## (۵) امام بدرالدین عینی (م ۸۵۵ھ)

امام عینی اس ضمن میں لکھتے ہیں:

**وأن الله ختم به المرسلين وأكمل به شرائع الدين.** (۱)

’’اور بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر رسولوں (کی بعثت) کو ختم فرما دیا اور آپ ﷺ کے (دین اسلام) کے ساتھ شریعت مکمل فرما دی۔‘‘

## (۶) امام قسطلانی (م ۹۲۳ھ)

امام قسطلانی خاتم النبیین کا معنی بیان کرتے ہیں:

**خاتم النبيين أي آخرهم الذى ختمهم أو ختموا به.** (۲)

’’خاتم النّبیین کا معنی ہے آپ ﷺ تمام انبیاء کے وہ فردِ آخر ہیں کہ جس نے (تشریف لا کر) انہیں ختم کر دیا یا وہ اس (کی بعثت) کے ساتھ ختم کر دیئے گئے۔‘‘

امام قسطلانی سورۂ احزاب کی آیت نمبر ۴۰ کے ذیل میں لکھتے ہیں:

**وهذه الآية نص فى أنه لا نبى بعده فلا رسول بطريق الأولى، لأن مقام الرسالة أخص من مقام، فأن كل رسول نبى، ولا ينعكس.** (۳)

یہ آیت کریمہ اس پر نص ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں تو کوئی رسول بدرجہ اولی نہیں کیونکہ منصبِ رسالت منصبِ نبوت سے خاص ہے، پس بے شک

(۱) عینی، عمدة القاری، ۱۶: ۹۸

(۲) قسطلانی، ارشاد الساری شرح صحیح البخاری، ۶: ۲۱، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین، ۶: ۲۱

(۳) قسطلانی، المواهب اللّدنية بالمنح المحمّدية، ۳: ۱۷۲

ہر رسول نبی ہے مگر ہر نبی رسول نہیں۔''

امام قسطلانی مزید لکھتے ہیں:

**فمن تشريف الله تعالىٰ له ختم الأنبياء والمرسلين به وإكمال الدين الحنيف له وقد أخبر الله في كتابه ورسوله في السنة المتواترة عنه أنه لا نبى بعده ليعلموا أن كل من ادعى هذا المقام بعده فهو كذاب أفّاک دجّال ضالّ ولو تحذق وتشعبذ وأتى بأنواع السحر والطلاسم والنيرنجيات.** (۱)

''اور اللہ تعالیٰ کے آپ کو عطا کردہ شرف میں سے ہے کہ اس نے آپ ﷺ کی بعثت سے انبیاء و مرسلین (کے سلسلہ) کو ختم فرما دیا اور آپ ﷺ کے لیے دینِ حنیف کی تکمیل فرما دی اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے پنی کتاب (قرآن حکیم) میں اور اس کے رسول ﷺ نے سنت متواترہ میں خبر دی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی (نئے) نبی کی آمد نہیں ہوگی تا کہ سب لوگ جان لیں کہ آپ ﷺ کے بعد جس کسی نے بھی اس مقام (منصب نبوت) کا دعوی کیا وہ بہت بڑا دروغ گو، دجال، گمراہ اور گمراہی پھیلانے والا ہے اگر چہ وہ بڑی عقلی مہارت دکھائے، شعبدہ بازی کرے اور طرح طرح کے سحر و طلسمات اور کرشمات کا مظاہرہ کرے۔''

## (۷) ملا علی قاری (م ۱۰۱۴ھ)

ملا علی قاری تاجدارِ کائنات حضرت محمد ﷺ کے بعد دعوی نبوت کے بارے میں لکھتے ہیں:

(۱) قسطلانی، المواهب اللّدنية بالمنح المحمّدية، ۳: ۱۷۳

**ودعوی النبوة بعد نبینا ﷺ کفر بالإجماع.**[1]

”ہمارے نبی اکرم ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت بالاجماع کفر ہے۔“

## (۸) امام احمد شہاب الدین خفاجی (م ۱۰۶۹ھ)

علامہ احمد شہاب الدین خفاجی اس حوالے سے لکھتے ہیں:

**وکذلک نکفر من ادعی نبوة أحد مع نبینا ﷺ ان في زمنه کمسیلمة الکذاب والأسود العنسی أو ادعی نبوة أحد بعده فإنه خاتم النبیین بنص القرآن والحدیث، فهذا تکذیب ﷲ ورسوله ﷺ.**[2]

”(حضور ﷺ کے بعد) جو بھی دعویٰ نبوت کرے گا، ہم اسے کافر قرار دیں گے خواہ آپ ﷺ کے زمانہ میں کرے یا آپ ﷺ کے بعد، بیشک آپ ﷺ سلسلہ انبیاء کوختم فرمانے والے ہیں۔ قرآن وسنت نے اس کی تصریح کر دی ہے پس (مدعی نبوت) اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کرنے والا ہے۔ (چنانچہ وہ قرآن وسنت کا منکر اور کافر ہے)“

## (۹) امام زرقانی مالکی (م ۱۱۲۲ھ)

امام زرقانی مالکی اپنا نقطۂ نظر یوں بیان کرتے ہیں:

**﴿ولکن رسول ﷲ وخاتم النبیین﴾ أي آخرهم الذی ختمهم أو ختموا به.**[3]

---

(۱) ملا علی قاری، شرح کتاب الفقه الأکبر: ۲۴۷، المسئلة المعلقة بالکفر

(۲) خفاجی، نسیم الریاض، فصل فی بیان ما هو من المقالات کفر، ۴: ۵۰۶

(۳) زرقانی، شرح المواهب اللدنیة، ۸: ۳۹۵، الفصل الرابع ما اختص به من الفضائل والکرامات

’’آپ ﷺ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں یعنی سب نبیوں کے آخر ہیں جس نے (آ کر) ان (کی آمد کے سلسلہ) کو ختم فرما دیا یا وہ آپ ﷺ (کی بعثت کے ساتھ ختم کر دیئے گے۔‘‘

## (۱۰) شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (م ۱۱۴۷ھ)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

**أو قال: إن النبی ﷺ خاتم النبوۃ ولکن معنی هذا الکلام أنه لا یجوز أن یسمی بعده أحد بالنبی وأما معنی النبوۃ وهو کون الإنسان مبعوثا من اللہ تعالیٰ إلی الخلق مفترض الطاعة معصوماً من الذنوب ومن البقاء علی الخطأ فیما یری فهو موجود فی الائمةبعد فذلک الزندیق وقد اتفق جماهیر المتأخرین من الحنفیة والشافعیة علی قتل من یجری هذا المجریٰ.** (۱)

’’یا وہ شخص یہ کہے: ’’بے شک حضور نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین ہیں، اور اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی کہنا جائز نہیں، مگر نبوت کی حقیقت یہ ہے کہ کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کی طرف اس حال میں مبعوث ہو کہ وہ واجب الطاعت ہو اور گناہوں سے اور غلطی کو ظاہراً دیکھ کر اس پر قائم رہنے سے معصوم ہو سو ایسا انسان آپ ﷺ کے بعد ائمہ میں بھی موجود ہے۔‘‘ ایسا کہنے والا شخص زندیق ہے۔ ایسی چال چلنے والے شخص کے قتل پر احناف اور شوافع کا اتفاق ہے۔ (یعنی جو شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار تو کرے مگر نبوت کی حقیقت آپ ﷺ کے بعد ائمہ میں بھی

(۱) ولی اللہ دہلوی، المسوّی من أحادیث المؤطا، ۲: ۲۹۹-۲۹۳

ثابت کرے۔‘‘[۱]

## ۳۔ ائمہ فقہ و عقائد کی آراء

ائمہ لغت وائمہ تفسیر نے لفظ ’’خاتم النبیین‘‘ کا جو معنی و مفہوم مراد لیا ہے وہ پیش کرنے کے بعد اب ہم اختصار کے ساتھ ائمہ فقہ کا موقف پیش کریں گے تاکہ یہ چیز اظہر من الشّمس ہو جائے کہ خاتم النبیین کا معنی یہ ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں، آپ ﷺ نے تشریف لا کر بعثت انبیاء کا سلسلہ ختم فرما دیا ہے۔ اب آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہو گا۔ اس معنی پر تمام امت کا اتفاق واجماع ہے بلکہ امت کا یہ بھی اجتماعی فیصلہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کفر و ارتداد اور کذب و افتراء ہے۔

### (۱) امام اعظم ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ)

امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک تو مدعی نبوت سے دلیل طلب کرنا بھی کفر ہے۔ اس حوالے سے آپ کا موقف یہ ہے:

وتنبأ رجل في زمن أبي حنيفة رحمه الله وقال أمهلوني حتى أجيئ بالعلامات. وقال أبوحنيفة رحمه الله: من طلب منه علامة فقد كفر لقول النبي ﷺ: لا نبي بعدي.[۲]

(۱) اس سے شاہ ولی اللہؒ کا اشارہ ان فرق باطلہ کی طرف ہے جو مخصوص صفاتِ نبوت ائمہ اہل بیت میں ثابت کرتے ہیں حتیٰ کہ بعض امامت کو نبوت پر فوقیت دیتے ہیں۔ نیز جس طرح ائمہ اہلِ بیت میں ان صفات کو ثابت کرنا کفر و ارتداد کا باعث ہے اسی طرح غیر ائمہ میں، اگرچہ ایسا شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار کرنے والا ہی کیوں نہ ہو بہرحال وہ کافر و مرتد ہی سمجھا جائے گا۔

(۲) كردری، مناقب الإمام الأعظم أبی حنيفه، باب ۷: من طلب علامة من المتنبی فقد كفر، ۱: ۱۶۱

''امام ابوحنیفہؒ کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اس نے کہا کہ مجھے مہلت دو تاکہ اپنی نبوت پر دلائل پیش کروں، حضرت امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا (جو شخص حضور ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرے وہ بھی کافر ہے اور) جو اس سے دلیل طلب کرے وہ بھی کافر ہے کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

## (۲) امام محمد شہاب الکردری (م ۸۲۷ھ)

محمد شہاب الکردری فرماتے ہیں:

**وأما الایمان بسیدنا علیه الصلوة والسلام فیجب بأنه رسولنا فی الحال وخاتم الأنبیاء والرسل فاذا أمن بأنه رسول ولم یؤمن بأنه خاتم الرسل لا ینسخ دینه إلی یوم القیامة لا یکون مؤمنا وعیسی علیه الصلوة والسلام ینزل إلی الناس یدعوا إلی شریعته وهو سائق لأمته إلی دینه.** (۱)

''حضور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانا یہ واجب کرتا ہے کہ (ہم اعتقاد رکھیں) آپ ﷺ آج بھی ہمارے رسول ہیں اور سلسلہ انبیاء و رسل کو ختم فرمانے والے ہیں اگر کوئی شخص یہ ایمان رکھے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں مگر یہ ایمان نہ رکھے کہ آپ ﷺ آخری رسول ہیں (اسی طرح اگر کوئی شخص یہ اعتقاد بھی نہ رکھے کہ) تاقیامت آپ ﷺ کا دین منسوخ نہیں ہوگا تو وہ مومن نہیں (ہمارا یہ اعتقاد بھی ہونا چاہیے کہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کی طرف نازل ہوں گے اور انہیں شریعت مصطفوی ﷺ کی طرف بلائیں گے اور وہ آپ ﷺ کی

(۱) کردری، الفتاویٰ البزازیه، الجزء الثالث، کتاب السیر، بهامش الفتاوی الهندیه، ۶: ۳۲۷

امت کو آپ ﷺ کے دین (پر عمل پیرا ہونے) کی رغبت دلائیں گے۔‘‘

## (۳) امام ابو جعفر الطحاوی (م ۳۲۱ھ)

امام ابو جعفر الطحاوی اپنی کتاب ’العقیدۃ السلفیۃ‘ میں امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد علیہم الرحمۃ کے عقائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

**و کل دعوی النبوۃ بعدہ علیہ السلام فغيّ و ھوی.**(۱)

’’حضور ﷺ کے بعد ہر قسم کا دعویٰ نبوت گم راہی اور خواہش نفس کی پیروی ہے۔‘‘

## (۴) امام ابن حزم اندلسی (م ۴۵۶ھ)

علامہ ابن حزم اندلسی فرماتے ہیں:

**وکذلک من قال ...... إن بعد محمد ﷺ نبیا غیر عیسی بن مریم فإنہ لا یختلف اثنان فی تکفیرہ.**(۲)

’’اسی طرح جو یہ کہے کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہے سوائے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے تو ایسے شخص کو کافر قرار دینے میں دو مسلمانوں میں بھی اختلاف نہیں ہے (یعنی یہ امت کا متفقہ اور اجتماعی اور اجماعی موقف ہے)۔‘‘

دوسرے مقام پر علامہ موصوف فرماتے ہیں:

**وأن الوحی قد انقطع مذمات النبی ﷺ برھان ذلک أن الوحی لا یکون الا إلی نبی وقد قال عزوجل: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَسُوْلَ اللهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾.**(۳)

---

(۱) طحاوی، العقیدۃ السلفیۃ: ۱۷

(۲) ابن حزم، الفصل فی الملل والاھواء والنحل، ۳: ۲۴۹

(۳) ابن حزم، المحلی، مسائل التوحید، مسئلہ: ۴۴، ۱: ۲۶

’’بیشک حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد نزول وحی منقطع ہو گیا اس کی دلیل یہ ہے کہ وحی کا نزول صرف نبی پر ہوتا ہے اور جیسا کہ اللہ ﷻ نے فرمایا ہے محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں مگر اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں یعنی جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘

ایک اور جگہ علامہ اندلسی فرماتے ہیں:

**وأنه عليه السلام خاتم النبيين لانبي بعده برهان ذلک: قول الله تعالى ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ﴾.** (۱)

’’بیشک نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ دلیل اس کی فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلہ نبوت ختم کرنے والے) ہیں﴾۔‘‘

## (۵) امام نجم الدین عمر نسفی (م ۵۳۷ھ)

امام نجم الدین عمر نسفی فرماتے ہیں:

**وأول الأنبياء آدم وآخرهم محمّد عليهما الصّلوة والسّلام.** (۲)

’’انبیاء میں سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری حضرت محمد ﷺ۔‘‘

## (۶) علامہ سعد الدین تفتازانی (م ۷۹۱ھ)

علامہ سعد الدین تفتازانی **العقائد النسفية** کی عبارت کی شرح کرتے ہوئے

(۱) ابن حزم، المحلی، ۱: ۹

(۲) العقيدة النسفية، بيان في إرسال الرسل: ۲۸

فرماتے ہیں:

**وقد دلّ كلامه وكلام الله المنزل عليه أنه خاتم النّبيّين وأنّه مبعوث إلى كافة الناس بل إلى الجن والإنس ثبت أنه آخر الأنبياء.**(۱)

’’حضور نبی اکرم ﷺ کا کلام (حدیث مبارکہ) اور کلام الٰہی جو آپ ﷺ پر نازل ہوا (یعنی قرآن مجید) اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے سلسلہ نبوت کو ختم کر دیا ہے اور آپ ﷺ تمام کائنات انسانی بلکہ تمام جن و انس کی طرف (رسول بن کر) مبعوث ہوئے ہیں۔ (قرآن و حدیث) سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔‘‘

علامہ تفتازانی اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ ’’احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا پھر آپ ﷺ آخری نبی کیسے ہوئے؟‘‘ فرماتے ہیں:

**لكنه يتابع محمّداً عليه السلام لأن شريعته قد نسخت فلا يكون إليه وحي ونصب الأحكام بل يكون خليفة رسول الله عليه السّلام.**(۲)

’’لیکن وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی متابعت اور پیروی کریں گے کیونکہ ان کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے ان کی طرف نہ تو وحی ہوگی اور نہ ان کے ذمہ نئے احکامِ شریعت کو قائم کرنا ہو گا بلکہ آپ حضور ﷺ کے خلیفہ کی حیثیت سے آئیں گے۔‘‘

(۱) تفتا زاني، شرح العقائد النسفية، بيان في إرسال الرسل: ۱۳۷
(۲) تفتازانی، شرح العقائد النسفیه، بیان فی إرسال الرسل: ۱۳۸

## (۷) علامہ ابن ابی العز حنفی (م ۷۹۲ھ)

علامہ صدر الدین محمد بن علاء الدین علی بن محمد ابن ابی العز حنفی اذرعی صالحی دمشقی (أو كل دعوى النبوة بعده فغي وهوى) کی شرح میں لکھتے ہیں:

لما ثبت أنه خاتم النبيين علم أن من ادعى بعده النبوة فهو كاذب ولا يقال فلو جاء المدعى للنبوة بالمعجزات الخارقة والبراهين الصادقة كيف يقال بتكذيبه؟ لأنا نقول: هذا لا يتصور أن يوجد وهو من باب فرض المحال لأن الله تعالى لما أخبر أنه يدعى النبوة ولا يظهر أمارة كذبه فى دعواه والغى ضد الرشاد والهوى عبارة عن شهوة النفس أي أن تلك الدعوى بسبب هوى النفس لا عن دليل فتكون باطلة.[1]

’’جب یہ ثابت ہوگیا کہ حضرت محمد ﷺ نبیوں (کے سلسلہ) کو ختم فرما دیا ہے تو معلوم ہوا کہ جو کوئی آپ ﷺ (کی بعثت) کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا وہ جھوٹا ہے اور ہرگز نہیں کہا جائے گا کہ اگر وہ خرقِ عادت معجزات اور سچے دلائل پیش کرتا ہے تو اسے کیونکر جھٹلایا جائے گا، کیونکہ ایسی شے کے وجود کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اور یہ فرضِ محال ہے، کیونکہ جب باری تعالیٰ نے فرما دیا کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں تو یہ محال ہے کہ آپ کے بعد کسی مدعی نبوت کے دعویٰ میں جھوٹ، گمراہی اور نفسانی خواہش کی علامت ظاہر نہ ہو۔ پس اس کا یہ دعویٰ محض اس کی نفسانی خواہش ہے کسی دلیل کی بنیاد پر نہیں سو یہ باطل ہے۔‘‘

(۱) ابن أبی العز الحنفی، شرح العقيدة الطحاوية: ۱٦٦

## (۸) امام شیخ زین الدین ابن نجیم (م ۹۷۰ھ)

علامہ ابن نجیم حنفی کا ارشاد ہے:

**اذا لم يعرف أن محمّداً ﷺ آخر الانبياء فليس بمسلم لأنه من الضروريات.**(۱)

''اگر کوئی شخص یہ نہ مانے کہ حضرت محمد ﷺ تمام انبیاء میں سب سے آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں کیونکہ ختم نبوت کا عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔''

شیخ زین الدین ابن نجیم دوسری جگہ فرماتے ہیں:

**أنه يكفربه ...... بقوله لا أعلم أن آدم عليه السلام نبی أو لا ولو قال آمنت بجميع الأنبياء عليهم السّلام بعدم معرفة أن محمدا ﷺ آخر الأنبياء.**(۲)

''اس شخص کو کافر قرار دیا جائے گا جو یہ کہے کہ میں نہیں جانتا کہ آدم علیہ السلام پہلے نبی ہیں اور حضرت محمد ﷺ آخری نبی اگرچہ وہ یہ کہتا پھرے کہ میں تمام انبیاء پر ایمان رکھتا ہوں۔''

علامہ موصوف اس کے بعد لکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ انا رسول اللہ (میں اللہ کا رسول ہوں) تو اسے بھی کافر قرار دیا جائے گا۔

(۱) ابن نجيم، الاشباه والنظائر، الفتن الثانی، كتاب السير و الردة، ۱: ۲۹٦

(۲) ابن نجيم، البحر الرائق شرح كنز الدقائق، كتاب السير، باب أحكام المرتدين، ۵: ۱۳۰

## ۴۔ ائمہ سلوک وتصوف کی آراء

ختمِ نبوت کے بارے میں ائمہ سلوک وتصوف کا عقیدہ ہ مذکورہ بالا ائمہ کے عقائد سے کچھ مختلف نہیں۔ اس کا اندازہ چند ائمہ کی درج ذیل آراء سے بخوبی ہو جاتا ہے:

### (۱) امام غزالی (م ۵۰۵ھ)

امام غزالی فرماتے ہیں:

**إن الأمة فهمت بالإجماع من هذا اللفظ ومن قرائن أحواله أنه أفهم عدم نبی بعده أبداً وعدم رسول اللّٰه أبداً وأنه ليس فيه تأويل ولا تخصيص فمنكر هذا لا يكون وإلا منكر الإجماع.** (۱)

’’بیشک تمام امت محمدیہ ﷺ نے اس لفظ (یعنی خاتم النبیین اور لا نبی بعدی) سے اور قرائن احوال سے یہی سمجھا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کبھی بھی نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول، نیز یہ کہ اس میں کسی قسم کی نہ کوئی تاویل ہوسکتی ہے نہ تخصیص پس اس کا منکر اجماعِ امت کا منکر ہے۔‘‘

### (۲) شیخ اکبر محی الدین ابن عربی (م ۶۳۸ھ)

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی اپنے موقف کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

**فما بقى للأولياء اليوم إلا التعريفات وانسدت أبواب الأوامر الالٰهية والنواهي فمن ادعاها بعد محمّد ﷺ فهومدع شريعة أوحى بها إليه سواء وافق بها شرعنا أو خالف فان كان مكلفاً**

(۱) غزالی، الاقتصاد فی الاعتقاد: ۱۶۰

ضربنا عنقه و إلا ضربنا عنه صفحاً.[1]

’’رفعِ نبوت کے بعد اب اولیاء کے لیے تعریفات کے سوا کچھ باقی نہیں رہا اور الوہی اوامر و نواہی کے تمام دروازے بند ہوچکے ہیں پس جو کوئی حضرت محمد ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا تو وہ (بزعم خویش) اپنی طرف وحی کردہ نئی شریعت کا مدعی ہوگا، برابر ہے کہ وہ ہماری شریعت کے موافق ہو یا مخالف، پس اگر وہ مکلّف یعنی عاقل بالغ ہے تو ہم (اہل قضا) اسے قتل کی سزا دیں گے اور اگر مجنون ہے تو ہم اس سے کنارا کشی اختیار کریں گے۔‘‘

علامہ شعرانی، شیخ اکبر ابن عربی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ شیخ نے ’فتوحات‘ میں فرمایا ہے:

هذا باب أغلق بعد موت محمّد ﷺ فلا يفتح لأحد إلى يوم القيامة.[2]

’’یہ (وحی کا) باب حضور ﷺ کے وصال کے بعد بند ہو چکا ہے اب قیامت تک کسی کے لیے نہیں کھلے گا۔‘‘

## (۳) امام عبد الوہاب شعرانیؒ (م ۹۷۳ھ)

امام عبد الوہاب شعرانی فرماتے ہیں:

اعلم أن الإجماع قد انعقد على أنه ﷺ خاتم المرسلين كما أنه خاتم النبيين.[3]

(۱) ۱۔ ابن عربی، الفتوحات المکیۃ، ۳: ۵۱
۲۔ شعرانی، الیواقیت والجواہر في بیان عقائد الاکابر، ۲: ۳۷۳

(۲) شعرانی، الیواقیت والجواہر، المبحث الخمس والثلاثون، ۲: ۳۷۱

(۳) شعرانی، الیواقیت والجواہر، ۲: ۳۷

”جان لو کہ امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے سلسلہ رُسل ختم فرما دیا ہے جس طرح آپ ﷺ نے سلسلہ انبیاء ختم فرمایا ہے۔“

## (۴) حضرت مجدد الف ثانیؒ (م ۱۰۳۴ھ)

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فرماتے ہیں:

۱۔ باید دانست کہ منصب نبوت ختم بر ختم الرسل شدہ است علیہ و علی آلہ الصلوات والتسلیمات۔(۱)

”جان لینا چاہیے کہ منصب نبوت ختم الرسل حضرت محمد ﷺ پر ختم ہو چکا ہے۔“

۲۔ خاتمِ انبیاء محمد رسول اللّٰہ است صلی اللّٰہ تعالیٰ و سلّم وعلیٰ آلہ و علیھم اجمعین و دینِ او ناسخ ادیانِ سابق ست و کتابِ او بہترین کتب ما تقدم ست و شریعتِ او را ناسخے نخواھد بود بلکہ تا قیامِ قیامت خواھد ماند و عیسیٰ علی نبیّنا و علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کہ نزولِ خواھد نمود عمل بشریعتِ او خواھد کرد و بعنوان امتِ او خواھد بود۔(۲)

محمد رسول اللہ ﷺ تمام انبیاء علیھم السّلام کے خاتم اور آپ ﷺ کا دین ادیانِ سابقہ کا ناسخ ہے اور آپ ﷺ کی کتاب پہلی کتب سے بہترین ہے، آپ ﷺ کی شریعت کا ناسخ کوئی نہیں ہوگا اور قیامت تک یہی شریعت رہے گی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو نزول فرمائیں گے وہ بھی آپ ﷺ کی شریعت ہی

(۱) مجدد الف ثانی، مکتوبات، دفتر اول، حصہ چہارم: ۱۱۰، مکتوب نمبر ۲۶۰

(۲) مجدد الف ثانی، مکتوبات، دفتر دوم، حصہ ہفتم: ۴۹، مکتوب نمبر: ۶۷

پر عمل کریں گے اور آپ ﷺ کے امتی کی حیثیت سے رہیں گے۔‘‘

۳۔ نبوت عبارت از قرب الٰہی است جل سلطانه که شائبه ظلیت ندارد و عروجش رو بحق دارد جل وعلا و نزولش رو بخلق این قرب بالاصالة نصیب انبیاء است علیهم الصلوات و التسلیم و این منصب مخصوص باین بزرگواران است وخاتم این منصب سید البشر است علیه و علی اٰله الصّلوٰة والسّلام حضرت عیسیٰ علی نبیّنا و علیه الصّلوةُ والتحیّة بعد از نزول متابع شریعتِ خاتم الرسل خواهدبود علیه الصّلوة و السّلام۔[1]

’’نبوت قربِ الٰہی سے عبارت ہے جس میں ظلیت کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ اس کا عروج حق کی طرف اور نزول مخلوق کی طرف ہوتا ہے، قرب کا یہ درجہ اِصالتاً انبیاء علیہم السلام کا حصہ ہے اور یہ انہیں معزز ہستیوں کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے۔ اس منصب کے ختم فرمانے والے سید البشر حضرت محمد ﷺ ہیں حضرت عیسی علیہ السلام بھی نزول کے بعد آپ ﷺ کی شریعت کی اتباع کریں گے۔‘‘

۴۔ در شان فاروق رضی اللہ عنہ فرموده است علیه وعلی اله الصّلوٰة والسّلام: لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ یعنی لوازم و کمالاتے که در نبوت در کار است همه را عمر رضی اللہ عنہ دارد امّا چوں منصبِ نبوت بخاتمِ الرُّسُل ختم شده است علیه وعلی اله الصّلوٰة والسّلام بدولتِ منصبِ نبوت مشرف

(۱) مجدد الف ثانی، مکتوبات، دفتر اول، حصه پنجم: ۱۴۸، مکتوب نمبر: ۳۰۱

نگشت۔ (۱)

”سیدنا عمر فاروق ﷺ کی شان میں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے یعنی تمام لوازمات و کمالات نبوت ان کے اندر موجود ہیں لیکن چونکہ منصبِ نبوت حضور انور ﷺ پر تمام ہوچکا ہے اس لیے وہ اس منصب سے سرفراز نہیں ہوسکتے۔“

اسی مکتوب میں ہے:

۵۔ مقرر است ہیچ ولی امتے بمرتبۂ صحابی آں امت نرسد فکیف بہ نبی آں امت۔ (۲)

”یہ بات طے شدہ ہے کہ کسی امت کا ولی اس امت کے صحابی کے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا چہ جائیکہ ایک امتی اس امت کے نبی کے درجہ تک رسائی حاصل کرے۔“

## ماحصل کلام

ائمہ امت کی مذکورہ بالا تصریحات، تشریحات اور دلائل و اقوال سے ثابت ہوگیا کہ امت نے خاتم النبیین کا مطلب ہمیشہ یہی سمجھا ہے کہ حضور سیدنا محمد مصطفی ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک ہر قسم کی نبوت و رسالت کا سلسلہ بند ہو چکا ہے۔ اس لیے آپ ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت و رسالت کا دعویٰ کرے اور پھر اس دعویٰ کے بارے میں کتنی ہی تاویلیں کیوں نہ کرے، اپنی نبوت کو ظلی، بروزی، لغوی ثابت کرنے کے لاکھ جتن کرے، بالاجماع اسے کافر، مرتد اور زندیق ہی سمجھا جائے گا اور

(۱) مجدد الف ثانی، مکتوبات، دفتر سوم، حصہ ہشتم: ۶۹، ۷۰، مکتوب نمبر: ۲۴

(۲) مجدد الف ثانی، مکتوبات، دفتر سوم، حصہ ہشتم: ۷۰، مکتوب نمبر: ۲۴

صرف اسے ہی نہیں بلکہ اسے سچا ماننے والوں کو بھی اس دائرہ میں شامل کیا جائے گا حتیٰ کہ جو اس دجال اور اس کے ماننے والوں کے کفر میں شک بھی کرے اسے بھی خارج از اسلام قرار دیا جائے گا۔

مذکورہ بالا صفحات میں جن ائمہ کی تصریحات پیش کی گئیں ہیں ہم نے ان کے ناموں کے ساتھ ان کے سنینِ وفات بھی دے دیئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر دور اور ہر صدی کے اکابرینِ امت خاتم النبیین سے مراد ''آخری نبی'' ہی لیتے رہے ہیں اور پہلی صدی ہجری سے لے کر آج تک تمام امتِ مسلمہ کا عقیدہ یہی رہا ہے۔ نیز ان اہل علم و دانش کا تعلق ہندوستان سے لے کر مراکش اور اندلس تک اور ترکی سے لے کر یمن تک دنیا کے مختلف ملکوں اور خطوں سے تھا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر صدی میں دنیا کے ہر خطہ کے مسلمانوں کا موقف یہی رہا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ آخری نبی ہیں۔